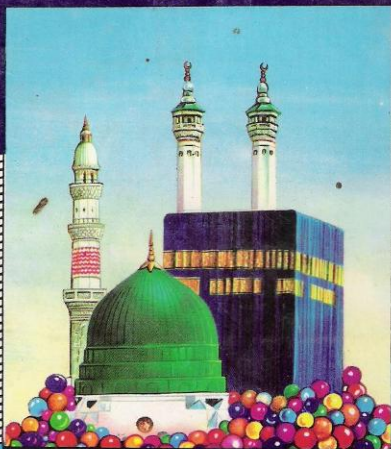


کلمہ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ



بجواب کلمہ علی ولی اللہ

تصنیف:

مناظر اہلسنت الحافظ مفتی محمد شفیع رضوی

ناشر: علی معاویہ اسلامی کیسٹ ہاؤس ریکورڈ و فیصل آباد

فون: ۰۲۲-۶۲۰۰۲۲ - ۰۴۱

Www.Ahlehaq.Com

ہمارے حقوق معلوم ہیں

کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

بجواب کلمہ علی ولی اللہ

مفتی محمد شفیع رضوی

1100

اشاعت اول

1100

اشاعت دوم

144

صفحات

40 روپے

حدیث

علی معاویہ اسلامی کیسٹ ہاؤس

شائع کرد

Www.Ahlehaq.Com

ملنے کا پتہ

علی معاویہ اسلامی کیسٹ ہاؤس، ریلوے روڈ، فیصل آباد فون: 640024

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

Www.Ahlehaq.Com

الانتساب

مرہی و محسن من!

فخر السادات، منبع فیوض و برکات، جامع الحسنات، استاذ الحفاظ، حاجی الحرمین الشریفین، شہنشاہ ولایت حضرت قبلہ پیر سید ولایت حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نام نامی و اسم گرامی سے جنہوں نے اسی کلمہ حقہ کی تبلیغ و اشاعت کے سلسلہ میں تمام زندگی صرف کی اور قصبہ شادیوال میں ایک شفیق القلب کے ہاتھوں سر مبارک پر ٹولہ (آلہ قتل) کا گہرا زخم کھانے کے باوجود بھی ثابت قدم رہے۔ اور زندگی بھر گجرات میں انجمن خدام الصوفیہ و دارالعلوم کی سرپرستی فرماتے رہے۔

ۛ شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدارا

Www.Ahlehaq.Com

تقریظ

از

غزالی زمان رازی دوران، مفسر قرآن، محدث پاکستان مفکر اسلام

حضرت العلامة مولانا سید احمد سعید کاظمی صاحب

بانی و مہتمم ”انوار العلوم“ ملتان

سابق شیخ الحدیث ساہیوالہ یونیورسٹی

صدر مرکزی جماعت اہلسنت پاکستان

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب خطیب جامع عمر ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کی زیر نظر کتاب کو بعض مقامات سے دیکھا۔ مؤلف ممدوح نے نہایت محنت سے اس کتاب کو تالیف فرمایا ہے اور جس مسئلہ پر خامہ فرسائی کی ہے وہ اس دور میں نہایت ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف ممدوح کو جزاء خیر عطا فرمائے اور اس کتاب کو قبول عام کا شرف عطا فرمائے۔ (آمین)

فقیر احمد سعید کاظمی غفرلہ

۳ / جمادی الاولیٰ ۱۴۰۳ھ

تقریظ

از

پیر طریقت رہبر شریعت آفتاب رشد و ہدایت ماہتاب علم و حکمت

ابوالعظمت حضرت صاحبزادہ پیر سید محمد باقر علی شاہ صاحب

مدفونہم زیب آستانہ عالیہ حضرت کیلیانوالہ شریف

و پروردہ نگاہ شیر ربانی ترجمان مسلک امام ربانی

حضرت صاحبزادہ سید عظمت علی شاہ صاحب نقشبندی مجددی

المعروف چن جی سرکار حضرت کیلیانوالہ شریف

مناظر اہلسنت قاطع رفض و بدعت حضرت مولانا علامہ مفتی محمد شفیع صاحب خطیب

جامع عمر دسک کی تصنیف ”کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ“ بحواب ”کلمہ علی ولی اللہ“ دیکھنے

اور پڑھنے کا موقع ملا۔ دلائل بینات اور مذہب حقہ اہلسنت کی تائید میں یہ کتاب بے مثل

ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مع صحابہ کرام و اہل بیت

اطہار کے صدقہ میں مولانا کی اس سعی جمیلہ کو عظیم شہرت و برکت اور اجر کثیر عطا فرمائے۔

یہ کتاب اپنی افادیت میں منفرد مقام کی حامل ہے۔ اللہ تعالیٰ بھٹکے ہوئے ذہنوں کو اس سے

استفادہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین! بجاہ سید المرسلین ﷺ

سید باقر علی شاہ

سید عظمت علی شاہ

حضرت کیلیانوالہ شریف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ابتدائیہ

جب سے مملکت اسلامیہ ایران میں شیعی انقلاب آیا ہے پڑوسی ملک ہونے کی حیثیت سے اسلامی ملک پاکستان میں بھی اہل تشیع حضرات فعال تر ہو گئے ہیں اور ان کی تقریر و تحریر کا لہجہ بھی انقلابی نظر آتا ہے۔ کبھی تحریک فقہ جعفریہ، کبھی انکار زکوٰۃ اور جمہور مسلمانوں سے علیحدہ یوم عید اور کبھی مسلمانوں کے اجماعی کلمہ ”لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ“ کو ناکافی سمجھتے ہوئے کلمہ ”علی ولی اللہ“ کا پرچار کر کے امت واحدہ میں افتراق و انتشار کی مذموم کوششیں کی جا رہی ہیں بلکہ امامیہ مشن انارکلی لاہور کی مطبوعہ کتاب ”کلمہ علی ولی اللہ“ کے صفحہ ۴ پر یہاں تک لکھ دیا کہ ”کیا منافقین بھی اسی کلمہ مذکورہ ”لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ“ کا اقرار نہیں کرتے تھے؟ کیا اس زمانے میں احمدی حضرات بھی اس کلمہ مذکورہ کا اقرار نہیں کرتے۔“ مصنف کا انداز تحریر اور کلمہ پاک سے انحراف کے لیے طنزیہ شوخ پن محتاج بیان نہیں۔ قانونی محاسبہ تو حکام بالا ہی کر سکتے ہیں اور علماء کرام کا منصب تو تبلیغ دین ہی ہے۔ علماء کرام کا ادنیٰ خادم ہونے کی حیثیت سے مسئلہ کی نزاکت کے پیش نظر کلمہ پاک کی شرعی حیثیت واضح کرنا مقصود ہے تاکہ انتشار کی راہیں مسدود ہو جائیں اور ہر جگہ اتحاد ملی کا مظاہرہ ہو۔ کسی کی دل آزاری یا مناظرانہ تعلق مقصد نہیں ہے۔ وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب“

مفتی محمد شفیع جامع عمر، ڈسکہ

یکم ربیع الاول ۱۴۰۳ھ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تعارف

از قلم حقیقت رقم محقق العصر

حضرت علامہ مولانا محمد اسلم صاحب رازی

(ایم اے اسلامیات)

دنیاۓ اہلسنت کے عظیم فرزند اخلاق نبوی کے پیکر، منکسر المزاج، ملک و قوم کے بچے ہمدرد و اخلاص کے مظہر بطل حریت تاجدار اقلیم مناظرہ۔ مفکر عصر حاضرہ حضرت مولانا حافظ مفتی محمد شفیع صاحب رضوی کی ذی وقار و پرہیزگار شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ آپ کو مسلمانان اہلسنت کے علاوہ دیگر مکاتب فکر میں بھی انتہائی مقبولیت حاصل ہے۔

حضرت مفتی صاحب کی ولادت 1943ء میں ضلع گجرات میں لالہ موسیٰ کے قریب واقع موضع سکھ چین میں ہوئی۔ آپ کے والد

ابتدائی حالات:-

محترم جناب صوفی شیر محمد صاحب مرحوم، امیر ملت حضرت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ (آف علی پور سیداں ضلع سیالکوٹ) کے نامور خلیفہ حجتہ السلف بقیۃ الخلفاء الحاج حضرت پیر حیات محمد صاحب مخدومی رحمۃ اللہ علیہ سیالکوٹی کے مرید تھے اور آپ کا تعلق کشمیری برادری سے ہے۔

حضرت قبلہ پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی اپنے مخلص مرید پر جو خصوصی توجہ تھی اسکا اثر حضرت مفتی صاحب کی شخصیت میں نمایاں ہے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے آبائی گاؤں موضع سکھ چین میں ہی حاصل کی۔ چونکہ قدرت نے آپ کا انتخاب روز ازل سے ہی دینی خدمات کے لیے کیا تھا اس لیے آپ کا طبعی میلان زیادہ تر دینی تعلیم کی طرف ہی تھا۔ بایں ہمہ دنیاوی تعلیم سے بھی نااہل اور بے بہرہ نہیں ہیں۔

تحصیل علم:-

فرمان نبوی کے مطابق کہ ”علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے“ ابتدائی تعلیم کے بعد حفظ قرآن پاک کی غرض سے آپ حضرت مولانا محبوب عالم صاحب لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ مولانا محبوب عالم صاحب رحمۃ اللہ علیہ ایک مشفق و قابل استاد ہونے کے علاوہ ایک کامل صوفی اور درویش بھی تھے۔ جو ہر قابل پاکر مہربان استاد نے آپ کی طرف خصوصی توجہ دی اور انتہائی شفقت و مہربانی کے ساتھ قرآن عظیم کی یہ عظیم دولت آپ کے سینے میں جمع فرمادی۔ درس نظامی کی کچھ کتابیں آپ نے صاحب تصانیف کثیرہ محقق عہد حاضرہ حضرت مولانا جلال الدین صاحب قادری سے جنم میں پڑھیں اور تکمیل درس نظامی کے لیے ساہیوال کا سفر بھی کیا اور یوں ترک وطن اور ہجرت والی سنت پر بھی عمل کیا۔

تحصیل علم حدیث کا شوق آپ کو لاہور لے آیا۔ یہاں برصغیر پاک و ہند کی عظیم و معروف دینی درس گاہ دارالعلوم حزب الاحناف میں اقامت گزریں ہو کر آپ نے استاذ الاساتذہ شیخ الحدیث مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا علامہ سید ابوالبرکات احمد رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے زانوئے تلمذتہ کیئے اور دورہ حدیث کی تکمیل کر کے سند فراغت حاصل کی۔

منزل بہ منزل:-

دورہ حدیث پاک کی تکمیل کے دوران ہی حضرت شیخ العلماء رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کی خداداد قابلیت کا مشاہدہ فرما کر آپ کو فتاویٰ نویسی کی مشق کروانا شروع کر دی یوں یہ گہر تابدار حافظ سے مولانا اور مولانا سے مفتی کی منزل پر متمکن ہو گیا۔ دارالعلوم حزب الاحناف میں قیام اور زمانہ طالب علمی میں ہی لفظ مفتی آپ کے نام کا حصہ بن گیا اور سند فراغت پر حضرت سید ابوالبرکات صاحب رحمۃ اللہ

علیہ نے اپنے قلم سے آپ کے نام کے ساتھ مفتی لکھا۔

حزب الاحناف سے فراغت کے بعد آپ نے میدان مناظرہ میں قدم رکھا ابتدائی دور میں جملہ مخالفین اہلسنت گستاخان مصطفیٰ و دشمنان صحابہ و اہل بیت سے درجنوں کامیاب اور بھرپور مناظرے کر کے مخالفین اہل حق کے وہ چھکے چھڑائے کہ اب بھی باطل آپ کے نام سے لرزتا ہے۔ آج کل حضرت مفتی صاحب مدظلہ العالی ہر طرف سے منہ موڑ کر ناموس صحابہ و اہل بیت کے تحفظ کی خاطر ہمہ وقت مصروف ہیں اور اس سلسلہ میں اپنوں کی مخالفت اور بیگانوں کی حمایت سے بے نیاز ہو کر اہلسنت کا یہ بطل جلیل شمشیر علم ہاتھ میں لیے دفاع ناموس صحابہ و اہل بیت کے لیے دشمنان صحابہ و اہل بیت کے سامنے سینہ تانے سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن کر کھڑا ہے۔

نیا دور:-

علوم دینیہ کی تحصیل و تکمیل کے بعد آپ نے میدان خطابت میں قدم رکھا۔ ایوبی آمریت کے دور میں ضلع گوجرانوالہ کے نواحی قصبہ ایمن آباد کی مرکزی جامع مسجد اہلسنت و جماعت میں باقاعدہ طور پر آپ کا تقرر ہوا اور آپ نے خدمت دین و تبلیغ حق کا آغاز فرمایا۔

چند سال قصبہ ایمن آباد میں فریضہ خطابت کی بجا آوری اور انجام دہی کے بعد 1971ء میں احباب اہل سنت کے اصرار پر آپ قصبہ قلعہ دیدار سنگھ تشریف لائے۔ علاقے بھر میں مفادات طوفانی دورے کئے۔ مذہب حق اہل سنت کا بھرپور دفاع کیا۔ تقریر و تحریر، بحث و مباحثہ، جلسے اور جلوس، گفتگو اور مناظرہ الغرض ہر طریقے سے گستاخان رسول اور دشمنان صحابہ و اہل بیت کو ناکوں پنے چبوا دیئے۔ پھر کچھ عرصہ قیام کے بعد 1975ء میں اپنے ہی دوستوں کی نوازشات و عنایات اور حضرت ابوالکلام خطیب پاکستان صاحبزادہ پیر سید فیض الحسن شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حکم سے آپ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں جامع مسجد عمر میں خطابت کے فرائض سرانجام دینے لگے۔

قلعہ دیدار سنگھ میں علمائے اہل سنت کی ناقیام پذیری اور آئے دن کی تبدیلیوں کے باعث اہل سنت کا مرکز کمزور ہوتا جا رہا تھا مخالفین اہل سنت دندناتے پھر رہے تھے اور باوجود دیگر مقامی سنی علماء و خطباء کی انتھک کوششوں کے بات بنتی نظر نہیں آرہی تھی۔ چمنستان

اہل سنت کو کسی دیدہ بینا رکھنے والے جوان ہمت اور پر عزم محافظ کی ضرورت تھی۔ انتہائی سوچ و بچار اور غور و فکر کے بعد احباب اہل سنت کا ایک وفد حضرت مفتی صاحب کی خدمت میں ڈسکہ حاضر ہوا اور کوشش بسیار کے بعد آپ کو قلعہ دیدار سنگھ تشریف آوری پر مجبور کر کے رضامند کر لیا۔ حضرت کی آمد قصبہ و علاقہ کے لیے ایک نعمت غیر مترقبہ ہے کیونکہ ۔

انہیں کے دم قدم سے ہے بہار چمن
آپ کے قدم رنجہ فرمانے سے سنیت پر چھائی ہوئی اداسی کی کیفیت دور ہو گئی اور
بزم سنیت میں دوبارہ رونقیں لوٹ آئی ہیں۔

درس و تدریس :- تحصیل و تکمیل علوم دینیہ کے بعد آپ نے درس و تدریس کی طرف توجہ دی اور کچھ عرصہ تک جامعہ نعیمیہ لاہور میں تشنگان علم کی پیاس بجھاتے رہے اسی دوران میں حضرت مولانا غلام قادر صاحب اشرفی رحمۃ اللہ علیہ لاہور تشریف لائے اور اپنے مدرسہ واقع لالہ موسیٰ کے لیے بطور صدر مدرس آپ کو ہمراہ لے گئے۔ یہاں آپ کی موثر اور انوکھی طرز تدریس نے وہ شہرت حاصل کی کہ دور دراز مقامات کے طلباء بھی حصول علم کے لیے آپ کے پاس آنے لگے۔ کچھ عرصہ بعد خطابت کی مصروفیات کے باعث باقاعدہ درس و تدریس کا سلسلہ تو جاری نہ رہ سکا تاہم قلعہ دیدار سنگھ اور ڈسکہ میں وقتاً فوقتاً تشنگان علم آپ کی خدمت میں باریاب ہو کر اس سرچشمہ فیض سے اکتساب فیض کر کے اپنی پیاس بجھاتے رہے۔

جامعہ علی المرتضیٰ کا قیام :- اسی جذبہ خدمت دین اور علوم اسلامیہ کی اشاعت کی غرض سے 1994ء میں قلعہ دیدار سنگھ سے چند کلومیٹر کے فاصلے پر موضع ٹوکڑ میں جامعہ علی المرتضیٰ کے نام سے آپ نے ایک عظیم دینی درس گاہ کی تعمیر کا سلسلہ شروع کیا ہے جو دو کنال زمین پر مشتمل ہے اور تعمیر کے مراحل طے کر رہی ہے۔

انداز بیان :-

آپ ایک منجھے ہوئے۔ بیدار مغز اور سیاسی سوجھ بوجھ والے عالی شان خطیب ہیں طبیعت اگرچہ مناظرانہ ہے تاہم انداز بیان میں سادگی اور دلکشی ہے۔ خطاب علمی اور فنی نکات سے لبریز ہوتا ہے پنجابی زبان کے علاوہ اردو زبان کے رفیع المرتبت خطباء میں آپ کا شمار ہوتا ہے جو کہ خطیب پاکستان ابوالکلام حضرت صاحبزادہ سید پیر فیض الحسن رحمۃ اللہ کی سنگت و صحبت کا نتیجہ ہے۔

بیعت و خلافت :-

دینی و دنیاوی علوم کی تکمیل کے علاوہ آپ نے طریقت کی منزلیں بھی طے کی ہیں۔ آپ امیر ملت حضرت محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ کے لاڈلے اور منظور نظر خلیفہ حضرت الحاج سید پیر ولایت حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ گجراتی کے ارادت مند اور مرید ہیں اور دفاع صحابہ و ناموس اہل بیت کا درس بھی حضرت مفتی صاحب نے اپنے مرشد برحق سے حاصل کیا جن پر شادیوال میں ناموس صحابہ و اہل بیت کا تذکرہ کرتے ہوئے حملہ کیا گیا اور آپ کے سر پر ٹوکے کا وار ہوا مگر قدرت نے آپ کو بچا لیا اور محفوظ رکھا۔ حضرت پیر سید ولایت حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو نعت خلافت سے نوازا جس کا تذکرہ حضرت صاحبزادہ سید محمود شاہ صاحب گجراتی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے عرس کے موقعہ پر بھی کیا علاوہ ازیں آستانہ عالیہ چورہ شریف اور دربار عالیہ آلو مہار شریف سے بھی آپ کی دستار بندی کر کے آپکو بیعت و خلافت مرحمت فرمائی گئی۔

ملکی سیاست میں حصہ :-

حضرت ابوالکلام صاحبزادہ سید فیض الحسن رحمۃ اللہ علیہ سے دیرینہ تعلقات کے باعث آپ کو ملکی سیاست میں تاریخ ساز کردار ادا کرنے کا موقعہ میسر رہا 1968ء میں جمعیت علماء پاکستان کے شیخ سے آپ نے سیاست کی پر خار وادی میں قدم رکھا۔ اور قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ 1974ء کی تحریک ختم نبوت کے دوران جمعیت علماء پاکستان کے شیخ پر جگہ جگہ عوامی جلسوں سے خطاب فرمایا۔ اپنی بالغ نظری اور سیاسی بصیرت کے باعث صوبہ پنجاب کے جمعیت علماء پاکستان کے نائب ناظم مقرر ہوئے۔ تحریک ختم نبوت کے دوران جماعتی پالیسی کے تحت

پیپلز پارٹی کی اس وقت کی حکومت کی حمایت کا اعلان کیا۔

۱۹۷۷ء میں آپ ضلع سیالکوٹ کے ڈسٹرکٹ خطیب اوقاف مقرر ہوئے اور ۱۹۷۸ء میں آپ نے دوست و احباب کے مشورے سے عوامی علماء کونسل کی بنیاد رکھی اور اس کے پہلے کنوینینر مقرر ہوئے۔

ضیاء مرحوم کے دور حکومت میں آپ نے اپنی کتاب کلمہ اسلام تحریر فرما کر شائع کی جس پر ڈسکہ کے ایک ریٹائرڈ انسپکٹر پولیس نے انتقامی غرض سے اپنے بیٹے کی وساطت سے آپ کو ذوالفقار تنظیم میں ملوث کرا دیا۔ بالآخر اپریل ۱۹۸۳ء کو نماز جمعہ کے بعد جامع مسجد عمر ڈسکہ سے مارشل لاء کے تحت حکومت وقت کے اہل کاروں نے آپ کو گرفتار کر لیا۔ کچھ عرصہ تک آپ کو رسوائے زمانہ عقوبت خانہ شاہی قلعہ لاہور میں رکھا گیا۔ اس طرح آپ نے زنجیروں اور بیڑیوں کے زیور زیب تن کر کے شہید آزادی ہند حضرت علامہ فضل حق خیر آبادی رحمۃ اللہ کی یاد تازہ کر دی ایک مدت تک آپ کو کوٹ لکھیت جیل میں رکھا گیا۔ دسمبر ۱۹۸۴ء میں فوجی عدالت نے آپ کو سزائے موت دی جو کہ ۵ مارچ ۱۹۸۵ء کو سزائے عمر قید میں تبدیل ہو گئی۔ لیکن بزرگوں کی دعاء، اعزہ و اقارب اور بالخصوص آپ کے چھوٹے بھائی قاری منظور احمد صاحب جماعتی کی شبانہ روز کوششوں، نیز آپ کی بے گناہی کے باعث ۱۹۸۸ء میں آپ کو باعزت طور پر رہائی حاصل ہو گئی۔

کچھ عرصہ گزرنے کے بعد جب پیپلز پارٹی کی موجودہ قیادت نے اسلامی سزاؤں کو ظالمانہ اور وحشیانہ قرار دیا تو تحفظ اقدار اسلامی اور حمیت دینی کے باعث آپ نے پیپلز پارٹی کے تعلق کو خیر باد کہہ کر دوست و احباب کے مجبور کرنے اور اپنی سیاسی بصیرت کے پیش نظر ڈسکہ قیام کے دوران ہی ضلع سیالکوٹ میں ایک بہت بڑے جلسہ عام میں مسلم لیگ میں شمولیت کا اعلان کر دیا اس طرح آپ نے پیپلز پارٹی سے مکمل قطع تعلق کر لیا۔

امن و سلامتی کے اس دل دادہ نے جب ملک میں بڑھتی ہوئی دہشت گردی اور قتل غارت گری کے خلاف قائد اہل سنت مولانا شاہ احمد نورانی کی زیر قیادت ملی یکجہتی کونسل کا پیغام سنا تو غیر مشروط تعاون کرنے لگے۔ علاوہ ازیں تحفظ و دفاع ناموس رسالت کے لیے علاقے بھر کے دورے کیئے اور تقریری و تحریری طور پر عوام کی ہر ممکن راہنمائی فرمائی اور یہ سلسلہ جاری و ساری ہے۔

شان مومنانہ :-

حضرت مفتی صاحب کے روز و شب قرآنی اصول زیست کا حسین مرقع ہیں۔ باوجود انتہائی مضبوط قوت فیصلہ اور سیاسی و مذہبی سوجھ بوجھ اور بصیرت و شعور کے ہر جماعتی اور سیاسی فیصلہ اس قرآنی اصول کے مطابق کرتے ہیں کہ ”امرہم شوریٰ بینہم“ یعنی انکے تمام فیصلے باہمی مشورے سے ہوتے ہیں۔

دوست و احباب سے مشورہ کئے بغیر اور رفقاء کار کو اعتماد میں لئے بغیر نہ کوئی فیصلہ لرتے ہیں اور نہ کوئی قدم اٹھاتے ہیں۔ دوستوں کے لیے انتہائی نرم اور دشمنوں کے لیے سخت مگر غیر جارحانہ پالیسی پر گامزن ہیں۔ گویا بقول علامہ اقبال ۔

ہو حلقہ یاراں تو بریشم کی طرح نرم
رزم حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن

اولاد حضرت :-

تعارفی مضمون میں اگر حضرت والا کی اولاد کا تذکرہ نہ آئے تو یہ مضمون ادھورا رہے گا لہذا حضرت مفتی صاحب کی اولاد کا مختصر تذکرہ یوں ہے کہ بڑے صاحبزادے محمد اکرم صاحب میدان خطابت میں قدم رکھ چکے ہیں۔ ان سے چھوٹے جمال الدین لاہور میں مصروف کار ہیں تیسرے صاحبزادے محمد احمد زیر تعلیم ہیں ان سے چھوٹے محمد عمران ہیں جو قرآن پاک کے حافظ ہیں اور سب سے چھوٹے صاحبزادے محمد عرفان بھی تاحال زیر تعلیم ہیں۔

”کتاب کلمہ اسلام لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر ایک نظر“

یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ ہر مصنف کی تصنیف، ہر مقرر کی تقریر، ہر خطیب کے خطاب، ہر ادیب کے ادب اور ہر محرر کی تحریر کے پس منظر میں کچھ ایسے عوامل و عناصر کار فرما ہوتے ہیں جو اسکے مافی الضمیر کو الفاظ و فقرات اور جملوں کا روپ دھارنے پر اکساتے ہیں اور یوں منتشر خیالات ایک جگہ مجتمع ہو کر تخلیق ادب کا سبب بنتے ہیں۔ بالکل یہی کیفیت ہماری پیش نظر کتاب کلمہ اسلام ”لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ“ کی ہے اس کے منظر پر نظر ڈالیں تو پس منظر میں کچھ ایسے محرکات کا سراغ ملتا ہے اور ایسے عوامل کی بود و باش کے احساس کے علاوہ نشاندہی بھی ہوتی ہے جنہوں نے حضرت مصنف مدظلہ العالی کے قلم کو متحرک کیا اور یوں یہ کتاب پردہ عدم اور نماں خانہ فکر سے منصف شہود کی زینت بنی۔

برادر ہمسایہ ملک ایران میں جب شاہ کی حکومت کے خاتمے کے نتیجے میں شیعہ انقلاب رونما ہوا تو اسکے اثر سے سرزمین پاکستان کے باشندے بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ ایک مخصوص مکتبہ فکر سے تعلق رکھنے والوں نے اچانک کروٹ بدلی پرسکون مذہبی دنیا میں اچانک ہلچل مچی اور طغیانی آگئی۔ گونا گوں نوعیت زاویہ خیال سے مزین لڑچکر نے جنم لیا ہر ایرے غیرے نے قلم برداشتہ بے سوچے سمجھے جوجی میں آیا لکھ کر خود کو مصنفین کی صف میں کھڑا کرنے کی کوشش کی۔

اسی قسم کی ایک کتاب بنام ”کلمہ علی ولی اللہ“ امامیہ مشن لاہور کی طرف سے شائع کی گئی۔ جس کے مصنف مولانا علی حسنین شیفتہ ہیں جو خیر سے ایم۔ اے اور تاج الافاضل کے بھاری بھر کم لاحقے سے مزین ہیں۔ موصوف نے اپنے دیگر ہم مکتب اہل قلم کی اتباع میں دلائل و تحقیق سے تہی دامن کو تعلیوں اور شیعوں کے دبیز پردوں میں چھپانے کی کوشش کی ہے۔ پوری کتاب ذاکرانہ ظرافت لازف زنی و شیخی اور منت سماجت الغرض مجالس محرم کا کامل نمونہ ہے۔ یتیم فی العلم شیفتہ صاحب کہیں بھی اپنے مدعا کو ثابت نہیں کر پائے اور لطف کی بات تو یہ ہے کہ آنجناب خود بھی اپنی تحریر سے مطمئن نظر نہیں آتے۔

گرامی قدر ناظرین! یہ تھے وہ اسباب و علل اور حالات و محرکات جن کی وجہ سے حضرت مفتی صاحب کے رہوار قلم نے میدان قرطاس میں قدم رکھا۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ اس موضوع پر ملک پاکستان میں لکھی جانے والی یہ پہلی لاجواب کتاب ہے جس نے فریق ثانی کو یہ کہنے پر مجبور کر دیا ہے کہ ”نک نک دیدم و دم نہ کشیدم“ حضرت مصنف والا مرتبت نے فریق ثانی کی امہات الکتاب سے لافانی شواہد پیش کئے ہیں اور نہایت شائستگی و متانت سے ششہ انداز میں اس دعویٰ پر دلائل کے انبار لگا دیئے ہیں کہ شیفتہ صاحب بعد پورے شیعہ مکتبہ فکر کے دوانہ نہ ائمہ کرام علیم الرضوان میں سے کسی ایک کی زبانی بھی وہ کلمہ اسلام ثابت نہیں کر سکے اور نہ انشاء اللہ کر سکتے ہیں جو آج کل امام بارگاہوں اور مجالس میں دہرایا جاتا ہے۔ وادعو اشهداء کم من دون اللہ ان کنتم صدقین

حضرت مفتی صاحب نے جس موضوع پر قلم اٹھایا ہے اس کا حق ادا کر دیا ہے کہیں بھی غلط بحث یا خارج از موضوع حوالہ جات کا اندراج کر کے رعب جمانے اور کتاب کی طغالت پڑھانے کی ضرورت ہی محسوس نہیں کی۔

اس کار از تو آید و مردان چین کنند

فن مناظرہ سے مکمل آگاہی۔ پوری قدرت و دسترس اور وسیع تر تجربہ کے باوجود پوری کتاب میں کہیں بھی ایچ پنا ڈالنے کا شائبہ تک نہیں اور اپنے مد مقابل شیفتہ صاحب کی طرح اگر، مگر، چونکہ، چنانچہ، اور، یعنی کہ، گویا، وغیرہ سے مطلب برامدی کی کوشش بھی نہیں کی۔ بلکہ اپنے انداز خطابت کی طرح انتہائی سلاست و روانگی اور سلیس زبان میں گفتگو کی ہے۔ لیکن بالینہمہ کتاب مرقع ادب کی حیثیت رکھتی ہے۔

دلائل براہین کی روشنی میں حضرت مصنف مدظلہ العالی نے یہ بات روز روشن کی طرح واضح کر دی ہے کہ صرف ”نما الہ الا اللہ محمد رسول اللہ“ ہی وہ کلمہ ہے جو بانی اسلام پیغمبر برحق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ و اہل بیت کو تعلیم فرمایا اور امت مسلمہ اسی کلمہ کو ورد زبان کئے ہوئے ہے۔

انتہائی سادہ صاف اور واضح طرز گفتگو اور تحریر کے باوجود کہیں کہیں مناظرانہ گرفت کی جھلکیاں بھی نمایاں ہیں جو مصنف کی جودت طبع اور میلان فطری و رجحان طبعی کی

نشاندہی کرتی ہے بطور نمونہ صفحہ 23 کی ایک عبارت ملاحظہ فرمائیے۔

”شیفۃ صاحب خدا لگتی کہنا کیا آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور اپنی ماں ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ سے بھی ناراض تو نہیں ہو گئے کہ انہوں نے بروقت آپ کے پسندیدہ کلمہ ”علی ولی اللہ“ کی وکالت کیوں نہیں کی۔“

کئی مقامات پر فریق مخالف کی طرف سے پیش کردہ روایات کو اصول درایت اور جرح و تعدیل کی رو سے ناقابل استشہاد ثابت کر کے رد کر دیا ہے اور کئی ایک راویوں کی شخصیت کا متنازعہ ہونا بھی ظاہر کیا ہے۔ علاوہ ازیں مسئلہ اذان پر مشتمل تحقیقی اضافہ بھی کیا ہے۔

بعض بعض مقامات پر رنگینی عبارت کی خاطر موقع و محل سے ہم آہنگ اور مناسب رائے والے اشعار بھی درج کئے ہیں جو مصنف کی شعری ادب سے آگاہی اور ذوق کے آئینہ دار ہیں۔

الغرض پوری کتاب رنگا رنگ خوبیاں اپنے دامن میں لئے ہوئے ہے۔ اور بلا مبالغہ اس مقام کی حقدار ہے کہ ہر گھر میں رکھی جائے اور دینی مدارس کے نصاب میں شامل کی جائے تاکہ نئی نسل کی صحیح راہنمائی اور درست خطوط پر تعمیر ہو سکے اور اسے اس فتنہ و فساد سے بچایا جاسکے۔

اللہ کرے ہو زور قلم اور زیادہ
آخر میں دعا ہے کہ مولیٰ کریم جل مجدہ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل
حضرت مصنف دام ظلہ کی سعی و کوشش کو منظور فرمائے اور امت مسلمہ کے لیے ذریعہ خیر
و برکت بنائے۔ آمین بحامہ نبی کریم علیہ السلام۔

اس دعا از من و از جملہ جہاں امین باد

اشحات قلم
خادم العلم والعلماء ابو الحامد محمد اسلم رازی

ایم۔ اے اسلامیات

خطیب جامع مسجد بہار مدینہ قلعہ دیدار سنگھ ضلع گوجرانوالہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مقدمہ طبع دوم

مجھے اپنی تصنیف ”کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بجواب کلمہ علی ولی اللہ“ کا حرف اولیں لکھتے وقت یہ وہم و گماں بھی نہ تھا کہ شیعہ کے خلاف میری اس پہلی تصنیف کو ہندو کے پستل و کرم سے علماء و مشائخ اور عوامی حلقوں میں اتنا شرف قبولیت حاصل ہو گا اور مخالف حلقوں میں اتنی کھلبلی مچ جائیگی ایک طرف کتاب ہاتھوں ہاتھ نکل گئی اور دوسری طرف مخالفین نے مجھے جان سے ختم کر دینے کی کوشش میں کوئی کمی نہ رہنے دی۔ مارشل لاء کا دور تھا کئی ضلعوں میں میرا داخلہ بند کر دیا گیا دو ماہ کے لیے سیالکوٹ سے ضلع بدر کیا گیا موضع مندر انوالہ نزد ڈسکہ جو کہ اس وقت شیعہ کا گڑھ سمجھا جاتا تھا وہاں سے رات کو خطاب کے بعد واپسی پر مجھ پر فائرنگ کی گئی خدا نے محفوظ رکھا۔ سچ ہے کہ مارنے والوں سے بچانے والا زیادہ قوی ہے۔ ان سب حربوں میں ناکامی کے بعد ایک نئی سازش کے تحت شاہی قلعہ لاہور میں مشہور زمانہ الذوالفقار تنظیم کے تحت مجھ کو ایک شیعہ نوجوان سے یہ بیان دلویا گیا کہ اس کو الذوالفقار تنظیم میں شامل کر کے ہمسایہ دشمن ملک انڈیا میں دہشت گردی کی ٹریننگ کے لیے مفتی محمد شفیع نے بھیجا تھا اور مفتی صاحب ہی ہمارے سرپرست ہیں بس پھر کیا تھا۔ 22 اپریل 1983ء کو نماز جمعہ کے بعد جامع عمر ڈسکہ سے مسلک میری رہائش گاہ سے پولیس کی بھاری جمعیت نے مجھے گرفتار کر لیا اور بدنام زمانہ عقوبت خانہ شاہی قلعہ لاہور میں پاؤں میں بیڑیاں پہنا کر بند کر دیا گیا جہاں تاریک و بند کونھری جس میں صرف چھ فٹ لمبی اور تین فٹ چوڑی جگہ میں مجھے رہنا پڑا اور وہاں زمانہ قدیم سے چلا آنے والا پالتو قسم کا مکھیوں سے جسامت میں بڑا مچھر اور قید تنہائی دروازہ پر راکفل بردار پہرہ دار جسے مجھ سے گفتگو کرنے کی اجازت نہ تھی۔ حتیٰ کہ اوقات نماز پوچھنے پر بھی مدہ پھیر کر ٹھٹھا شروع کر دیتا ہر تین گھنٹہ بعد نیا پہرہ دار سنتری آتا اور آکر سب سے

پہلے باہر لگے ہوئے تالے کو چیک کرنا کہ کہیں تالہ کھلا تو نہیں رہ گیا رات اور دن میں تمیز
 صرف تشدد سے اٹھنے والی ہولناک چیخوں اور آہ و بکا سے ہی ہوتی تھی اور اس دوران کسی
 عزیز رشتہ دار یا دوست احباب کو بھی مجھ سے ملنے کی اجازت نہ تھی اور ادھر شیعہ قوم
 پوری تندی کے ساتھ میرے خلاف حرکت میں آچکی تھی دوران تفتیش شیعہ افسران بالا
 بار بار شاہی قلعہ میں چکر لگاتے اور تفتیشی افسروں سے کہتے کہ اس پر ایسا کیس بناؤ کہ یہ
 سزائے موت سے نہ بچ سکے ادھر اخبارات میں میرے متعلق یہ جھوٹی خبریں لگوائی گئیں کہ
 الذوالفقار تنظیم کا جنرل سیکرٹری گرفتار کر لیا گیا۔ کئی ماہ اس اذیت ناک ماحول میں گزارنے
 کے بعد مجھے کوٹ لکھیت جیل لاہور بھیج دیا گیا جہاں سزائے موت کی کوٹھی میں بند کیا گیا
 چوبیس گھنٹوں میں صرف آدھ گھنٹہ کے لیے کوٹھڑی سے باہر نکالا جاتا اور وہ بھی اس طرح
 کہ پاؤں میں بیڑی تو چوبیس گھنٹے رہتی ہی تھی اور جو آدھ گھنٹہ کے لیے باہر نکالا جاتا تو
 ہاتھوں میں ہتھکڑیاں بھی لگا دی جاتیں حتیٰ کہ نماز عید پڑھنے کے لیے بھی بیڑیاں اور
 ہتھکڑیاں نہ اتاری گئیں جیل میں جا کر یہ فائدہ ضرور ہوا کہ عزیز واقارب اور بھائیوں کی
 شکلیں دیکھنا نصیب ہو گئیں۔ ملاقات کے لیے آنے والے عزیز واقارب کی بار بار تلاشی
 کے بہانے وہ تذلیل کی جاتی الامان والحفیظ خداوند تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ جس نے ان
 تمام صبر آزما مرحلوں میں میرے پائے استقامت میں لغزش نہ آنے دی۔ جیل کے اندر ہی
 سپیشل ملٹری کورٹ قائم کی گئی جہاں الذوالفقار تنظیم کا کیس چلایا گیا مجھے بھی چونکہ اسی
 تنظیم میں ملوث گردانا گیا تھا اس لیے میرے کیس کی سماعت بھی ان کے ساتھ ہی ہوئی
 چارج شیٹ پڑھی تو حیران رہ گیا چودھری ظہور الہی مرحوم کے قتل اور ہوائی جہاز اغواء کے
 علاوہ نہ معلوم کتنی باتوں کی سازش میں مجھے بطور جنرل سیکرٹری الذوالفقار شامل کر کے
 سزائے موت سنا دی گئی۔ اسی دوران میرے بھائی مولانا قاری منظور احمد جماعتی کو اغواء بھی
 کیا گیا گویا مجھے حقانیت کلمہ ”لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ“ بیان کرنے کی سزا دی جا رہی تھی
 جس پر میں صابر شاکر تھا اس امید سے کہ میرے لئے یہ روز جزاء یقیناً باعث اجر و نجات
 ہو گا سزائے موت کے کئی ماہ بعد میری سزا عمر قید پچیس سال تبدیل کر دی جس کے بعد پہلے
 مجھے بہاولپور جیل اور پھر ساہیوال بھیج دیا گیا اور پھر آخر میں واپس کوٹ لکھیت جیل لاہور
 بچ دیا گیا۔ 1988ء میں پیپلز پارٹی کی حکومت نے جب سیاسی قیدیوں کو رہا کیا تو میں بھی رہا ہو

کیا جیل کی زندگی میں جہاں اور بہت کچھ دیکھنے اور سمجھنے کو ملا وہاں یہ بات خاصی تکلیف دہ تھی کہ جیل کا عملہ و افسران جو مسلک اہلسنت تعلق نہ رکھتے تھے آپس میں انتہائی متکلم اور اگر ان کے مسلک کا کوئی قیدی ہوتا تو اس کی ہر طرح اعانت کرتے اور محرم میں تو یہاں کی جیلیں شیعہ امام بارگاہوں کا نقشہ پیش کرتی ہیں ماہ محرم کی آمد سے قبل ہی جیل کے اندر تیاریاں شروع کر دی جاتی ہیں اعلان کیا جاتا ہے کہ جو شیعہ ہے اس کی ابتداء محرم سے لیکر دس محرم تک مشقت معاف ہوگی اس کے بعد شیعہ قیدی بھولے بھالے سنی قیدیوں کو انسا اسکا کر دیکھو بھائی دس دن کی مشقت بھی معاف اور ذکر شہادت سننے کا ثواب بھی تم نے کون سا شیعہ ہونا ہے بس ہم تو تمہارے فائدہ کی بات کرتے ہیں کہ دس دن آرام سے گزر جائیں گے پھر ان سب کو جیل میں علیحدہ بارک ٹل جاتی ہے باہر سے جیل کے اندر شیعہ قیدیوں کے لیے علماء و ذاکرین کو بلایا جاتا ہے جو انہیں ذکر حسین رضی اللہ عنہ اور محبت اہل بیت کے نام پر بغض صحابہ کا بھرپور درس دیتے ہیں جیل کے اندر دس محرم کو ماتمی جلوس نکلتے ہیں رات کو جیل کی بارک میں نسلی شیعہ نئے آنے والے سبزیں کی ذہن سازی کرتے ہیں افیون و چرس کے دور چلتے ہیں اور نشہ میں دہشت شیعہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر تبرا بازی کرتے ہیں کمزور ذہن کے برائے نام سنی قیدی یہ سوچ کر کہ اگر احتجاج کیا تو دس دن کی سہولت ختم اور جیل کی مشقت کرنی پڑیگی دنیاوی آسائشوں کے چکر میں یہ سب کچھ سنتے اور برداشت کرتے رہتے ہیں حتیٰ کہ دس دن بعد جب جیل کی آسائشیں چھٹی ہے تو عقیدہ کی دولت بھی چھن چکی ہوتی ہے۔

ایک طرف شیعہ قوم کا جیل کے اندر اور باہر اتفاق و اتحاد اور دوسری طرف سنی قوم کی بے بسی پر میں اکثر سوچتا کہ الہی اس سستی و بے ہمتی کا علاج کیا ہوگا آخر اس نتیجہ پر پہنچا کہ تم نے تو خود کو اس کام کے لیے پیش کیا تھا اسے جاری رکھو اگر اب قدم پیچھے ہٹایا تو دوسروں کے لیے نشانِ عبوت بن جاؤ گے کہ دیکھو وہ بھی چھوڑ گیا بالاخر جیل میں پنختہ ارادہ کر لیا کہ خدا نے زندگی بخشی سزائے موت سے بچ گیا تو اس کتاب کی اشاعت مزید اضافہ کے ساتھ کرونگا جیل سے رہائی کے بعد اپنی ناپوسیاں ساتھ لیے باہر آیا دیکھا تو فضا بدلی ہوئی تھی ہر طرف جلے جلوس اور کافر کافر شیعہ کافر کے نعرے گونج رہے تھے اور ہزاروں نوجوان سپاہ صحابہ کے رنگین جھنڈے اٹھائے صحابہ کی عظمت پہ مرٹنے کا اعلان کر رہے

تھے۔ شیعہ فرقہ جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر تبرائط کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتا تھا بل میں چوتے کی طرح دبکا بیٹھا تھا۔ دل خوش ہوا چلو مجھ سے گر نہ ہو سکا کسی نے تو کر دکھایا ٹھیک ہے۔ علماء دیوبند اور علماء بریلی میں مسلکی طور پر کچھ ہلکے اور کچھ شدید قسم کے اختلافات موجود ہیں مگر عظمت صحابہ کے لیے ان کی قربانیاں دشمنان صحابہ کو ناکوں پنے چبوا رہی ہیں۔ دسکے سے آہ دیدار مصطفیٰ آیا تو یہاں بھی سپاہ صحابہ کو رواں دواں پایا اور یہ دیکھ کر میں حیران ہوا کہ سپاہ صحابہ کے نوجوانوں میں رواداری اور دلجوئی کروٹیں لے رہی ہے یہاں آکر سپاہ صحابہ کے نوجوان کارکن اور ضلع گوجرانوالہ کے ڈپٹی سیکرٹری جنرل ملک کفایت اللہ صاحب سے ملاقات ہوئی تو دل نے یقین کر لیا کہ سپاہ صحابہ کے قائدین کا نعرہ شیعہ کے علاوہ سب مسلمان بھائی ہیں کو سپاہ صحابہ کے نوجوان اپنی طرف سے عملی جامہ پہنانے کے لئے ہر وقت کوشاں ہیں میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ علماء دیوبند سے تعلق رکھنے والا ایک نوجوان میری اقتداء میں نماز جمعہ ادا کرے گا ایصال ثواب کی محفلوں میں شریک ہوگا اور عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلوس میں بھرپور تعاون کریگا یہ سپاہ صحابہ کے قائدین کا عدم تعصب اور کارکنوں کا خلوص ہی تو ہے بہر حال جیل میں جو عزم کیا تھا کہ کتاب ہذا مزید اضافہ کے ساتھ شائع کرونگا اسے عمل جامہ پہنانے کا سوچ ہی رہا تھا کہ عزیزم ملک کفایت اللہ صاحب کے ساتھ ادارہ اشاعت المعارف فیصل آباد سے جناب عبدالغفار سلیم صاحب تشریف لائے کہ یہ کتاب ہم شائع کرنا چاہتے ہیں اگرچہ کتاب ہذا کی کتابت کی کاپیاں تیار تھیں مگر انہوں نے جدید طریقہ کتابت کے ساتھ خوبصورت اور اعلیٰ ٹائپل کے ساتھ شائع کرنے کے عزم کا اظہار کیا میں نے اس اشاعت میں مسئلہ اذان پر چند صفحات کا اضافہ بھی کر دیا ہے امید ہے تحقیق کی دنیا میں یہ صفحات بھی حسب سابق اپنی مثل آپ ہونگے امید ہے احباب اہلسنت اپنی دعاؤں کے ساتھ حوصلہ افزائی فرماتے رہیں گے۔

مفتی محمد شفیع

خطیب جامع مسجد شہید یہ چوک فاروق اعظم قلعہ دیدار مصطفیٰ ضلع گوجرانوالہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

دلائل کے استنباط کے لیے مسلمانوں کے لیے سب سے پہلا درجہ خدا کی مقدس ترین کتاب قرآن حکیم کا ہے اور پھر سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم جو کتب احادیث میں مبرہن ہے۔ اس کے بعد ہی دلائل کی دوسری اقسام ہیں جن میں ”انی لمی الزامی“ وغیرہ سب شامل ہیں۔ اسی ترتیب کے ساتھ پہلے قرآن و حدیث و اجماع اور پھر اقوال صحابہ کرام، آئمہ کرام رضی اللہ عنہم اور شیعہ حضرات کی کتب معتبرہ سے اپنا نکتہ نظر پیش کیا جائے گا انشاء اللہ العزیز۔

قرآن حکیم

يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ
آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي
الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ
اللَّهُ ثَابِتٌ قَدَمٌ رَكْمَتًا هِيَ اِيْمَانُ وَاوَلُو كُو
حَقُّ بَاتِ پَر دُنْيَا كِي زَنْدِي مِيں اور آخِرَت
مِيں۔

(پارہ نمبر 13 سورہ ابراہیم)

(ترجمہ از اعلیٰ حضرت مولانا شاہ محمد احمد رضا خان بریلوی مطبوعہ تاج کمپنی لاہور)

مفسرین کرام کے نزدیک اس آیت پاک میں قول ثابت سے مراد کلمہ ایمان ہے۔ چنانچہ صدر الافاضل مولانا محمد نعیم الدین صاحب مراد آبادی تفسیر کنز الایمان میں ”القول الثابت“ کی تفسیر میں حاشیہ نمبر 68 میں فرماتے ہیں: ”یعنی کلمہ ایمان“ کہ قول ثابت سے مراد کلمہ ایمان ہے۔“

وگفتہ اند قول ثابت کلمہ طیبہ لا الہ الا
اللہ محمد رسول اللہ است د خدا براں ثابت
ی دارو مرمونناں را۔

وہو کلمتہ الایمان لانہ
ثابت بالحجج والادلۃ

(تفسیر مجمع البیان مصنفہ الشیخ ابو علی الفضل بن الحسن الطبرسی شیعہ ج 6 ص 314)

بخاری شریف

عن البراء بن عازب ان
رسول اللہ صلی اللہ
علیہ والہ وسلم قال
المسلم اذا سئل فی
القبر یشہد ان لا الہ الا
اللہ و ان محمد ارسول
اللہ فذالك قوله یثبت
اللہ الذین امنوا بالقول
الثابت فی الحیوة الدنیا
وفی الاخرة

اور اسی حدیث شریف کے حاشیہ بخاری ج 2 ص 682 پر ہے:

انما حصل لهم الثبات
فی القبر بسبب

اور مفسرین فرماتے ہیں کہ قول ثابت کلمہ
پاک لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے اور
اللہ تعالیٰ اس کلمہ پر صرف مومنوں کو ہی
ثابت رکھتا ہے۔ (تفسیر حسینی مطبع دہلی)

قول ثابت سے مراد کلمہ ایمان ہی ہے
کیوں کہ یہ بات نہایت مضبوط دلائل
سے ثابت ہے۔

(تفسیر مجمع البیان مصنفہ الشیخ ابو علی الفضل بن الحسن الطبرسی شیعہ ج 6 ص 314)

براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ مسلمان سے جب قبر میں سوال
کیا جاتا ہے تو وہ گواہی دیتا ہے لا الہ الا
اللہ وان محمد الرسول اللہ پس اللہ تعالیٰ
کے قول یثبت اللہ الذین
امنوا بالقول الثابت فی
الحیوة الدنیا وفی الاخرة
سے یہی مراد ہے۔

(بخاری شریف ج 2 ص 682 اصح المطابع دہلی)

اس میں شک نہیں کہ مسلمانوں کو قبر
میں کلمہ پاک پر ثابت رہنا دنیا میں اس

مواظبتہم فی الدنیا۔ نہ پاک کو پڑھتے رہنے کے سبب سے
 علیٰ هذا القول ہی حاصل ہوتا ہے۔

شیعہ حضرات کی مشہور قرآنی تفسیر مجمع البیان کا حوالہ آپ پہلے پڑھ چکے۔ آئیے اب ایک
 اور معروف شیعہ مصنف کی کتاب سے اسی آیت پاک کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں:
 کتاب شیرازی میں ابو ہریرہ اور ابو سلمہ رضی اللہ عنہما سے آیت یثبت اللہ
 الذین امنوا کے متعلق روایت ہے کہ قول ثابت سے مراد لا الہ الا اللہ
 محمد رسول اللہ کا اقرار ہے حیات دنیا میں۔

(مجمع الفضائل اردو ترجمہ مناقب علامہ ابن شہر آشوب ص 438 شمیم بکڈپو کراچی)

آیت نمبر 2:

ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتای ذی
 القربیٰ وینہی عن
 الفحشاء والمنکر
 والبغی یعظکم لعلکم
 تذكرون ○

مفسرین فرماتے ہیں کہ عدل کلمہ شہادت
 ہے۔ (تفسیر حسینی مطبع دہلی)

(2) مشہور شیعہ مفسر علی بن ابراہیم قمی اسی آیت پاک کی تفسیر یوں فرماتے ہیں:
 العدل شهادة ان لا اله الا
 الله وان محمد رسول
 الله
 (تفسیر قمی ج 1 ص 388 مطبع نجف اشرف)

(3) عن اسمعيل الحریری
 قال قلت لا بی عبد الله
 اسماعیل الحریری صاحب فرماتے ہیں میں
 نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا

عليه السلام فما يعني
بالعدل قال شهادة ان لا
اله الا الله قلت و
الاحسان قال شهادة ان
محمد رسول الله

کہ عدل سے کیا مراد ہے فرمایا لا الہ الا
اللہ کی شہادت میں نے کہا اور احسان
سے کیا مراد لیا گیا ہے فرمایا محمد رسول اللہ
کی شہادت دینا۔

(تفسیر عیاشی مصنفہ علامہ محمد بن مسعود بن عیاش المعروف عیاشی شیعہ ج 2، ص 267، مطبوعہ تہران)

(4) و عیاشی از حضرت صادق روایت کردہ
کہ عدل شہادۃ توحید است و احسان
شہادت رسالت است۔

صاحب تفسیر عیاشی نے امام جعفر صادق
رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے کہ
عدل توحید کی گواہی ہے اور احسان
رسالت کی گواہی دینا ہے۔

(حیات القلوب ج 3 ص 184 مطبع ایران علامہ مجلسی شیعہ)

پانچ ارکان اسلام اور کلمہ

(از کتب احادیث اہلسنت)

عن ابن عمر قال قال
رسول الله صنى الله
عليه واله وسلم بنى
الاسلام على خمس
شهادة ان لا اله الا الله وان
محمدا رسول الله واقام
الصلوة وايتا الزكوة
والحج وصوم رمضان۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا اسلام کی
بنیاد پانچ چیزوں کو بنایا گیا ہے۔ (1) لا الہ
الا اللہ اور محمد رسول اللہ کی گواہی دینا۔
(2) نماز قائم کرنا۔ (3) زکوٰۃ دینا۔
(4) حج کرنا۔ (5) اور رمضان المبارک
کے روزے رکھنا۔

(بخاری شریف ج 1 ص 6 مطبع اصح الطابع دہلی)

حدیث: مسلم شریف میں ہے:

فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم الاسلام ان تشهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله وتقيم الصلوة وتوتى الزكوة وتصوم رمضان وتحج البيت ان استطعت اليه سبيلا۔

ترجمہ: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا اسلام یہ ہے کہ تو لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کی گواہی دے اور نماز قائم کرے اور زکوٰۃ دے اور ماہ رمضان المبارک کے روزے رکھے اور بیت اللہ شریف کا حج کرے، اگر تجھے طاقت ہو اس کی طرف راہ چلنے کی۔

(مسلم شریف، طبوعہ سراج الدین لاہور ج ۱ ص ۱۴۷)

سنن نسائی میں ہے:

قال ان تشهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله وتقيم الصلوة وتوتى الزكوة وتصوم رمضان وتحج البيت ان استطعت اليه سبيلا۔

ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا (اسلام یہ ہے) کہ تو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دے اور نماز قائم کرے اور زکوٰۃ دے، رمضان المبارک کے روزے رکھے اور اگر طاقت ہو تو بیت اللہ شریف کا حج کرے۔

(سنن نسائی شریف مطبع نور محمد کراچی ج ۲ ص ۲۳۲)

پانچ ارکان اسلام اور کلمہ

(از کتب معتبرہ اہل تشیع)

فلما اذن لمحمد صلى الله عليه وسلم في الخروج من مكة الى المدينة بنى الاسلام على خمس شهاده ان

لا الہ الا اللہ وان محمدًا صلی اللہ علیہ والہ وسلم عبدہ
ورسولہ واقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ وحج البیت و صام
شہر رمضان۔

ترجمہ:

پس جب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت
کا اذن ملا تو اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی لا الہ الا اللہ اور محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم
عبدہ ورسولہ کی گواہی دینا، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا، بیت اللہ شریف کا حج کرنا اور ماہ رمضان
کے روزے رکھنا۔ (اصول کافی ج ۱ ص 377 مطبعہ کشور)

یاد رہے کہ اصول کافی شیعہ حضرات کی چار معتبر حدیث کی کتابوں میں سے اول
درجہ کی کتاب ہے جس کے پہلے صفحہ پر تحریر ہے کہ امام العصر امام غائب نے اس کتاب کے
حق میں فرمایا ہذا کاف لشیعتنا (یہ کتاب ہمارے شیعوں کے لیے کافی ہے)

عن علی علیہ السلام انه قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ والہ وسلم الایمان معرفة بالقلب و اقرار
باللسان و عمل بالارکان و جاء جبریل علیہ السلام الی
النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم فی صورة اعرابی والنبی
صلی اللہ علیہ وسلم لا یعرفہ فقال یا محمد ما الایمان
قال النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم ان تؤمن باللہ
والیوم الآخر والملئکتہ والکتاب والنیین والبعث بعد
الموت قال صدقت یا محمد ما الاسلام قال ان تشهد ان
لا الہ الا اللہ وان محمدًا عبدہ ورسولہ وتقیم الصلوٰۃ
وتؤتی الزکوٰۃ وتصوم رمضان وتحج البیت قال صدقت۔
ترجمہ:

حضرت علی علیہ السلام نے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان
دل کی معرفت اور زبان کے اقرار اور اعضاء سے عمل کرنے کا نام ہے اور جبریل علیہ السلام
ایک اعرابی کی شکل میں آئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نہ پہچانا انہوں نے

کہا اے محمد ایمان کیا ہے تو نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تو اللہ اور قیامت کے دن اور فرشتوں اور کتابوں اور نبیوں اور مرنے کے بعد اٹھنے پر ایمان لائے اس نے کہا آپ نے سچ کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسلام کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ تو شہادت دے لا الہ الا اللہ وان محمد عبده ورسوله اور تو نماز قائم کرے اور زکوٰۃ دے اور رمضان کے روزے رکھے اور بیت اللہ کا حج کرے اس نے کہا آپ نے سچ کہا۔

رواہ صدوق فی جامع الاخبار

(عربی عبارت و ترجمہ منقول از مسند اہل بیت ص 14 سبحان الکیڈی لاہور)

قطب راوندی نے جناب امام
خضر صادق سے روایت کی ہے کہ
آنحضرت نے ایک سفر میں اپنے اصحاب
سے فرمایا کہ ان دروں سے ایک شخص
ظاہر ہوگا کہ تین روز سے اس کے پاس
شیطن نہیں گیا ہے اور اس پر قابو نہیں پا
سکا اسی اثناء میں ایک شخص نمودار ہوا
جس کا جسم نہایت لاغر تھا کہ اس کی
ہڈیوں سے چڑا لپٹا ہوا تھا اور اس کی
آنکھیں اندر گھس گئی تھیں۔ اس کے
ہونٹ زیادہ گھاس کھانے سے سبز ہو
رہے تھے جب وہ حضرت کے لشکر کے
قریب پہنچا حضرت کو دریافت کیا اور آخر
خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور کہا مجھے
اسلام کی تعلیم دیجئے حضرت نے فرمایا کہو
اشہدان لا الہ الا اللہ واشہدان محمد رسول
اللہ۔ اس نے کلمہ پڑھا اور اقرار کیا۔ پھر
حضرت نے فرمایا تجھ کو چاہئے کہ نماز

قطب راوندی از حضرت صادق
روایت کردہ است کہ حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در بعضے از سفر ہا
را اثناء راہ فرمود باصحاب خود کہ مردے
ازیں درہ ہا پیدا خواہد شد کہ سہ
روز است کہ شیطن نزدیک او نرفته است
و براد دست نرفته است پس در آں زودی
اعرابی پیدا شد از لاغری پوستش بر
استخوانش چسبیدہ بود و چشمہائش در سرش
فرورفتہ بود و بہائش سبز شدہ بود از
بیساری خوردن علف چوں با اول لشکر
رسید احوال حضرت را پرسید تا آنکہ
بخدمت حضرت رسید و گفت بر من
عرض کن اسلام را حضرت فرمود بگو
شہدان لا الہ الا اللہ واشہدان محمد رسول
اللہ پس او شہادت گفت و گفت اقرار
کردم حضرت فرمود کہ باید نماز ہائے
پنجگانہ را بجا آوری و روزہ ماہ مبارک

رمضان را بعمل آوری گفت اقرار کردم
پس فرمود کہ آیا حج خانہ کعبہ میکنی و زکو
ۃ ادا میکنی و غسل جنابت را بجای آوری
گفت اقرار کردم پس چوں پارہ را آمدند
شتر اعرابی در عقب ماند حضرت ایستاد و
احوال اور پرسید چوں مردم برگشتند کہ
اور اطلب کنند باخر لشکر رسیدند کہ پائے
شتر او بسور اخ موٹے فرو رفته و بسر در آمدہ
و گردن اعرابی و کردن شتر ہر دو شلستہ و
اعرابی بر حمت ایزدی واصل گرویدہ
و شترش ہلاک شدہ است چوں احوال
را حضرت عرض کردند فرمود کہ خیمہ زدند
و اعرابی را در اں خیمہ غسل دادند پس
حضرت داخل خیمہ شد و اور الفتن کرد پس
از حضرت حرکت کرتے شنیدند چوں حضرت از
خیمہ بیروں آمد از جبین مبارکش عرق میر
یخت و فرمود کہ ایس اعرابی گر سنہ مردہ
بود و او از اں جماعتست کہ ایمان آور دند و
ایمان خود را ستمی و گناہے مخلوط نگردانند
پس مبادرت کردند حور العین از برائے او
میوہ ہائے بہشت و در دہان او میگزاشتند و
ہر یک از ایشان می گفتند یا رسول اللہ
مرا از زناں ایر اعرابی بگرداں در بہشت۔

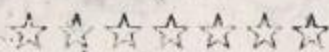
ہنجانہ ادا کرتا رہے۔ ماہ رمضان
المبارک کے روزے رکھے اس نے کہا
میں نے اقرار کیا۔ پھر فرمایا کہ خانہ کعبہ کا
حج کرتا ہے زکوۃ دیتا ہے اور غسل
جنابت بھی کرتا ہے اس نے ان سب کا
اقرار کیا۔ پھر وہاں سے حضرت آگے
روانہ ہوئے تھوڑی دور چلے ہوں گے
کہ اس اعرابی کا اونٹ پیچھے رہ گیا۔
حضرت ٹھہر گئے اور اعرابی کا حال دریافت
کیا لوگ واپس پیچھے چلے کہ اس کو
دیکھیں۔ سب لشکر کے آخر تک پہنچے دیکھا
کہ اعرابی کے اونٹ کا پیہ ایک سوراخ
میں پھنس گیا ہے اور اونٹ کرا پڑا ہے
اس کی اور اعرابی دونوں کی گردنیں شکستہ
ہو گئیں اور اعرابی رحمت ایزدی سے
واصل ہو چکا ہے اور اونٹ بھی ہلاک
ہو گیا ہے لوگوں نے جا کر حضرت سے
اس کا حال بیان کیا۔ آپ نے فرمایا ایک
خیمہ برپا کرو اور اس میں اس اعرابی کو
غسل دو جب اس کو غسل دیا جا چکا تو
حضرت نے خیمہ میں جا کر اس کو کفن
پہنایا۔ لوگوں نے حضرت کی حرکت کی
آواز سنی اور جب حضرت خیمہ سے باہر
آئے تو آپ کی جبین مبارک سے پینہ
کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ حضرت نے

فرمایا یہ اعرابی بھوک کے سبب سے مر گیا
 ہے اور یہ ان لوگوں میں سے ہے جو
ایمان لائے اور کبھی اپنے ایمان کو ظلم
اور گناہ سے آلودہ نہیں کیا لہذا اس کے
 دہن میں بہشت کی خوشبو ڈالنے میں
 حوریں ایک دوسرے پر سبقت کر رہی
 تھیں اور کتنی تھیں یا رسول اللہ مجھ کو
 بہشت میں اس اعرابی کی زوجیت میں
 قرار دیجئے۔

(حیات القلوب اردو ج 2 ص 839)

(حیات القلوب فارسی ج 2 ص 792)

خط کشیدہ عبارت جو شیعہ ترجمہ کی ہے میں اس نے کلمہ پڑھا اور پھر اس کے آگے
 خط کشیدہ عبارت 'یہ ان لوگوں میں سے ہے جو ایمان لائے اور کبھی اپنے ایمان کو ظلم اور
 گناہ سے آلودہ نہیں کیا۔ سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق
 رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بھی وہی کلمہ درست ہے جو شہادتین یعنی توحید و رسالت کی
 گواہی پر مبنی ہو۔ اور اس سے بعض کم علم ذاکروں کے اس قول کی حقیقت بھی منکشف ہو
 جاتی ہے جو آئے دن اپنی تحریروں اور تقریروں میں اس بات پر زور دیتے رہتے ہیں کہ کلمہ
 لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ سے آدمی صرف مسلمان ہوتا ہے مومن نہیں بن سکتا۔ امام
 جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کے یہ الفاظ اعرابی سے متعلق کہ یہ ان لوگوں میں سے ہے جو
 ایمان لائے اور کبھی اپنے ایمان کو ظلم اور گناہ سے آلودہ نہیں کیا۔ شیعہ مجتہدین اور ذاکرین
 کے لیے لمحہ فکریہ ہے اور ان کو ان کے اپنے اسلام و ایمان میں غور کی دعوت دے رہے
 ہیں۔



اسی طرح کا ایک واقعہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور دیہہ ولیم کے ایک اسقف کا ہے۔ چنانچہ کتاب مجمع الفضائل جو کتاب مناقب ابن شر آشوب کا اردو ترجمہ ہے اور مترجم بھی حضرت ادیب اعظم مولانا سید ظفر حسن صاحب قبلہ، بانی و منتظم جامعہ امامیہ شیعہ کراچی ہیں، اس کتاب میں ہے کہ:

زید بن صوحان اور معصہ بن صوحان اور اصغ بن نباتہ، جابر بن شریحیل سے مروی ہے کہ فارس کے دیہہ ولیم میں ایک اسقف رہتا تھا جس کی عمر ایک سو بیس سال تھی اس سے کہا گیا کہ ایک شخص، علی، ناقوس کی تفسیر بیان کرتا ہے۔ اس نے کہا مجھے ان کے پاس لے چلو۔ میں نے یہ صفت انزع البطین کی پڑھی ہے۔ جب امیر المومنین کے پاس آیا تو وہ صفتیں آپ میں دیکھیں جو انجیل میں درج ہیں۔ اس نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اپنے ابن عم کے وصی ہیں۔ امیر المومنین نے فرمایا تو ایمان لانے کے لیے آیا میں تیری رغبت ایمان کو زیادہ کروں گا۔ اچھا تو اپنی زرہ اتار اور وہ چیز دکھا جو تیرے دونوں کندھوں کے درمیان ہے یہ سن کر اس نے کہا اشدان لا الہ الا اللہ وان محمداً عبده ورسوله اس کے بعد اس نے ایک چیخ ماری اور مر گیا حضرت نے فرمایا وہ اسلام میں بہت کم زندہ رہا اور اللہ کے جوار میں بہت رہے گا۔ (مجمع الفضائل ج 2 ص 293)

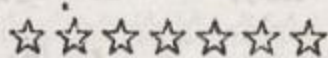
یہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی ایک عیسائی کو جو کلمہ پڑھا کر مسلمان کرتے ہیں تو شہادتین اشدان لا الہ الا اللہ وان محمداً عبده ورسوله کا ہی اقرار لیتے ہیں۔ علی ولی اللہ وصی رسول اللہ کے الفاظ آپ نے اس کو تعلیم نہیں فرمائے یہ علیحدہ بات ہے۔ کہ کلمہ شہادت پڑھنے سے پہلے جب تک وہ مسلمان و مومن نہیں ہوا تھا تو وصی وغیرہ کے الفاظ سے اپنے عقیدہ کا اظہار کرتا تھا مگر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حاضری کے بعد یہ بات واضح ہو گئی کہ توحید و رسالت کا اقرار ہی مسلمان ہونے کی نشانی ہے اور علی المرتضیٰ جیسی متقی اور پرہیزگار شخصیت نے کلمہ توحید و رسالت میں علی ولی اللہ یا وصی رسول اللہ جیسی کسی قسم کی ملاوٹ کو ہرگز ہرگز برداشت نہیں فرمایا۔

حضور ﷺ نے کس کلمہ کی تبلیغ فرمائی؟

قریش کو دعوت اسلام

فخرج رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فقام على الحجر فقال يا معشر قريش يا معشر العرب ادعواكم الى شهادة ان لا اله الا الله واني رسول الله و امركم بخلع الانداد والاصنام فاجيبوني۔

ترجمہ: پس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لائے اور پتھر پر کھڑے ہو کر فرمایا اے گروہ قریش، اے گروہ عرب! میں تمہیں لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ کی گواہی کی طرف بلاتا ہوں اور تمہیں حکم دیتا ہوں کہ کسی کو خدا کے برابر سمجھنے اور بت پرستی سے باز آجاؤ اور میری بات مانو۔ (تفسیر فی علامہ علی بن ابراہیم قمی شیعہ ج 1 ص 379 مکتبۃ النجف)



پس مسجد آمد و بر حجر اسماعیل ایستاد و بعدائے بلند ندا کرد اے گروہ قریش و اے طوائف عرب شمارا می خوانم بسوئے شہادت بوحدانیت خدا و ایمان آوردن پیغمبری من و امری کنم شمارا کہ ترک کید بت پرستی را و اجابت نمائید مرادر آنچه شمارا با می خوانم تا پادشاہان عرب گردید و گروہ عجم شمارا فرماں بردار شوند و در بہشت پادشاہاں باشید۔

پھر تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں تشریف لائے اور حجر اسماعیل کے پاس کھڑے ہو کر با آواز بلند ندا کی کہ اے گروہ قریش اور عرب کے لوگو میں تم کو خدا کی وحدانیت کے اقرار اور اپنی پیغمبری کی شہادت کی دعوت دیتا ہوں اور بت پرستی ترک کرنے کا حکم دیتا ہوں۔ میری بات مانو اور جو کچھ میں کہتا ہوں اس کو قبول کرو تو عرب و عجم کے بادشاہ بن جاؤ گے اور بہشت میں بھی سلطنت

حاصل ہوگی۔

(حیات القلوب اردو مطبوعہ امامیہ کتب خانہ
لاہور ج 2 ص 427)

(حیات القلوب فارسی مطبوعہ تہران قم، مصنفہ
علامہ مجلسی شیعہ ج 2 ص 375)

☆☆☆☆☆☆

ترجمہ: پھر وحی کی کہ اے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم لوگوں کے پاس جاؤ اور
کہو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ (صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم) کا اقرار کریں۔
(حیات القلوب اردو ج 2 ص 43)

پس وحی نمود کہ اے محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم برو بسوئے مردم و امر کن
ایشان را کہ بگویند لا الہ الا اللہ محمد رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔
(حیات القلوب فارسی ج 2 ص 4)

☆☆☆☆☆☆

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ
عنہا کو بوقت اسلام کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھایا:
اور جب حضرت خانہ خدیجہ میں داخل
ہوئے آپ کے خورشید جمال کی شعاعوں
سے سارا مکان منور ہو گیا۔ خدیجہ نے
عرض کی اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
یہ نور کیسا ہے جو میں آپ میں دیکھ رہی
ہوں۔ فرمایا یہ نور رسالت ہے۔ کہو لا الہ
الا اللہ محمد رسول اللہ انہوں نے کہا کہ
میں برسوں سے آپ کی پیغمبری کا حال
جانتی ہوں۔ پھر کلمہ شہادتین پڑھ کر
ایمان لائیں۔

وچوں داخل خانہ خدیجہ شد از شعاع
خورشید جمالش خانہ منور شد خدیجہ گفت
یا محمد ایں چہ نور است کہ در تو مشاہدہ می
کنم فرمود کہ ایں نور پیغمبری است بگو لا
الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ خدیجہ گفت
سالہا است کہ من پیغمبری ترا می دانم پس
شہادت گفت و باں حضرت ایمان آورد۔

(حیات القلوب • اردو ج 2 ص 423)

(حیات القلوب فارسی ج 2 ص 371)

☆☆☆☆☆☆

تب پہلے سب سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زوجہ محترمہ اپنی خدیجہ سے فرمایا کہ جس امید میں رات و دن رب ذوالمنن سے تم کو استدعا تھی۔ اب وہ وقت کامل اور مراد تمہاری حاصل ہے چاہئے کہ بصدق دل ایمان لاؤ اور مجھ کو رسول برحق اور فرستادہ خداوند خالق جانو۔ خدیجہ رضی اللہ عنہا یہ مژدہ جانفراں کو اسی دم مشرف باسلام ہوئیں اور شربت خوشگوار کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ سے کام و زبان اپنی کو ذائقہ ایمان کا بخشا۔ پھر حضرت نے ظاہراً حضرت علی بن ابی طالب صلوٰۃ اللہ علیہ سے بھی یہی فرمایا چونکہ وہ جناب روز و شب خدمت میں رہتے تھے اور عہد طفولیت سے لہذا کردہ الطاف سید ابرار اور فرماں بردار رسول مختار کے تھے۔ لہذا اس شیر کبریا نے بھی بصدق دل سے اقتداء کیا۔

(غزوات حیدری اردو ترجمہ جملہ حیدری مرزا باذل شیعہ ص 29 مطبع نو کشور لکھنؤ)

☆☆☆☆☆☆

جب گھر میں داخل ہوئے تو سب گھر منور ہو گیا۔ جناب خدیجہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا یہ کیسا نور ہے۔ فرمایا یہ نور نبوت ہے کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ جناب خدیجہ نے یہ کہا اور اسلام لے آئیں۔

☆☆☆☆☆☆

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھا کر ایمان بخشا حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے ایمان لانے کا ایک طویل واقعہ شیعہ محدثین نے بزبان امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ تحریر کیا ہے۔ جسے بقدر موافقت مضمون تحریر کیا جاتا ہے۔

عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ابوذر فتبعته
فدخلت فی بیت فیہ حمزۃ علیہ السلام فسلمت علیہ
وجلست فقال لی ما حاجتک فقلت هذا النبی
المبعوث فیکم فقال وما حاجتک الیہ قلت او من بہ و
اصدقہ و اعرض علیہ نفسی ولا یمرنی بشیء الا اطعته
فقال تشهد ان لا الہ الا اللہ وان محمداً رسول اللہ قال

فشہدت قال قدفعنی حمزۃ الی بیت فیہ جعفر علیہ السلام فسلمت علیہ وجلست فقال لی جعفر علیہ السلام ما حاجتک فقلت ہذا النبی المبعوث فیکم قال وما حاجتک الیہ فقلت او من بہ و اصدقہ واعرض علیہ نفسی ولا یا مرنی بشیء الا اطعته فقال تشهد ان لا الہ الا اللہ وحده لا شریک لہ وان محمدا عبده ورسوله قال فشہدت قدفعنی الی بیت فیہ علی فسلمت وجلست فقال ما حاجتک فقلت ہذا النبی المبعوث فیکم قال وما حاجتک الیہ قلت او من بہ و اصدقہ واعرض علیہ نفسی ولا یا مرنی بشیء الا اطاعته فقال تشهد ان لا الہ الا اللہ و ان محمدا رسول اللہ قال فشہدت قدفعنی الی بیت فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فسلمت وجلست فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ما حاجتک قلت النبی المبعوث فیکم قال وما حاجتک الیہ قلت او من بہ و اصدقہ ولا یا مرنی بشیء الا اطعته فقال تشهد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ فقلت اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا ابا ذر انطلق الی بلا دک فانک تجد ابن عم لک قد مات وليس لہ وارث غیرک فخذ مالہ و اقم عند اہلک حتی یتظہر امرنا قال فرجع ابو ذر فاخذ المال و اقام عند اہلہ حتی یتظہر امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

ترجمہ:

حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھر میں آنجناب ابو طالب کے پیچھے روانہ ہوا انہوں نے مجھے اس گھر

میں ہمارا جہاں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ تھے میں نے ان کو سلام کیا اور بیٹھ گیا۔ حضرت
 حمزہ نے فرمایا کیا کام ہے۔ میں نے کہا مجھے اس نبی علیہ السلام کی تلاش ہے جو تم میں بھیجے
 گئے ہیں۔ انہوں نے پوچھا تجھے ان سے کیا کام ہے میں نے کہا میں ان پر ایمان لاؤں گا اور
 تصدیق کروں گا اور اپنی جان کا نذرانہ پیش کروں گا۔ اور ان کے ہر حکم کی اطاعت کروں
 گا۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تو لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کی گواہی دے
 گا تو میں نے گواہی دی۔ پھر حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے مجھے ایسے مکان میں چھوڑا جہاں
 حضرت جعفر رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے انہیں سلام کیا اور بیٹھ گیا تو حضرت جعفر رضی اللہ
 عنہ نے مجھ سے پوچھا کہ تجھے کیا کام ہے۔ میں نے کہا یہ جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم
 میں مبعوث ہوئے ہیں مجھے ان کی تلاش ہے انہوں نے کہا تجھے ان سے کیا کام ہے۔ میں
 نے ان سے کہا میں ان پر ایمان لاؤں گا اور تصدیق کروں گا اور اپنی جان پیش کروں گا اور
 ان کے ہر حکم کی اطاعت کروں گا انہوں نے کہا کیا تو لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمد
 عبدہ ورسولہ کی گواہی دے گا۔ میں نے گواہی دی۔ پھر انہوں نے مجھے ایسے گھر میں پہنچایا
 جہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے انہیں سلام کیا اور بیٹھ گیا۔ انہوں نے بھی
 پوچھا کہ تیری کیا حاجت ہے۔ میں نے کہا مجھے اس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تلاش
 ہے جو تم میں مبعوث ہوئے ہیں۔ انہوں نے پوچھا تیری ان سے کیا حاجت ہے میں نے کہا
 میں ان پر ایمان لاؤں گا اور تصدیق کروں گا اور اپنی جان پیش کروں گا اور ان کے ہر حکم کی
 اطاعت کروں گا انہوں نے فرمایا کیا تو لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کی گواہی دے گا۔ میں
 نے گواہی دی۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھے اس گھر میں پہنچایا جہاں رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما تھے۔ میں نے سلام عرض کیا اور بیٹھ گیا۔ آپ نے
 فرمایا تیری کیا حاجت ہے؟ میں نے عرض کیا میرا مقصود وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں
 جو تم میں مبعوث ہوئے ہیں۔ آپ نے فرمایا تجھے ان سے کیا حاجت ہے میں نے عرض کیا
 میں ان پر ایمان لاؤں گا اور تصدیق کروں گا اور جو حکم کریں گے، اطاعت کروں گا تو حضور
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تو لا الہ الا اللہ و محمد رسول اللہ کی گواہی دیتا ہے۔ میں
 نے کہا میں لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کی گواہی دیتا ہوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم نے مجھے فرمایا اے ابوذر اپنے شہر واپس چلے جاؤ۔ تم اپنے بچپا زاد بھائی کو مردہ پاؤ گے

اور اس کا تمہارے سوا کوئی وارث نہیں ہے تم اس کا مال لے لینا اور جب تک ہمارا حکم ظاہر نہ ہو اپنے اہل و عیال میں ہی رہنا۔ فرمایا پھر ابوذر واپس چلے گئے اور مال لیا اور اپنے اہل و عیال کے پاس ہی ٹھہرے رہے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اعلان نبوت فرمایا۔

(اصول کافی کتاب ج 8 ص 298 الروضہ مصنفہ محمد بن یعقوب کلینی مطبع طہران بازار سلطانی)

☆☆☆☆☆☆

کلی باسناد معتبر از حضرت امام جعفر صادق
روایت کردہ است پس مرابا خود برد
بخانہ کہ در آنجا حضرت حمزہ بود براوسلام
کردم و از حاجت من پرسید ہماں جواب
گفتم گفت گواہی میدہی کہ خدا یکسبت
و محمد فرستادہ اوست گفتم اشدان لا الہ
الا اللہ وان محمداً رسول اللہ پس حمزہ مرابا
خود برو بہ خانہ کہ حضرت جعفر طیار در آن
جا بود سلام کردم و شستم و از مطلب من
سوال کرد و ہماں جواب گفتم و تکلیف
شہادتین کرد بر زبان راندم پس جعفر برد
مرا بخانہ کہ حضرت امیر المومنین در آن جا
بود و بعد از سوال و امر شہادتین آنحضرت
مرا بخانہ بردند کہ حضرت رسول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم تشریف داشتند سلام کردم
و شستم و از حاجت من سوال نمودند و
کلمہ شہادتین تلقین فرمودند۔ و چون
شہادتین گفتم فرمودند کہ ابوذر بجانب
وطن خود برد و تارفتن تو پسر عمی از تو فوت

کلینی نے معتبر اسناد سے حضرت صادق
سے روایت کی ہے تو مجھے اپنے
ساتھ وہاں لے گئے جس گھر میں حضرت
حمزہ رضی اللہ عنہ تھے میں نے ان کو
سلام کیا انہوں نے میری غرض دریافت
کی میں نے وہی جواب دیا تو انہوں نے
فرمایا کہ کیا تم شہادت دیتے ہو کہ خدا
ایک ہے اور محمد اس کے رسول ہیں میں
نے کہا اشدان لا الہ الا اللہ وان محمداً
رسول اللہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ مجھے
اس گھر میں لے گئے جس میں حضرت
جعفر طیار رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے
ان کو سلام کیا انہوں نے بھی میری غرض
دریافت کی میں نے وہی جواب دیا انہوں
نے شہادتین کی خواہش کی۔ میں نے کلمہ
شہادتین پڑھا تو حضرت جعفر رضی اللہ
عنہ مجھے امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ
کے گھر لے گئے انہوں نے بھی سوال
کے بعد شہادتین کا اقرار لیا اور مجھے اس

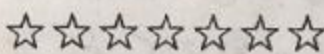
شدہ خواہد بود کہ بغیر از تو وارثے نہ داشتہ
 باشد مال او بگیری و نزد اہل و عیال خود باش
 تا امر نبوت ظاہر گردد۔ آخر بنزد بابایا چوں
 ابوذر بوطن خویش باز آمد پسر عمش فوت
 شدہ بود و مال اورا بتصرف در آورده کمشت
 نمود تا ہنگامی کہ حضرت بمدینہ ہجرت نمود
 و امر اسلام رواج گرفت و در مدینہ
 خدمت حضرت مشرف شد۔

مکان میں لے گئے جہاں رسول خدا صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما تھے میں
 نے سلام کیا اور بیٹھ گیا۔ حضرت نے بھی
 میرا مدعا دریافت کیا اور کلمہ شہادین کی
 تلقین فرمائی۔ میں نے کلمہ شہادتین کا
 اقرار کیا تو حضرت نے فرمایا اے ابوذر
 اپنے وطن واپس جاؤ تمہارے پہنچنے تک
 تمہارے چچا زاد بھائی کا انتقال ہو چکا ہوگا
 اور تمہارے سوا اس کا کوئی اور وارث نہ
 ہوگا۔ اس کا مال لے لو اور اپنے اہل و
 عیال کے پاس رہو یہاں تک کہ میں اپنی
 نبوت کا اعلان کروں۔ پھر میرے پاس
 چلے آنا۔ غرض ابوذر رضی اللہ عنہ اپنے
 وطن واپس آئے تو ان کے چچا زاد بھائی کا
 انتقال ہو گیا تھا انہوں نے ان کے تمام
 مال و اسباب پر قبضہ کیا اور وہیں مقیم
 رہے یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ کی طرف ہجرت
 کی اور دین اسلام رائج ہوا تو وہ مدینہ میں
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
 خدمت میں حاضر ہوئے۔

حیات القلوب اردو ج 2 ص 965

حیات القلوب فارسی ج 2 ص 919 خاتم

المدین ملا باقر مجلسی طہرانی ایرانی شیعہ



پس حضرت علی رضی اللہ عنہ مجھے اس گھر میں لے گئے جہاں رسول تھے۔ حضرت نے فرمایا تم کیسے آئے؟ میں نے کہا آپ پر ایمان لانے اور تصدیق کرنے کے لیے۔ فرمایا کہو اشدان لا الہ الا اللہ وان محمداً رسول اللہ میں نے یہ کلمات زبان پر جاری کیے۔ حضرت نے فرمایا اب تم اپنے شہر کو جاؤ تمہارا بھائی مر گیا ہے۔ اس کا مال اپنے قبضہ میں کرو اور وہیں رہو جب تک اعلان رسالت کا حکم ہو، اللہ دنیا و آخرت میں تمہاری مدد کرے گا۔ جب میں وطن گیا تو جیسا حضرت نے فرمایا تھا ویسا ہی پایا۔ ترجمہ مناقب علامہ ابن شہر آشوب شیعہ ج 1 ص 38) تبصرہ: کتاب ”کلمہ علی ولی اللہ“ جس کے مندرجات پر سیر حاصل بحث تو ان شاء اللہ العزیز آئندہ صفحات میں کی جائے گی۔ اس کتاب کے مصنف صاحب، جو ماشاء اللہ ایم۔ اے بھی ہیں اور ساتھ ساتھ تاج الافاضل بھی ہیں کتاب کے صفحہ نمبر 8 پر اپنے مخصوص فاضلانہ انداز میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

”میرے عرض کرنے کا مقصد صرف یہ ہے کہ کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے اقرار پر نہ اسلام ہی مکمل ہوتا ہے نہ ایمان“ نعوذ باللہ

گزشتہ صفحات جن کا حوالہ جات کا ماخذ ہی کتب اہل تشیع ہیں۔ تاج الافاضل صاحب کے فاضلانہ انداز تحریر کو نہایت خوب صورتی سے اجاگر کر رہی ہیں کہ:

1:- حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وحی کی جاتی ہے کہ لوگوں کو کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھائیں۔

2:- گروہ قریش کو بلایا جاتا ہے اور جنت کی بشارت دی جاتی ہے تو اسی کلمہ پاک کے ساتھ۔

3:- ام المومنین سیدہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے ساتھ ہی دولت ایمان سے سرفراز فرماتے ہیں۔

4:- شیر کبریا حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی اقتداء میں یہی کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہی پڑھتے ہیں۔

5:- حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ جو حقیقی معنوں میں شیر خدا شیر رسول اور سید الشہداء ہیں (ملاحظہ ہو اصول کافی ج 1 ص 137) نے

بھی یہی کلمہ پاک لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہی پڑھا۔

حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ جنہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو سبز پروں کے ساتھ جنت میں اڑنے والا فرمایا انہوں نے بھی یہی کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہی پڑھا۔

یاد رہے کہ ”علی و حمزہ و جعفر (رضی اللہ عنہم) از اہل بیت من اند“ انہی بزرگوں سے متعلق یہ الفاظ شیعہ کتب میں موجود ہیں (حیات القلوب ج 2، ص 863)۔
 حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ جن کے متعلق (بقول شیعہ) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا آسمان نے سایہ نہیں ڈالا اور زمین نے بوجھ نہیں اٹھایا کسی شخص کا جو ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے زیادہ سچا ہو۔ (حیات القلوب فارسی ص 924) انہوں نے بھی جب بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر ایمان لانے کی خواہش ظاہر کی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں بھی کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھا کر ہی ایمان میں داخل فرمایا۔

حیرت کی بات ہے کہ ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا اسلام و ایمان اسی کلمہ پاک سے ہو، حضرت علی رضی اللہ عنہ اسی کلمہ پاک کو پڑھ کر ایمان لائیں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ یہی کلمہ پاک پڑھیں۔ حضرت حمزہ و حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہما بھی یہی کلمہ پڑھیں کہ جس میں علی ولی اللہ کے الفاظ کی کوئی ادنیٰ رمت بھی موجود نہیں، اور بے چارے تاج الافاضل ہیں کہ ان کا نہ اسلام مکمل ہوتا ہے نہ ایمان، جب تک اصلی اور اجماعی کلمہ کے ساتھ اپنا من پسند کلمہ علی ولی اللہ نہ شامل کر لیں (چہ خوب) کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت خدیجۃ الکبریٰ، حضرت علی المرتضیٰ، اپنے چچا حمزہ و جعفر اور ابوذر غفاری رضی اللہ عنہم اور جمیع امت کا ایمان عزیز نہ تھا کہ ان کو اس کلمہ علی ولی اللہ کے ساتھ ملانے سے محروم رکھا۔

شیفتہ صاحب خدا لگتی کہنا کیا آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور اپنی ماں، ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ سے بھی ناراض تو نہیں ہو گئے کہ انہوں نے بروقت آپ کے پسندیدہ کلمہ علی ولی اللہ کی وکالت کیوں نہیں کی۔

اور ایمان کی بات کہنا، خدا نہ کرے نہ کیا، بالفرض اگر آپ کو بھی وہ زمانہ حاصل ہو جاتا اور آپ بھی اس نورانی و مقدس رسول کی بارگاہ میں حاضر ہوتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب یہ کلمہ پاک لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھا رہے ہوتے، آپ انہیں اپنے پسندیدہ کلمہ علی ولی اللہ بھی ساتھ شامل کرنے کا مشورہ دیتے یا نہ۔

اور ظاہر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وحی ربانی کے مطابق اسی کلمہ پاک لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی تبلیغ پر مامور و پابند تھے۔ آپ کا مشورہ تو ماننے سے رہے اور آپ کو بھی جب اپنا کلمہ علی ولی اللہ ہی پسند ہے تو کیا آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات مان لیتے یا اپنی ہٹ دھرمی پر قائم رہتے ہوئے فاخرج کا خطاب حاصل کر کے واپس تشریف لے آتے۔

شیفۃ صاحب ایمان اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضا کے مطابق چل کر ہی حاصل ہو سکتا ہے، خدا کرے وہ سب کو نصیب قسمت ہو۔ (آمین)

☆☆☆☆☆☆

انبیاء سابقین علیہم السلام کے کلموں میں بھی اوصیاء کا ذکر نہ تھا

اگر بزعیم شیعہ حضرات علی رضی اللہ عنہ کو وصی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مان بھی لیا جائے تو اس بات سے بھی کلمہ علی ولی اللہ ثابت کرنا خلاف سنت الہیہ و خلاف انبیاء سابقین ہے چنانچہ شیعہ حضرات کی معتبر کتابوں حیات القلوب ۱، تحفۃ العلوم ۲، نماز امامیہ ۳ میں کلمہ لا الہ الا اللہ ابراہیم خلیل اللہ لا الہ الا اللہ موسیٰ کلیم اللہ لا الہ الا اللہ عیسیٰ روح اللہ تو موجود ہے مگر ان کے ساتھ کسی وصی ولی اللہ کا ذکر نہیں ہے۔

اگر کلمہ میں وصی کا ذکر جز کلمہ ہوتا تو انبیاء سابقین علیہم السلام کے اوصیاء کا ذکر بھی ضرور ان کے کلموں میں شامل ہوتا۔

انبیاء سابقین علیہم الصلوٰۃ والسلام اور کلمہ

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

حضرت آدم علیہ السلام:

و در حدیث دیگر از حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منقول است کہ چون آدم علیہ السلام از آں درخت خورد و بسوئے آسمان بلند کرد و گفت سوال میکنم از تو بحق محمد کہ مرا رحم کنی پس حق تعالی وحی کرد بسوئے او کہ محمد کیست آدم گفت خداوند اچوں مرا آفریدی نظر نمود بسوئے عرش تو و دیدم کہ در آں نوشته بود لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پس دانستم کہ احد لے قدرش عظیم ترینست از آں کہ نام او را بانام خود قرار داده پس خدا وحی نمود کہ اے دم او آخر پیغمبران است از ذریت تو اگر او نمی بود ترا خلق نمی کردم۔

اور دوسری حدیث میں انہی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جب آدم علیہ السلام نے درخت ممنوعہ سے کھلایا تو سر آسمان کی جانب بلند کر کے عرض کی کہ اے پالنے والے میں تجھ سے بحق محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوال کرتا ہوں کہ مجھ پر رحم فرما خداوند عالم نے ان پر وحی کی کہ محمد کون ہیں۔ عرض کی پالنے والے جب تو نے مجھے خلق فرمایا تو میں نے عرش کی جانب دیکھا جس پر لکھا تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ تو میں نے سمجھا کہ کسی اور کی ایسی قدر و منزلت تیرے نزدیک نہیں ہے کہ اپنے نام کے ساتھ تو نے ان کے نام کو جمع کر دیا ہے تو خدا نے ان کو وحی فرمائی کہ اے آدم وہ تمہاری ذریت سے ہیں اور سب سے آخری پیغمبر ہیں۔ اگر

وہ نہ ہوتے تو میں تم کو خلق نہ کرتا۔

(حیات القلوب اردو ج 2 ص 250)

(حیات القلوب فارسی ج 2 ص 202)

حضرت ابراہیم علیہ السلام:

فالتقى معه جبرئيل في الهواء وقد وضع في
المنجنيق فقال يا ابراهيم هل لك الى حاجه فقال
ابراهيم اما اليك فلا واما الى رب العالمين فنعم فدفع
اليه خاتما عليه مكتوب لا اله الا الله محمد رسول الله
الجات ظهري الى الله واسندت امرى الى الله وفوضت
امرى الى الله۔

ترجمہ:

پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام سے جبریل امین علیہ السلام نے ہوا میں ملاقات کی اور
اس وقت ابراہیم علیہ السلام کو گوپھن میں رکھ دیا گیا تھا اور کہا اے ابراہیم علیہ السلام کیا
آپ کو مجھ سے کوئی حاجت ہے تو ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا تم سے کوئی حاجت نہیں ہے
ہاں خدا سے ضرور ہے۔ پس جبرائیل علیہ السلام نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ایک
انگوٹھی دی جس پر لا اله الا الله محمد رسول الله کے ساتھ الجات
ظہری الى الله واسندت امرى الى الله وفوضت امرى الى
الله لکھا ہوا تھا۔ (تفسیر قمی شیعہ ج 2 ص 73)

اس وقت جبریل نے حضرت ابراہیم علیہ
السلام سے ہوا میں ملاقات کی جبکہ وہ
منجنیق سے جدا ہو چکے تھے اور پوچھا کہ
اے ابراہیم علیہ السلام کوئی حاجت مجھ
سے ہے آپ نے فرمایا کوئی حاجت تم
نے نہیں ہے لیکن عالموں کے پروردگار

پس جبریل ابراہیم را ملاقات کرد در میاں
ہوا کہ از منجنیق جدا شدہ بود و گفت اے
ابراہیم آیا ترا بسوئے من حاجت ہست
فرمود اما بسوئے تو حاجت ندارم و بسوئے
پروردگار عالمیان دارم پس انگشتی با او
داد کہ بر آں نقش کردہ بودند لا اله الا

سے میری حاجت ضرور ہے، اس وقت
جبریل نے ان کو ایک انگوٹھی دی جس پر
نقش تھا لا الہ الا اللہ محمد
رسول اللہ الجات ظہری
الی اللہ واسندت ظہری
الی اللہ و فوضت امری
الی اللہ پھر خدا نے آگ کو وحی کی
کہ کونسی بردا یعنی ٹھنڈی ہو جا۔

(حیات القلوب اردو ج ۱ ص 220)

اللہ محمد رسول اللہ
الجات ظہری الی اللہ
واسندت امری الی اللہ و
فوضت امری الی اللہ پس
من تعالیٰ وحی فرمود با آتش کونی
بردا یعنی باش سرد۔

(حیات القلوب فارسی ج ۱ ص 173)

حضرت موسیٰ اور حضرت خضر علیہما السلام:

حضرت موسیٰ علیہ السلام اور خضر علیہ السلام نے جو دو یتیم لڑکوں کی دیوار بنائی اور
گری ہوئی دیوار کو بنانے کی وجہ جو خضر علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام کے سامنے بیان
کی۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں اسے یوں بیان فرمایا ہے واما الجدار فکان
لغلمین یتیمین فی المدینۃ وکان تحتہ کنز لہما
وکان ابوہما صالحا (رہی وہ دیوار، وہ شہر کے دو یتیم لڑکوں کی تھی اور اس
کے نیچے ان کا خزانہ تھا اور ان کا باپ نیک آدمی تھا) (پارہ 16 سورہ کف آیت نمبر 82)
کنز یعنی وہ خزانہ جو دیوار کے نیچے تھا وہ کیا چیز تھی؟ کتب احادیث و تفاسیر اہل سنت
میں بے شمار حوالہ جات ہیں کہ وہ سونے کی بنی ہوئی ایک تختی تھی جس پر کلمہ طیبہ لا
الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا مگر اس وقت صرف شیعہ حضرات
کی کتابوں سے ہی استفادہ مناسب رہے گا۔

وقیل کان لوحا من ذهب وفیہ مکتوب عجا لمن
یومن بالقدر کیف یحزن عجا لمن ایقن بالرزق کیف
یتعب عجا لمن ایقن بالموت کیف یفرح عجا لمن
یومن بالحساب کیف یغفل عجا لمن رای الدنیا و

تقلبها باهلها كيف يطمئن اليها لا اله الا الله محمد
رسول الله (صلى الله عليه وسلم) عن ابن عباس والحسن وروى
ذاك عن ابي عبد الله عليه السلام

ترجمہ :

کہا گیا ہے کہ وہ خزانہ سونے کی ایک تختی تھی جس میں لکھا ہوا تھا۔ تعجب ہے اس
شخص پر جو قضا و قدر پر ایمان رکھے اور غمگین ہو۔ تعجب ہے اس شخص پر جسے رزق ملنے کا
یقین ہو اور مشکل میں پڑے۔ تعجب ہے اس پر جسے موت کا یقین ہو وہ کس طرح خوش
رہتا ہے۔ تعجب ہے اس شخص پر جو حساب پر ایمان رکھنے کے باوجود غافل رہتا ہو۔ تعجب
ہے اس پر جو دنیا کے تغیر و تبدل کو دیکھ کر بھی دنیا میں مطمئن رہتا ہو۔ لا اله الا الله
محمد رسول الله حضرت عبد اللہ بن عباس و حسن بصری رضی اللہ عنہم کے علاوہ
اسے امام جعفر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کیا گیا ہے۔ (تفسیر مجمع البیان ج 6 ص 488)

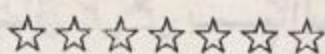
و ہمیں مروی از حضرت امام ابی عبد اللہ
علیہ السلام می باشد یعنی کنز مذکور لوحے
بود از طلا و دریاں مکتوب بود تعجب است
از کسے کہ قضاء و قدر ایمان آورد پس
چگونه محزون میشود و تعجب است از کسے
کہ ایمان و ايقال برزق دارد پس چگونه
تعجب می کند و عجب است از کسے کہ
بموت ایمان و ايقال دارد پس چگونه
مسرور و خوش حال میشود و تعجب است از
کسے کہ بہ یوم الحساب ایمان آورده باشد
پس چگونه غافل میشود و تعجب است از
کسے کہ تقلب دنیا و اہل آن را مشاہدہ
نماید پس چگونه باں مطمئن میباشد و در ختم

اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام
سے بھی یہی روایت کیا گیا ہے یعنی مذکورہ
خزانہ سونے کی ایک تختی تھی اور اس
میں لکھا ہوا تھا تعجب ہے اس شخص سے
جو قضا و قدر پر ایمان لایا پھر کس طرح
غمگین رہتا ہے۔ تعجب ہے اس شخص
سے کہ جو اللہ کی طرف سے رزق ملنے کا
ایمان اور یقین رکھے اور پھر کس طرح
تعجب کرتا ہے اور تعجب ہے اس شخص
سے کہ موت پر ایمان و یقین کے بعد
کس طرح خوش حال و مسرور رہتا ہے
تعجب ہے اس شخص سے کہ قیامت پر
ایمان بھی رکھتا ہو اور غافل بھی رہتا ہو

ایں عبارت نوشتہ بود لا الہ الا اللہ
محمد رسول اللہ

تعجب ہے اس شخص سے کہ دنیا اور اہل
دنیا کی تبدیلی کو دیکھتا ہے اور پھر کس
طرح اس دنیا کے ساتھ اطمینان بھی
حاصل کرتا ہے اور اس عبارت کے آخر
میں لکھا ہوا تھا لا الہ الا اللہ
محمد رسول اللہ

(تفسیر لوامع التزیل سید علی الحارثی القمی الرضوی لاہوری پارہ 16 ص 25)



ہسند ہائے معتبر بسیار از حضرت امیر
المومنین علیہ السلام و امام زین العابدین و
امام محمد باقر و امام جعفر صادق و امام رضا
صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین منقول است کہ
تبع آں دو پسر کہ در زیر دیوار بود اوتی بود
از طلاء کہ ایں مواظظ در آں نوشتہ بودند
لا الہ الا اللہ محمد رسول
اللہ

بہت سی معتبر سندوں کے ساتھ حضرت
امیر المومنین (علی) اور امام زین العابدین
اور امام محمد باقر اور امام جعفر صادق اور
امام رضا علیہم صلوٰۃ اللہ سے منقول ہے
کہ جو خزانہ ان دونوں لڑکوں کا اس
دیوار کے نیچے تھا وہ سونے کی ایک تختی
تھی جس پر کلمہ اور موعظہ نقش تھا لا
الہ الا اللہ محمد رسول
اللہ اور پھر اس کے بعد وہی نصیحتیں
درج ہیں۔

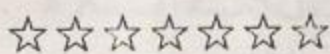
(حیات القلوب اردو ج 1 ص 500)

(میات القلوب فارسی ج 1 ص 393)

عن ابی عبد اللہ علیہ السلام انہ قال کان ذالک
الکنز لو حامن ذہب فیہ مکتوب بسم اللہ لا الہ الا اللہ
محمد رسول اللہ

ترجمہ: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ وہ خزانہ ایک سونے کی

تختی تھی جس میں لکھا ہوا تھا بسم اللہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔
(تفسیر تہج 2 ص 40)



لوح من ذهب فيه مكتوب بسم الله الرحمن الرحيم
لا اله الا الله محمد رسول الله
ترجمہ:

وہ ایک تختی تھی سونے کی جس میں بسم اللہ الرحمن الرحیم کے
بعد لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا اور اس کے بعد ویسی ہی
نصیحتیں درج ہیں۔ (رجال الکشی ص 498 مطبوعہ کربلاء)

کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور ملائکہ کرام علیہم السلام:

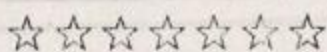
وچوں نہ ماہ گزشت حق تعالیٰ بملائکہ ہر
آسمان وحی نمود کہ فرو روید بسوئے زمین
پس وہ ہزار ملک نازل شدند و بدست ہر
ملک قذیلے از نور بود روشنی می داد بے
روغن و بر ہر قذیلے نوشته بود لا الہ
الا اللہ محمد رسول اللہ
و بر دور کعبہ معظمہ ایتادند و می گفتند
ایں نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
است۔

اور جب (حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو اپنی والدہ ماجدہ کے پیٹ مبارک میں)
نومینے گزر گئے خدا نے ہر آسمان کے
فرشتوں کو وحی فرمائی کہ زمین پر جاؤ تو
دس ہزار فرشتے نازل ہوئے، ہر فرشتے
کے ہاتھ میں نور کی ایک قذیل تھی جن
سے بغیر تیل کے روشنی ظاہر ہوتی تھی
اور ہر قذیل پر لا الہ الا اللہ
محمد رسول اللہ (صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم) لکھا ہوا تھا۔ وہ فرشتے مکہ
معظمہ کے گرد جمع ہوئے اور کہتے تھے کہ
یہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کا نور ہے۔

(حیات القلوب اردو ج 2 ص 126)

(حیات القلوب فارسی ج 2 ص 82)



(حضور ﷺ کی ولادت پاک کے بعد)
ثلاث رات گزرنے کے بعد بحکم خدا
جناب جبریل علیہ السلام بہشت سے چار
علم لائے، سبز علم کوہ قاف پر نصب
کیا جس پر سفید حرفوں سے دو سطروں
میں لا الہ الا اللہ محمد
رسول اللہ لکھا ہوا تھا۔ دوسرے
علم کو کوہ ابو قیس پر نصب کیا جس کے
دو پھریرے تھے پہلے پر لا الہ الا
اللہ اور دوسرے پر لا دین الا
دین محمد ابن عبداللہ
تحریر تھا۔ تیسرا علم بام کعبہ پر کھڑا کیا جس
پر طوبی لمن امن باللہ
وبمحمد والویل لمن
کفر بہ ورد علیہ حرفا
مما یاتی بہ من عند ربہ
چوتھے علم کو بیت المقدس پر نصب کیا
جس پر لا غالب الا اللہ
والنصر للہ ولمحمد
ہوا تھا۔

پوں ثلث شب گزشت حق تعالیٰ جبریل
را امر فرمود کہ چار علم از بہشت بزمیں
آورد و علم سبز را بر کوہ قاف نصب کرد و
بر آن علم سفیدی دو سطر نوشتہ بود لا
الہ الا اللہ محمد رسول
اللہ و علم دوم را بر کوہ ابو قیس
نصب کرد و آن علم دو شقہ داشت و
بریک شقہ نوشتہ بود لا الہ الا اللہ و
بر شقہ دیگر نقش کردہ بودند لا دین الا
دین محمد بن عبداللہ و
علم سیم را بر بام کعبہ زد و بر آن نوشتہ
بودند طوبی لمن امن باللہ
وبمحمد و الویل لمن
کفر بہ و رد بہ علیہ
حرفا مما یاتی بہ من عند
ربہ چہارم را بر بیت المقدس زد و بر آن
نوشتہ بودند لا غالب الا اللہ
والنصر للہ ولمحمد

(حیات القلوب اردو ترجمہ ج 2 ص 128)

(حیات القلوب فارسی ج 2 ص 84)

حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی مبارک پر

کلمہ میں بھی ”علی ولی اللہ“ نہ تھا

و بسند معتبر دیگر از حضرت صادق علیہ السلام منقول است کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو انگشتی داشت بر یکے نوشته بود لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ و برد گیرے نوشته بود صدق اللہ

(حیات القلوب فارسی ج 2 ص 156)

دوسری معتبر حدیث میں حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دو انگوٹھیاں تھیں ایک پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا تھا دوسری پر صدق اللہ تحریر تھا۔

(حیات القلوب اردو ج 2 ص 202)



کان یا مر بالمعروف وینہی عن المنکر بلغ عمره ثلاثا وستین سنتہ ولم یخلف بعده الا خاتما مکتوب علیہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ترجمہ:

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اچھے کاموں کا حکم فرمایا کرتے اور برے کاموں سے منع فرمایا کرتے تھے آپ کی عمر تریسٹھ سال کو پہنچی تھی اور آپ نے اپنے پیچھے صرف ایک انگوٹھی مبارک چھوڑی جس پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا۔

(تفسیر قمی ج 2 ص 271)

قلم نے بھی کلمہ ”علی ولی اللہ“ نہیں لکھا

بلکہ ”لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ“ ہی لکھا

واسوئے قلم وحی نمود کہ بنویس توحید مرا
پس قلم ہزار سال مدہوش گردید از
شنیدن کلام الہی و چوں بہ ہوش باز آمد
گف پروردگار اچہ بنوتم فرمود بنویس
لا الہ الا اللہ محمد رسول
اللہ پس چوں قلم نام محمد صلی اللہ علیہ
وسلم را شنید مسجود افتاد و گفت
سبحان الواحد القہار
سبحان العظیم الاعظم
پس سر برداشت و شہادتین را نوشت

اور قلم کو وحی فرمائی کہ میری توحید لکھ
وہ کلام الہی سن کر ہزار سال تک مدہوش
رہا۔ جب ہوش میں آیا تو عرض کیا اے
پالنے والے کیا لکھوں فرمایا لکھو لا الہ
الا اللہ محمد رسول اللہ
جب قلم نے نام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سنا تو سجدہ میں گر پڑا اور کہا
سبحان الواحد القہار
سبحان العظیم الاعظم
پھر سر اٹھا کر شہادتیں یعنی لا الہ الا اللہ محمد
رسول اللہ تحریر کیا۔

(حیات القلوب اردو ج 2 ص 49)

(حیات القلوب فارسی ج 2 ص 10)

نیز (جلاء العیون اردو ناشر شیعہ جنرل بک ایجنسی لاہور ج 1 ص 57)

ایمان کلمہ ”لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ“ کا ہی نام ہے۔

عن جمیل بن دراج قالت سالت ابا عبد اللہ علیہ
السلام عن الایمان فقال شہادة ان لا الہ الا اللہ و ان محمدا
رسول اللہ

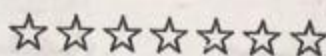
جمیل بن دراج نے کہا میں نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا ایمان

کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دینا۔
(اصول کافی عربی مطبوعہ نو کشور لکھنؤ ج 1 ص 382)

اللہ تعالیٰ انہیں لوگوں پر راضی ہوتا ہے جو ”لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ“
پڑھتے ہیں۔

فاما اللتان ترضون اللہ بہما فشهادة ان لا الہ الا اللہ
وانی رسول اللہ
ترجمہ:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ دو چیزیں جن سے اللہ تعالیٰ راضی
ہوتا ہے لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ کی گواہی دینا ہے۔
(تفسیر مجمع البیان اہل تشیع ج 2 ص 276 مطبوعہ بیروت لبنان)
(من لا یحضرہ الفقیہ اہل تشیع مطبوعہ طہران ج 2 ص 59)



مدینہ پاک میں پہلے جمعۃ المبارک کے خطبہ میں

بھی کلمہ پاک میں ”علی ولی اللہ“ نہیں پڑھا گیا۔

وكانت هذه الجمعة اول جمعة جمعها رسول الله
صلى الله عليه وآله وسلم في الاسلام فخطب في هذه
الجمعة وهي اول خطبة خطبها بالمدينة فيما قيل
فقال الحمد لله احمده واستعينه واستغفره
واشهد به واومن به ولا اكفره واعادى من يكفره واشهد
ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمد عبده

اور یہ اسلام میں پہلے جمعہ تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑھایا اور اس جمعہ المبارک میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ دیا اور یہی وہ خطبہ ہے جس کے بارے میں کہا گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مدینہ پاک میں یہ پہلا خطبہ ہے جس میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا الحمد لله احمدہ واستعینہ اشهد ان لا آله الا الله وحده لا شریک له واشهد ان محمدا عبده ورسوله۔

(تفسیر مجمع البیان ج 10 ص 286 مطبع بیروت لبنان)

☆☆☆☆☆☆

جو شخص یہ کلمہ ”لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ“

پڑھے اس پر آتش دوزخ حرام ہے۔

جنگ تبوک میں مسلمانوں پر بھوک کا غلبہ ہوا، لوگوں نے کہا اگر آپؐ ہمارے پاس ہم اونٹ نحر کر دیں۔ فرمایا فرش بچھاؤ۔ پھر آپؐ نے دعا فرمائی۔ ایک شخص مٹھی بھر کھجوریں لایا، دوسرا کچھ اور لایا، تیسرا مٹھی بھر دوسری غذا لایا اور یہ سب چیزیں فرش پر رکھ دیں پھر حضرتؐ نے دعا کر کے فرمایا اپنے اپنے برتن بھر لو۔ پس لشکر کا کوئی آدمی ایسا نہ رہا جس نے اپنا برتن پر نہ کر لیا اور ہر ایک نے شکم سیر ہو کر کھا لیا۔ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہواشہدان لا الہ الا الله واشہدان محمدا رسول الله

فرمایا جو یہ کلمہ زبان پر جاری کرے۔ آتش دوزخ اس پر حرام ہے۔

(مجمع الفضائل اردو ترجمہ مناقب علامہ ابن شہر آشوب ج 1 ص 39)

☆☆☆☆☆☆

جو کلمہ ”لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ“

پڑھ لے اس سے جنگ نہیں۔

علی بن ابراہیم نے روایت کی ہے کہ جب جناب رسول اللہ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنگ خیبر سے واپس آئے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو ایک لشکر کے ساتھ فذک کے اطراف میں یہودیوں کے ایک شہر پر بھیجا کہ ان کو دعوت اسلام دیں۔ انہی شہروں میں سے کسی شہر میں ایک مرد یہودی رہتا تھا جس کو مرد اس بن نہیک فذک کہتے تھے۔ جب اس نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لشکر کو مشاہدہ کیا اس نے اپنا تمام مال و اسباب اور اہل و عیال کو جمع کیا اور سب کو لے کر پہاڑ پر چلا گیا اور وہاں سے اشهد ان لا الہ الا اللہ و اشهد ان محمدا رسول اللہ کا نعرہ لگاتا رہا۔ اسامہ رضی اللہ عنہ نے اس کے اسلام کو باور نہ کیا اور نیزہ مار کر اس کو مار ڈالا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں

علی بن ابراہیم روایت کردہ است کہ چون حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از جنگ خیبر مراجعت نمود اسامہ بن زید را بالشکرے بسوئے بعضے از شہر ہایہود فرستاد در ناحیہ فذک کہ ایشاں را بسوئے اسلام دعوت نمایند و در بعضے از اں شہر ہا مردے از یہود بود کہ اور امرد اس بن نہیک فذک کی می گفتند چون لشکر حضرت را دید اہل و مال خود را جمع کرد بناحیہ کوہ رفت و عرض کر اشهد ان لا الہ الا اللہ و اشهد ان محمدا رسول اللہ پس اسامہ باسلام او اعتنا نکرد و نیزہ بر او زدو اور را کشت و قتیکہ بخد مت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برگشت و واقعہ را عرض کرد حضرت فرمود چرا کشتی مردے را کہ کلمہ اسلام گفت اسامہ عرض کرد یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کلمہ را از ترس کشتہ شدن گفت فرمود تو پردہ دل اور اشکافتی

کہ ہائی از ترس گفت و تو را بادل او چکار
اسد پس حق تعالیٰ اس آیہ را فرستاد
و لا تقولوا لمن القی
الیکم السلام لست
مومنا۔

واپس آئے اور واقعہ بیان کیا۔ حضرت
(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا جب
اس نے کلمہ اسلام زبان پر جاری کیا تو تم
نے اسے کیوں قتل کیا۔ اسامہ رضی اللہ
عنه نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اس نے قتل کے خوف
سے کلمہ پڑھا تھا۔ حضرت (صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم) نے فرمایا کیا تو نے اس کے
دل کو چیر کر دیکھا تھا کہ وہ خوف سے کلمہ
پڑھ رہا ہے۔ تجھ کو اس کے دل سے کیا
واسطہ تھا۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی
و لا تقولوا لمن القی
الیکم السلام لست
مومنا

(حیات القلوب اردو ج 2 ص 671)

(حیات القلوب اردو ج 2 ص 616)



قیامت کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور علی رضی اللہ عنہ

کے جھنڈا پر بھی کلمہ ”علی ولی اللہ“ نہیں ہوگا۔

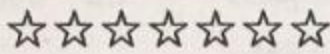
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد
فرمایا کہ قیامت کے دن میں نور کا لباس

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
فرمود کہ من در آنروز بیایم و جامہ اے

از نور پوشیدہ باشم و تاج پادشاهی و اکیل
کرامت بر سر داشته باشم و علی ابن ابی
طالب، علیہ السلام در پیش روئی من رود و
لواو علم در دست او باشد و آل لواء
حمداست و براں لواء نوشته باشد کہ لا
اله الا الله محمد رسول
الله المفلحون هم
الفائزون بالله۔

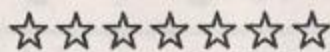
پہنے ہوئے اور سر پر بادشاہی اور بزرگی کا
تاج پہنے ہوئے آؤں گا اور حضرت علی
علیہ السلام میرے آگے منہ کے سامنے
چلیں گے اور جھنڈا ان کے ہاتھ میں ہوگا
اور وہ لواء حمد ہے اور اس جھنڈے پر
لکھا ہوا ہوگا لا اله الا الله
محمد رسول الله فلاح یافتہ
لوگ ہی مراد کو پہنچنے والے ہیں اللہ کی
مدد کے ساتھ۔

حق یقین علامہ محمد باقر مجلسی شیعہ ج 2 ص 446 مطبوعہ تہران



حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ روز قیامت آدم (علیہ
السلام) اور ان کی تمام اولاد میرے رایت (جھنڈا) کے سایہ میں ہوگی جس کا طول ایک ہزار
سال کی راہ ہوگا۔ اس کی سنان یا قوت سرخ کی ہوگی اور لکڑی براق چاندی کی ہوگی اور اس
کا نیچے کا حصہ سبز موتی کا ہوگا اس کی تین ڈوریاں ہوں گی۔ ایک مشرق کی طرف ایک
مغرب کی طرف اور تیسری وسط دنیا میں۔ ان پر تین سطریں لکھی ہوں گی پہلی بسم
الله الرحمن الرحیم دوسری الحمد لله رب العلمین تیسری لا
اله الا الله محمد رسول الله۔

(مجمع الفضائل ترجمہ مناقب ابن شہر آشوب ج 2 ص 440)

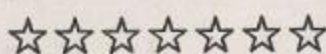


Www.Ahlehaq.Com

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی زبانی آسمانوں کی کنجی پر بھی کلمہ

”لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ“ ہے ”علی ولی اللہ“ نہیں ہے۔

گفتند کلید آنها چیت گفت گواہی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ است۔
 علماء یسود نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آسمانوں کی کنجی کیا ہے؟
 فرمایا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا اقرار۔
 (حیات القلوب فارسی ج 1 ص 663) (حیات القلوب اردو ج 1 ص 874)



حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مہربوت ”لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ“ تھی۔

اس میں ”علی ولی اللہ“ نہیں تھا۔

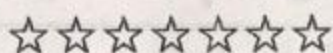
پس اسرافیل مہرے بیرون آورد کہ درود و سطر نوشته بود لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پس آں مہر را بر میان دو کتف آنحضرت گذاشت تا نقش گرفت۔
 پھر اسرافیل علیہ السلام نے ایک مہر نکالی جس پر دو سطروں میں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا اور آپ کے دونوں شانوں کے درمیان نقش کیا۔
 (حیات القلوب فارسی ج 2 ص 105) (حیات القلوب اردو ج 2 ص 149)

دور مہرے پیغمبری کہ در میان دو کتف اوست دو سطر نوشته است سطر اول ”لا الہ الا اللہ“ سطر دوم ”محمد رسول اللہ“۔
 اس کے (یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم) دونوں شانوں کے درمیان پیغمبری کی دو مہر ہیں جن میں دو سطروں میں لکھا ہوا

ہے۔ ایک پر ”لا الہ الا اللہ“ دوسری سطر
پر ”محمد رسول اللہ“۔

(حیات القلوب اردو ج 2 ص 93)

(حیات القلوب فارسی ج 2 ص 51)

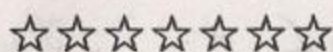


حضور ﷺ کے براق کی آنکھوں کے درمیان بھی

”لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ“ تھا ”علی ولی اللہ“ نہیں تھا۔

وفوق الحمار دون البغل وسرجه من ياقوته حمراء
وركابه من درة بيضاء مضمومة بالف زمام من ذهب عليه
جناحان مكللان بالدروالياقوت والزبرجد مكتوب بين
عينيه لا اله الا الله وحده لا شريك له وان محمدا رسول
الله۔
ترجمہ:

براق گدھے سے بڑے قد والا اور خچر سے چھوٹے قد کا تھا اس کی زین سرخ رنگ
کی تھی۔ رکاب سفید موتیوں کی اور ہزار لگام اسے سونے کی دی گئی تھی۔ اس کے دونوں
پر موتیوں، یاقوت اور زبرجد سے مرصع تھے اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لا الہ
الا اللہ وحده لا شريك له وان محمد رسول الله لکھا ہوا تھا۔
(الاحتجاج الطبرسی ج 1 ص 57 مطبوعہ بیروت لبنان)



حضور ﷺ جس طرف بھی تشریف لے جاتے

شجر و حجر ”لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ“ پڑھتے۔

جس پتھر اور ڈھیلے کی طرف حضرت علیہ السلام کا گزر ہوتا باواز بلند وہ ندا دیتا السلام علیک یا محمد السلام علیک یا احمد السلام علیک یا حامد السلام علیک یا محمود السلام علیک یا صاحب القول العدل لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

(حیات القلوب اردو ج 2 ص 147)

دنگ و کلوخ کہ میگذشت با آواز بلند اورا ندای کردند کہ: السلام علیک یا محمد السلام علیک یا احمد السلام علیک یا حامد السلام علیک یا محمود السلام علیک یا صاحب القول العدل لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

(حیات القلوب فارسی ج 2 ص 103)

اور جبریل علیہ السلام تین علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے لے کر چلے پہاڑ مسرت میں بالیدہ ہوئے درخت طیور اور فرشتے سب نے آوازیں بلند کیں اور کہا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

(حیات القلوب اردو ص 188)

و جبریل علیہ السلام سہ علم درپیش آنحضرت گشود و کوہ ہائے مکہ شادی کردند و بلند شدند و درختاں و مرغاں و مانگہ ہمہ آواز بلند کردند و گفتند لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

(حیات القلوب فارسی ج 2 ص 143)

ہرنی نے بھی کلمہ ”لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ“ ہی پڑھا۔

یہ روایت زید بن ارقم، انس بن مالک، ام سلمہ اور امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گزر ایک ہرنی کی طرف سے ہوا جس کو ایک یہودی نے خیمہ کی رسی سے باندھ رکھا تھا اس نے کہا یا رسول اللہ میں دو بچوں کی ماں ہوں جو بھوکے ہیں اور میرے تھنوں میں دودھ بھرا ہوا ہے۔ پس آپ مجھے کھول دیجئے میں دودھ پلا کر واپس آ جاؤں گی۔ حضرت نے فرمایا مجھے ڈر ہے کہ تو واپس نہ آئے۔ اس نے کہا خدا میرے اوپر عذاب کرے اگر میں نہ لوٹوں۔ حضرت نے اس کی رسی کھولی۔ وہ چلی گئی اور اپنے بچوں سے یہ حال بیان کیا۔ انہوں نے کہا ہم دودھ نہ پیئیں گے۔ دریاں حالیکہ تیرے ضامن رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) تیری وجہ سے پریشانی میں ہیں۔ پس وہ اپنے بچوں کو لے کر حاضر ہو گئی اور حضرت کے قدموں پر گر پڑی اور دونوں بچے اپنے سر حضرت علیہ السلام کے قدموں پر ملنے لگے یہودی رونے لگا اور اسلام لے آیا اور کہا میں نے رہا کیا۔ اور ایک مسجد بنا دی حضرت نے اس کے گلے میں ایک پٹہ ڈال دیا اور فرمایا تمہارا گوشت شکاریوں پر حرام ہے زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے اس ہرنی کو دیکھا کہ جنگل میں تسبیح الہی کرتی تھی اور کہتی تھی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

(مناقب ابن شہر آشوب اردو ج 1 ص 37)

نیز حیات القلوب میں یہی واقعہ لکھ کر کہا کہ بیان کرتے ہیں اس شکاری کا نام اہیب بن سماع تھا اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے سنا ہرنی کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتی تھی۔

(حیات القلوب اردو ج 2 ص 357)

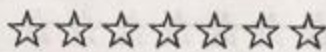
(حیات القلوب فارسی ج 2 ص 308)

جن بھی کلمہ ”لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ“

ہی پڑھتے ہیں ”علی ولی اللہ“ نہیں۔

حیات القلوب میں سواد بن قارب رضی اللہ عنہ کا ایمان لانا بیان کیا گیا ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ تین راتیں ایک جن میرے پاس آتا رہا اور اس نے چند اشعار پڑھے جن کا مطلب تھا مجھے جنوں پر اور ان کے اونٹوں پر سوار ہونے پر تعجب ہے جو مکہ کی جانب طلب ہدایت کے لیے روانہ ہیں اور تو غافل ہے اٹھ اور سامان سفر درست کر کے مکہ میں بہترین اولاد ہاشم کے پاس جا۔ تیسری رات میں نے پوچھا جن کے بارے میں تم کہتے ہو وہ کہاں ہیں۔ اس نے کہا وہ مکہ میں ظاہر ہوئے ہیں اور لوگوں کو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت کی دعوت دیتے ہیں۔ یہ سواد بن قارب رضی اللہ عنہ نے ایمان لانے کے بعد خود حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں بیان کیا۔ ملخصاً

(حیات القلوب فارسی ج 2 ص 353 / حیات القلوب اردو ج 2 ص 404)



صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) بھی کلمہ ”لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ“

ہی پڑھا کرتے تھے ”علی ولی اللہ“ نہیں۔

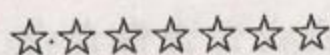
| | |
|---|---|
| <p>حضرت اسید بن حضیر نے بھی بوقت اسلام یہی کلمہ پڑھا جب اسید (رضی اللہ عنہ) بیٹھ گئے مصعب (رضی اللہ عنہ) نے قرآن کی ایک سورت ان کو سنائی جس</p> | <p>چوں اسید نشست و مصعب سورہ از قرآن براخواند نور اسلام خانہ دلش را روشن کرد و پرسید کہ کسی کہ داخل اس امر میشود چکار می کند گفت غسل می کند و</p> |
|---|---|

دو جامہ پاک می پوشد و شہادتین می گوید و
دو رکعت نمازی کند پس اسید خود را با
جامہ در چاہ افگند و غسل کرد و بیروں آمد
و جامہ ہائے خود را افشرد و گفت شہادت
را بر من عرض کن پس کلمہ لا الہ الا اللہ
محمد رسول اللہ گفت و دو رکعت نماز ادا
کرو۔

سے ان کے دل میں ایمان کا نور جلوہ گر
ہوا اسید (رضی اللہ عنہ) نے پوچھا جو
شخص اس دین میں داخل ہوتا ہے اس کو
کیا کرنا چاہئے مصعب (رضی اللہ عنہ) نے
کہا پہلے وہ غسل کرتا ہے اور پاک کپڑے
پہنتا ہے اور کلمہ شہادتیں زبان پر جاری
کرتا ہے اور دو رکعت نماز پڑھتا ہے۔ یہ
سن کر اسید رضی اللہ عنہ کنویں میں
لباس پہنے ہوئے اترے اور غسل کیا پھر
باہر آئے اور اپنے کپڑوں کو نیچوڑا اور کہا
کلمہ شہادتین مجھے سکھاؤ پھر (اسید رضی
اللہ عنہ) نے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا
اقرار کیا اور دو رکعت نماز پڑھی۔

(حیات القلوب اردو ج 2 ص 498)

(حیات القلوب فارسی ج 2 ص 448)



حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے بھی بوقت اسلام

”لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ“ ہی پڑھا ”علی ولی اللہ“ نہیں پڑھا

پس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
ان (عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ) کو
چھپا دیا اور یہودیوں کو طلب فرمایا اور
پوچھا عبداللہ بن سلام تم میں کیسا شخص

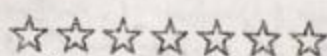
پس حضرت اور اپنہاں کرد و ایشان را طلبیہ
و گفت عبداللہ بن سلام چگونہ است
در میان شما گفتند بہتر ماست و فرزند بہتر
ماست و بہتر ماست و فرزند بہتر ماست و

عالم ناست و فرزند عالم ماست فرمود کہ
اگر او مسلمان شود شما مسلمان می شوید
گفتند خدا اورا پناہ دہد ازیں پس
حضرت فرمود کہ اے عبداللہ بیرون بیا
بسوئے ایشاں عبداللہ بیرون آمد و گفت
اشہد ان لا الہ الا اللہ
واشہد ان محمدا رسول
اللہ

ہے۔ وہ بولے ہم میں سب سے بہتر اور
سب سے بہتر کا فرزند ہے اور ہم میں
سب سے بلند مرتبہ اور سب سے بلند
مرتبہ کا فرزند ہے اور ہمارا عالم ہے اور
ہمارے عالم کا بیٹا ہے یہ سن کر حضرت
(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا اگر وہ
مسلمان ہو جائے تو تم لوگ بھی مسلمان
ہو جاؤ گے وہ کہنے لگے خدا اس کو اس امر
سے اپنی پناہ میں رکھے یہ سن کر حضرت
(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا
عبداللہ باہر آجاؤ۔ عبداللہ ان کے سامنے
آگئے اور کہا اشہد ان لا الہ الا
اللہ واشہدان محمدا
رسول اللہ

(حیات القلوب اردو ج 2 ص 523)

(حیات القلوب فارسی ج 2 ص 473)



حضرت ثمامہ بن اثال رضی اللہ عنہ نے بھی ”لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ“

کے ساتھ ”علی ولی اللہ“ ہمیں ملایا۔

امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ثمامہ بن اثال رضی اللہ عنہ
جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں گرفتار ہو کر حاضر ہوئے تو سوالات و
جوابات کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

فانی قد مننت علیک قال فانی اشهد ان لا اله الا الله
وانک محمد رسول الله وقد والله علمت انک رسول
الله حیث رائیتک وما کنت لا شهد بها وانا فی الوثاق

ترجمہ: Www.Ahlehaq.Com

(بے شک) اے ثمامہ بن اثال! میں نے تجھ پر احسان کیا یعنی تجھے آزاد کیا تو ثمامہ
رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ لا اله الا الله اور
آپ محمد رسول اللہ ہیں۔ اور اللہ کی قسم میں نے آپ کو دیکھتے ہی پہچان لیا
تھا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں مگر میں نے یہ مناسب نہ سمجھا کہ قیدی ہوتے ہوئے خوف
کی وجہ سے اس کی گواہی دوں۔ (کتاب الروثہ من الکافی ج 8 ص 300 مطبوعہ بازار سلطانی طہران)

☆☆☆☆☆☆

حضور ﷺ کا قاصد بھی ”لا اله الا الله محمد رسول الله“

کا ہی پیغام دیتا تھا۔

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منذر بن عمرو کے ساتھ ستر خیار مسلمین کو بھیجا
جن میں حرث بن لہمہ حزام بن ملحان اور عروہ بن اسماء السلمی نافع بن بدیل، ورقاء الخزاعی
عامر بن فہیرہ اور منذر بن عمرو ساحدی تھے حزام کو آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنا
ایک خط عامر بن طفیل کے نام دیا، اس نے اس کو پڑھا ہی نہیں۔ حزام نے کہا اے اہل بیئر
میں خدا کے رسول کا قاصد ہوں میں گواہی دیتا ہوں لا اله الا الله وان محمدا
رسول الله پس تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔

(مجمع الفضائل ترجمہ اردو مناقب علامہ ابن شہر آشوب ج 1 ص 87)

☆☆☆☆☆☆

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی قاصد کی حیثیت میں

”لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ“ ہی پڑھا۔

بروایت مقاتل و زجاج حضرت علی (رضی اللہ عنہ) نے ان (غزوہ ذات السلاسل والوں) سے فرمایا میں رسول اللہ (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم) کا پیامبر ہو کر تم سے کہتا ہوں ”لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ“ کہو ورنہ میں تلوار سے تمہاری گردنیں اڑا دوں گا۔
(اردو ترجمہ مناقب علامہ ابن شہر آشوب ج 2 ص 401)

☆☆☆☆☆☆

منادی روزانہ پانچ مرتبہ ندا کرتا ہے ”لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ“

حیات القلوب میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا آدم میرے پدر ہیں لیکن خدا نے جو کچھ ان کو فضیلت بخشی ہے اس سے بہتر مجھے عطا کی ہے۔ یہودیوں نے پوچھا وہ کیا؟ فرمایا منادی روزانہ پانچ مرتبہ ندا دیتا ہے اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ آدم رسول اللہ نہیں کہتا۔
حیات القلوب اردو ص 237 ج 2 / حیات القلوب فارسی ص 186 ج 2

☆☆☆☆☆☆

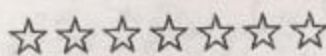
حضرت علی رضی اللہ عنہ کے والدین نے بھی

کلمہ ”علی ولی اللہ“ نہیں پڑھا۔

شیخ السننہ قاضی ابو عمر اور عثمان بن احمد نے روایت کیا ہے کہ فاطمہ بنت اسد

(رضی اللہ عنہا) نے حضرت رسول خدا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو ایسا خرمہ کھاتے دیکھا جس کی خوشبو مشک و عنبر سے زیادہ تیز تھی۔ فرمایا مجھے بھی اس میں سے دو فرمایا اس شرط پر دوں گا کہ تم یہ کلمہ پڑھو لا الہ الا اللہ وانی محمد رسول اللہ انہوں نے یہ کلمات زبان پر جاری کیے۔ حضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ایک خرمہ ان کو دیا انہوں نے کھایا تو لذیذ معلوم ہوا۔ دوسرا طلب کیا تاکہ وہ ابو طالب کو کھلائیں آپ نے عہد لیا یہ اس وقت ان کو دیں۔ جب وہ کلمہ شہادتین زبان پر جاری کریں جب رات آئی تو ابو طالب نے ایسی خوشبو سونگھی جو اس سے قبل کبھی نہ سونگھی تھی پوچھا یہ کیسی خوشبو ہے۔ انہوں نے کہا پہلے کلمہ شہادتین زبان پر جاری کرو جب دوں گی انہوں نے شہادت دی اور کہا اس کو کسی پر ظاہر نہ کرنا ورنہ قریش طعنہ زنی کریں گے اور کھلم کھلا دشمن بن جائیں گے۔ حضرت فاطمہ (رضی اللہ عنہ والدہ حضرت علی رضی اللہ عنہ) نے وہ خرمہ ان کو دے دیا۔ ابو طالب نے کھا لیا۔ اسی رات حضرت علی (رضی اللہ عنہ) کا حمل قرار پایا۔ حمل قرار پاتے ہی جناب فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کا حسن زیادہ ہو گیا۔

(اردو ترجمہ مناقب علامہ ابن شہر آشوب شیعہ ج 2 ص 245)



پہلے امام حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی کلمہ پاک ”لا الہ الا اللہ محمد

رسول اللہ“ میں اپنا نام ”علی ولی اللہ“ شامل نہیں کیا۔

قال علی علیہ السلام دع هذا عمرو ان سمعت منك وانت متعلق باستار الكعبته تقول لا يضمن علي احد في الحرب ثلاث خصال الا اجبته الى واحدة قات ياعلي قال احدها تشهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله قال نح عنى هذه فاسال الثانية فقال ان ترجع

و ترد هذا الجيش عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فان يك صادقا فانتم اعلى به عينا وان يك كاذبا كفتكم ذوبان العرب امره فقال اذا لا تتحدث نساء قریش بذلك ولا تنشد الشعراء فى اشعارها انى جنت و رجعت على عقبى من الحرب وخذلت قوما راسونى عليهم فقال امير المؤمنين عليه السلام فالثالثة ان تنزل الى فانك راكب وانا راجل حتى انا بذك فوثب عن فرسه و عرقبه وقال هذه خصلة ما طننت ان احدا من العرب يسو منى عليها ثم بدا۔

Www.Ahlehaq.Com

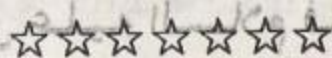
ترجمہ:

جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا اے عمرو ان فضول باتوں کو جانے دے۔ معاملہ کی بات کر میں نے خود تجھ سے سنا ہے کہ ایک مرتبہ تو خانہ کعبہ کا پردہ پکڑے ہوئے یہ کہہ رہا تھا کہ لڑائی کے وقت جو شخص تین حاجتیں میرے سامنے پیش کیا کرے گا میں ان میں سے ایک بات ضرور مان لیا کروں گا۔ اب میں تجھ سے تین باتیں کہتا ہوں ان میں سے کسی ایک کو تو قبول کرے۔ عمرو نے کہا ہاں اے علی بیان کرو وہ کیا ہیں فرمایا اول تو یہ ہے کہ تو کلمہ شہادت زبان پر جاری کرے اور یہ کہہ لے اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ اس نے کہا اے تو جانے دو فرمایا دوسرا امر یہ ہے کہ تو یہاں سے چلا جا اور اس لشکر کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے سے ہٹا لیجا اس لیے کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سچے ہیں تو تم دیکھ لو گے کہ وہ کس طرح غالب آتے ہیں۔ اگر عاز اللہ آنحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جھوٹے ہیں تو تم جیسے بہادروں کو تکلیف کی کیہ ضرورت ہے۔ عرب کے بھیڑیے ہی ان کا کام تمام کر دیں گے۔ عمرو نے کہا یہ بھی نہیں ہو سکتا اگر اب میں ایسا کروں تو قریش کی عورتیں مجھ پر طعن کریں گی اور میری نامردی اور بزدلی کے اشعار گایا کریں گی کہ میں بزدل ہو کر لڑائی سے ہٹ گیا اور قدم میں نے پیچھے ہٹا دیا اور جس قوم نے مجھے اپنا سردار بنایا تھا ان کی میں نے نصرت نہ کی۔ حضرت نے فرمایا تو اب تیری بات یہ ہے کہ میں پیادہ ہوں اور تو سوار ہے تو

بھی مجھ سے لڑنے کے لیے اپنے گھوڑے سے اتر پڑا۔ یہ سنتے ہی وہ اپنے گھوڑے سے کود پڑا اور اس کو بے پا کر دیا یعنی ایک ہاتھ تلوار کا مار کر اس کے چاروں پاؤں کاٹ ڈالے اور کہنے لگا اس کا مجھے کبھی خیال بھی نہیں گزرا تھا کہ کوئی عرب اس شان سے مجھے اپنی لڑائی کے لیے بلائے گا اور پھر جنگ شروع ہو گئی۔

(تفسیر فی ج 2 ص 184، ضمیمہ ص 433، غزوات حیدری ص 232)

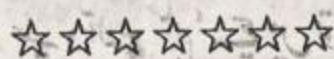
(ترجمہ مناقب علامہ ابن شہر آشوب ج 2 ص 400 (بالفاظ مختلفہ))



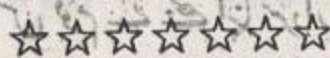
و انشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریک له وہ ان
محمدا عبده و رسوله صلی الله علیه وآله وسلم
شہادتین تصعدان القول و ترفعان العمل لا یخف میزان
توضعان فیہ ولا یثقل میزان ترفعان عنہ۔
ترجمہ:

اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ خدائے وحدہ لا شریک کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ محمد
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں، یہی دونوں گواہیاں
(شہادتیں) قول و عمل کو بلند کرتی ہیں جس ترازو میں یہ دونوں گواہیاں رکھ دی جائیں اس کا
پلہ ہلکا نہیں ہو سکتا اور جس ترازو سے یہ دونوں اٹھالی جائیں اس کا پلہ بھاری نہیں ہو
سکتا۔

نسخ البلاغہ خطبہ نمبر 114 ص 399/400، مطبوعہ حمایت اہل بیت وقف رجسٹرڈ 10۔ ریلوے روڈ لاہور



یہ علی (رضی اللہ عنہ) کے صبر و استقلال اور دور اندیشی کا نتیجہ ہے کہ آج بھی دنیا
کے چپے چپے لا اله الا الله کے ساتھ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موجود
ہے۔
(ابتداءً نسخ البلاغہ مضمون گزارش واقعی ص 124)



فتح خیبر کے وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی

کلمہ پاک کے ساتھ ”علی ولی اللہ“ نہیں بڑھایا۔

اور آنحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے سوال کیا گیا۔ جواب میں حکم ہوا کہ جب تک وہ سب قائل شہادتین نہ ہو جائیں جس پر آگے بڑھے تن تنہا بے دھڑک، حارث و مرہب و غیرہما کو قتل کیا جائے ہاتھ سے اس مشہور قلعہ کے زبردست دروازہ کو جو در کا بھی اور پل کا بھی کام دیتا تھا اکھیر اللہ تمام اہل قلعہ کو داخل دائرہ اسلام کیا۔ مرحب کی بہن جو آئندہ زوجہ رسول ہونے والی تھی عزت و احترام سے خدمت رسول خدا میں بھجوا دیا اور حکم جناب رسول خدا کی اس طرح تعمیل کی کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اور اشہد ان محمدا رسول اللہ نہ فقط اہل قلعہ سے کہلوا دیا بلکہ آج تک صولت حیدری کے خوف سے پانچوں وقت مسلمان ہر جگہ پکارتے ہیں۔ (ضمیمہ ص 96)

☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا آغاز خلافت کا خطبہ اور کلمہ شہادتین۔

عن ابی عبد اللہ علیہ السلام ان امیر المومنین لما بویع بعد مقتل عثمان صعد المنبر فقال الحمد لله الذی علا فاستغلی ودنا فتعالی وارفع فوق کل منظر واشہد ان لا الہ الا اللہ وحده لا شریک له واشہد ان محمدا عبده ورسوله

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب حضرت عثمان (رضی اللہ عنہ) کی

شہادت کے بعد امیر المومنین علی علیہ السلام کی بیعت کی گئی آپ منبر پر تشریف لائے اور فرمایا الحمد لله الذی علا الی آخره واشھدان لا اله الا الله وحده لا شریک له واشھدان محمدا عبده ورسوله۔

(کتاب الروضہ من الکافی ج 8 ص 67)

اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ الفاظ علی ولی اللہ کو کلمہ کا جزء سمجھتے ہوتے یا معاذ اللہ اپنی طرف سے کلمہ پاک میں علی ولی اللہ کے الفاظ شامل کرنا چاہتے تو اس سے بہتر موقع نہ تھا کہ خلافت و حکومت بھی اپنی تھی، کلمہ بھی اپنا من پسند جاری کرا دیتے مگر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے آغاز خلافت کے اس خطبہ نے ثابت کر دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بغیر کسی خوف و خطر اور تقیہ کے بھی اسی کلمہ پاک کو درست و صحیح مانا اور یہی کلمہ پاک ان کا پسندیدہ تھا۔

نیز اسی کتاب الروضہ من الکافی جو کہ شیعہ حضرات کی حدیث کی معتبر کتاب ہے کے صفحہ 31، 171 اور 360 پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خطبات میں بھی کلمہ شہادتین حضرت علی رضی اللہ عنہ کی زبانی پڑھنا بیان کیا گیا ہے جو حضرات مکمل عبارات ملاحظہ فرمانا چاہیں وہ کتاب ”الروضہ الکافی میں ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆

خطبہ نکاح سیدہ فاطمہ الزہرا (علیہا السلام)

میں علی رضی اللہ عنہ نے کلمہ شہادتین ہی پڑھا۔

ابن مردویہ نے روایت کی ہے پھر علی (رضی اللہ عنہ) سے فرمایا تم بھی خطبہ پڑھو۔ آپ نے فرمایا الحمد لله الذی و انشھدان لا اله الا الله وحده لا شریک له شھادۃ تبلیغه و ترضیه و ان محمدا عبده ورسوله (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

(ترجمہ مناقب علامہ ابن شہر آشوب ج 3 ص 499)

غور فرمائیں کہ اگر کلمہ شہادتین سے اسلام و ایمان ہی مکمل نہیں ہوتا تو (معاذ اللہ) نکاح سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کیسے مکمل ہوا ہو گا کیوں کہ بزبان علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ خطبہ نکاح میں جو کلمہ پاک پڑھا گیا اس میں بھی یار لوگوں کا پسندیدہ کلمہ علی ولی اللہ نہیں پڑھا گیا۔ دیکھئے شیفۃ صاحب اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆

دوسرے امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے بھی

”لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ“ ہی پڑھا ”علی ولی اللہ“ نہیں پڑھا۔

ایک بار ابوسفیان (رضی اللہ عنہ) نے حضرت علی (رضی اللہ عنہ) سے کہا کہ میری آپ سے ایک حاجت ہے آپ میرے ساتھ اپنے ابن عم محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پاس چلیں اور ان سے پختہ معاہدہ کرا کے تحریر کرا دیں۔ آپ نے فرمایا اے ابوسفیان آنحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جو معاہدہ کر چکے ہیں اس سے پھریں گے نہیں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا پس پردہ یہ گفتگو سن رہی تھیں اور امام حسن (رضی اللہ عنہ) ان کے سامنے زمین پر چل رہے تھے اس وقت ان کا سن مبارک 14 ماہ کا تھا ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے کہا اے بنت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ اس لڑکے سے کہیں کہ میرے بارے میں اپنے جد سے کلام کریں۔ یہ سن کر ابوسفیان کی طرف بڑھے اور ایک ہاتھ سے داڑھی پکڑ کر دوسرے ہاتھ سے اس کی ناک پر مکا مارا اور بقدرت خدا گویا ہوئے جب تک لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ نہ کہے گا میں تیرا شفیع نہ ہوں گا۔ حضرت علی (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا خدا کا شکر ہے جس نے آل محمد کو ذریت مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں قرار دے کر یحییٰ بن زکریا (علیہما السلام) کی نظیر بنایا۔ و اتیناہما

الحکم صبا

نیز حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے ایمان لانے کا واقعہ اور کلمہ اشہدان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ حیات القلوب جلد دوم فارسی ص 641 / اردو ص 696 پر بھی درج ہے۔

جلاء العیون میں ہے کہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے ایک اعرابی سے اس سے متعلق چند گزشتہ باتیں اس کے سامنے بیان کیں۔ اس کے بعد امام حسن رضی اللہ عنہ سے اس کی گفتگو درج ہے دھوہذا۔

اعرابی نے کہا یہ سب باتیں آپ نے کیوں کر جانیں۔ تم نے میرے دل کی خبر بیان کی گویا اس سفر میں تم میرے ہمراہ تھے اور میرے امور میں سے کوئی چیز تم پر مخفی نہ رہی۔ گویا غیب کی باتیں کرتے ہو۔ اب کہو اسلام کیا ہے کہ میں مسلمان ہوں۔ امام حسن (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ، وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبده ورسوله پس اعرابی نے کلمہ پڑھا اور مسلمان ہو گیا اور اسلام اس کا نیک ہوا کہ خود رسول کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اسے تھوڑا قرآن تعلیم فرمایا۔ (ترجمہ جلاء العیون ج 1 ص 340)



کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

اور اجماع امت بزبان امام حسن رضی اللہ عنہ

ان الناس قد اجتمعوا على امور كثيرة ليس بينهم اختلاف فيها ولا تنازع ولا فرقة على شهادة ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله و عبده والصلوات الخمس الزكوة المفروضة و صوم شهر رمضان و حج البيت ثم

اشیاء کثیرہ من طاعة الله لا يحصى ولا يعدها الا الله۔

ترجمہ:

امام حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بیشک لوگوں نے بہت سے امور پر اجماع کیا ہے۔ ان امور میں تمام لوگوں کے درمیان نہ کوئی اختلاف و تنازعہ اور نہ ہی کوئی فرقہ بندی ہے۔ 1۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ و عبدہ کی گواہی پر 2 پانچ نمازوں کی فرضیت پر 3 زکوٰۃ کے فرض ہونے پر 4 ماہ رمضان المبارک کے روزوں پر 5 حج بیت اللہ پر اس کے بعد اللہ کی اطاعت سے متعلق بہت سی چیزیں ہیں جن کی گنتی اللہ ہی جانتا ہے۔ (الاحتجاج الطبری ج 2 ص 6)



بعد از شہادت تیسرے امام حسین رضی اللہ عنہ

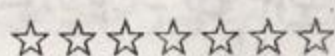
نے بھی اسی کلمہ کی تبلیغ فرمائی۔

جب راہب اس سر بزرگوار کو اپنے گرجا میں لے گیا اس کا گرجا اس سر مطر کے نور سے روشن ہو گیا اور صدائے ہاتف سنی کہ خوشحال تیرا اور خوشحال اس شخص کا جو اس بزرگوار کی حرمت جانے پھر راہب نے سر مطر کو گلاب سے دھویا اور مشک و کافور سے معطر کر کے اپنی جائے نماز پر رکھا اور آسمان کی طرف منہ کر کے کہا کہ پروردگار (حق عیسیٰ علیہ السلام) حکم کر کہ یہ سر بزرگوار مجھ سے کلام کرے ناگہ آنحضرت کا سر مبارک گویا ہوا اور فرمایا اے راہب تو کیا چاہتا ہے۔ راہب نے عرض کی۔ آپ کون ہیں حضرت کے سر مبارک نے فرمایا میں فرزند دہشد محمد مصطفیٰ و جگر گوشہ علی مرتضیٰ و نور دیدہ فاطمہ زہراء و شہید کربلا و تشنہ لب مظلوم اہل جو رو جفا ہوں جب راہب نے یہ کلام غم انجام سنا خروش بلند کیا اور اپنا منہ آنحضرت کے منہ پر رکھ کر کہا جب تک آپ میری شفاعت کا اقرار نہ کریں گے تب تک میں اپنا منہ نہ اٹھاؤں گا۔ ناگہ سر مبارک سید الشہداء سے آواز آئی کہ

تو میرے جد کا دین قبول کر کہ بروز جزا تیری شفاعت کروں۔ راہب نے کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ پس حضرت نے اس کی شہادت قبول فرمائی۔

(جلاء العیون اردو ج 2 ص 233)

(مناقب ابن شہر آشوب اردو ترجمہ ج 5 ص 546)



امام چہارم زین العابدین علی بن حسین رضی اللہ عنہما بھی

کلمہ ”لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ“ کی گواہی دیتے ہیں۔

وعن الامام علی بن موسی الرضا علیہ و علی ابائہ السلام باسناد ابائہ عن علی بن حسین رضی اللہ عنہما ان یهودیا سال امیر المومنین علیا رضی اللہ عنہ قال اخبرنی عما لیس للہ و عما لیس عند اللہ و عما لا یعلمہ اللہ فقال علی کرم اللہ وجہہ اما لا یعلمہ اللہ فذلک قولکم یا معشر الیہود عزیر ابن اللہ واللہ لا یعلم له ولدا و اما لیس عند اللہ فلیس عند اللہ ظلم للعبید و اما لیس للہ فلیس للہ شریک قال الیہودی وانا اشہد ان لا الہ الا اللہ و ان محمدا رسول اللہ۔ ترجمہ:

اور امام علی بن موسیٰ رضا ان پر اور ان کے آباء کرام پر سلام ہو اپنے باپ دادا کی سند سے علی بن حسین امام زین العابدین رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک یہودی نے امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہا مجھے بتاؤ اللہ تعالیٰ کے لیے کیا نہیں ہے اور اللہ کے پاس کیا نہیں ہے۔ اور کس چیز کو اللہ تعالیٰ نہیں جانتے تو علی کرم اللہ

وجہ نے فرمایا کہ جو کچھ اللہ نہیں جانتا سو وہ تمہارا اے یہودیوں کی جماعت یہ قول ہے کہ عزیر (علیہ السلام) اللہ کا بیٹا ہے اور اللہ اپنے لیے اولاد نہیں جانتا اور وہ جو اللہ کے پاس نہیں ہے سو وہ اللہ کے پاس بندوں کے لیے ظلم نہیں ہے اور وہ جو اللہ کے لیے نہیں ہے سو اللہ تعالیٰ کے لئے شریک نہیں ہے تو یہودی نے کہا میں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دیتا ہوں۔

(مسند اہل بیت 18/17 بحوالہ مسند امام رضا)

☆☆☆☆☆☆

محمد بن علی بن حسین امام محمد باقر رضی اللہ عنہم

نے بھی کلمہ ”علی ولی اللہ“ نہیں پڑھا۔

خطبہ امام محمد باقر رضی اللہ عنہ:

الحمد لله الذي لا تاخذه سنة ولا نوم له ما في السموات وما في الارض الى اخر الاية واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدا (صلى الله عليه وآله وسلم) عبده ورسوله۔

(الروضة من الكافي ص 350)

☆☆☆☆☆☆

پانچویں امام محمد باقر رضی اللہ عنہ کی زبانی سینوں والے کلمہ کا ثواب

عن ابی جعفر علیہ السلام قال من قال اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله كتب الله له الف حسنة

ابو جعفر محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا جس نے اشہدان لا الہ الا اللہ
وحدہ لا شریک لہ و اشہدان محمد اعبدہ و رسولہ کہا اللہ تعالیٰ
اس کے لیے ہزار نیکی کا ثواب لکھ دیتا ہے۔
(اصول کافی مطبع لکھنؤ ج 1 ص 612)

☆☆☆☆☆☆

امام محمد باقر رضی اللہ عنہ کی دعا میں بھی کلمہ سینوں والا

عن ابی حمزۃ قال اخذت هذا الدعاء عن ابی جعفر
محمد بن علی علیہم السلام قال و کان ابو جعفر علیہ
السلام یسمیہ الجامع بسم اللہ الرحمن الرحیم اشہد
ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہدان محمد اعبدہ
و رسولہ الی اخرہ
Www.Ahlehaq.Com

ترجمہ:

ابو حمزہ (ثمالی) نے جو کہ حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ کا خادم خاص تھا کہا کہ میں
نے یہ دعا پانچویں امام محمد باقر سے حاصل کی امام محمد باقر اس دعا کو جامع کا نام دیا کرتے
تھے وہ دعا یہ ہے: بسم اللہ الرحمن الرحیم اشہدان لا الہ الا
اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہدان محمد اعبدہ و رسولہ۔
نہ معلوم کلمہ علی ولی اللہ کے احباب کے نزدیک امام محمد باقر رضی اللہ عنہ کی دعا بھی
قبول ہوتی تھی یا کہ نہیں کیوں کہ بقول شیفتہ صاحب اس سے نہ اسلام ہی مکمل ہوتا ہے
• ایمان ملکہ یہ تو دائرہ اسلام میں داخل ہوئے کی پہلی علامت ہے۔

گویا امام محمد باقر رضی اللہ عنہ کا ایمان کامل و اکمل ہونے کے باوجود کلمہ علی ولی اللہ
والوں کے نزدیک نہ معلوم ابھی پہلی علامت ہی ہے یا کہ مکمل ہو چکا ہے ہم اہل سنت کے
لیے تو امام محمد باقر رضی اللہ عنہ کا ایمان و کلمہ دل کا چین اور آنکھوں کا سرور ہے۔

امام ششم جعفر صادق رضی اللہ عنہ اور کلمہ ”لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ“

عن جميل بن دراج قالت سألت ابا عبد الله عليه السلام عن الايمان فقال شهادة ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله۔

ترجمہ: جميل بن دراج نے کہا کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایمان کیا ہے تو آپ نے فرمایا کہ لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کی گواہی دینا ایمان ہے۔ (اصول کافی مطبع لکھنؤ ج 1 ص 382)

☆☆☆☆☆☆

سونے کے وقت بھی کلمہ سینوں والا

عن ابي عبد الله السلام انه اتاه ابن له ليله فقال يا ابت اريد ان انام فقال يا بنی قل اشهد ان لا اله الا الله وان محمدا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) عبده ورسوله

ترجمہ: امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کا ایک بیٹا رات کے وقت ان کے پاس آیا اور کہا کہ ابا جان میرا ارادہ ہے کہ اب میں سو جاؤں تو آپ نے فرمایا بیٹا (سونے سے پہلے) یہ کلمہ پڑھ اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) عبده ورسوله پڑھ لے۔

(اصول کافی مطبع لکھنؤ ج 1 ص 621)

☆☆☆☆☆☆

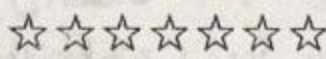
ساتویں اور آٹھویں امام موسیٰ کاظم

اور امام علی رضا رحمۃ اللہ علیہما کا بوقت وصیت کلمہ

وہو کاتب الوصیۃ الاولیٰ اشہد ہم انہ یشہد ان لا
 الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و ان محمدا عبده ورسوله
 و ان الساعۃ آتیۃ لا ریب فیہا و ان اللہ یبعث من فی
 القبور و ان البعث بعد الموت حق و ان الوعد حق و ان
 الحساب حق و القضاء حق و ان الوقوف بین یدی اللہ حق
 و ان ماجاء بہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ حق و ان مانزل
 بہ الروح الامین حق علی ذالک احیا و علیہ اموت و علیہ
 ابعث ان شاء اللہ و اشہدہم ان ہذہ وصیتی بخطی و قد
 نسخت وصیۃ جدی امیر المومنین علی بن ابی طالب
 علیہ السلام و وصیۃ محمد بن علی علیہما السلام
 قبل ذالک نسختہا حرفا بحرف و وصیۃ جعفر بن محمد
 علی مثل ذالک و انی قد اوصیت الی علی۔
 ترجمہ:

حضرت امام موسیٰ کاظم رحمۃ اللہ علیہ نے جب اپنے بیٹے امام علی رضا آٹھویں امام
 کے لئے وصیت لکھنا چاہی تو بہت سے لوگوں کو گواہ بنایا اور حضرت خود اس وصیت کے
 لکھنے والے تھے آپ (امام موسیٰ کاظم رحمۃ اللہ علیہ) نے ان لوگوں کو گواہ بنایا کہ وہ (امام
 موسیٰ کاظم رحمۃ اللہ علیہ) لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و ان
 محمدا عبده ورسوله کی گواہی دیتے ہیں اور قیامت آنے والی ہے اس میں
 کوئی شک نہیں اور جو لوگ قبروں میں ہیں خدا ان کو اٹھائے گا۔ اور اس کا وعدہ حق ہے
 اور حساب حق ہے اور قضاء حق ہے اور خدا کے سامنے کھڑا ہونا حق ہے اور جو محمد مصطفیٰ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لائے حق ہے اور جو روح الامین لے کر آئے حق ہے اسی عقیدہ پر میں زندہ ہوں اور اسی عقیدہ پر میں مروں گا اور اسی پر روز قیامت اٹھوں گا ان شاء اللہ اور میں ان لوگوں کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اس وصیت کو اپنے ہاتھ سے لکھا ہے۔ اور یہ وہی وصیت ہے جو میرے جد امیر المومنین علی علیہ السلام نے کی تھی اور ان کے وصی محمد بن علی علیہما السلام نے اس سے پہلے یہی وصیت کی تھی میں نے حرف بحرف وہی لکھا ہے اور ایسی ہی وصیت میرے والد جعفر بن محمد رحمۃ اللہ علیہما نے کی تھی اور میں نے یہ وصیت کی ہے اپنے فرزند امام علی رضا کے لئے۔ (اصول کافی عربی مطبع لکھنؤ ج 1 ص 196)



امام نہم محمد تقی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی سینوں والا کلمہ ہی پڑھا۔

حکیم بنت ابو الحسن موسیٰ (کاظم) بن (امام) جعفر (صادق علیہ السلام) سے مروی ہے کہ جب امام محمد تقی علیہ السلام کی ولادت کا وقت آیا تو امام رضا علیہ السلام نے مجھے بلایا کہ آپ یہاں رہیے۔ خیزران (والدہ امام محمد تقی رحمۃ اللہ علیہما) کو درزہ عارض ہے۔ گھر میں چراغ جل رہا تھا اور دروازہ حجرہ کا بند تھا اتفاقاً چراغ گل ہو گیا، مجھے اندھیرا ہو جانے سے پریشانی ہوئی۔ ناگاہ امام محمد تقی پیدا ہوئے۔ ان کے بدن پر ایک چیز کپڑا جیسی تھی جو ایسی روشن تھی کہ سارا گھر اس سے روشن ہو گیا میں نے گود میں لیکر وہ جھلی بدن پر سے ہٹا دی۔ امام رضا (علیہ السلام) امام محمد تقی کے والد ماجد تشریف لائے میں نے ان کی گود میں دے دیا۔ انہوں نے گوارہ میں لٹا کر فرمایا آپ اس کے پاس رہیے۔ تیسرے روز بچہ (امام محمد تقی رحمۃ اللہ علیہ) نے پہلے تو آسمان کی طرف نظر کی۔ پھر داہنے بائیں دیکھ کر کہا اشھدان لا الہ الا اللہ واشھدان محمدا رسول اللہ میں خوف زدہ سی ہو گئی اور امام رضا علیہ السلام سے یہ حال بیان کیا۔ فرمایا اے حکیم اس سے زیادہ عجائبات تم دیکھو گی۔ (مناقب علامہ ابن شہر آشوب اردو (ج 11 ص 756)

(جلاء العیون اردو ج 2 ص 390)



امام دہم علی نقی رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی کلمہ سینوں والا

ابو محمد خاتم سے مروی ہے کہ متوکل نے ابن جهم سے سوال کیا کہ اس زمانہ میں اشعر الناس کون ہے۔ اس نے شعراء جاہلیت اور اسلام کا ذکر کیا پھر اس نے یہی سوال امام علی نقی علیہ السلام سے کیا، فرمایا الجہانی اور اس کے یہ اشعار پڑھے متوکل نے پوچھا کہ گرجوں یعنی ناقوسوں سے کیا آواز آتی ہے۔ فرمایا اشہدان لا الہ الا اللہ واشہدان محمد رسول اللہ۔

(مجمع الفضائل ترجمہ اردو مناقب علامہ ابن شہر آشوب ج 12 ص 766)

☆☆☆☆☆☆

گیارہویں امام حسن عسکری رحمۃ اللہ علیہ اور کلمہ شریف

ملیکہ خاتون نے کہا پھر چودھویں شب میں نے خواب دیکھا کہ بہترین زنان عالمیان جناب فاطمہ زہرا (رضی اللہ عنہا) میرے دیکھنے کو تشریف لائیں اور حضرت مریم رضی اللہ عنہا مع ایک ہزار کنیزان جو ان بستی خدمت جناب فاطمہ میں حاضر تھیں۔ حضرت مریم نے مجھ سے کہا یہ خاتون یعنی جناب فاطمہ (رضی اللہ عنہا) تمہارے شوہر امام حسن عسکری (رحمۃ اللہ علیہ) کی بہترین مادر ہیں۔ یہ سن کر میں ان کے دامن مبارک سے لپٹ کر رونے لگی، اور میں نے شکایت کی کہ حضرت امام حسن عسکری (رحمۃ اللہ علیہ) مجھ پر جفا کرتے ہیں۔ اور میری ملاقات سے پرہیز کرتے ہیں۔ جناب فاطمہ (رضی اللہ عنہا) نے فرمایا میرا فرزند حسن عسکری تیری ملاقات کو کیوں کر آئے حلال کہ تو بخدا شرک کرتی ہے اور مذہب ترسار رکھتی ہے۔ یہ میری خواہر حضرت مریم خدا کی طرف سے تیرے دین کی بیزاری کرتی ہے اگر تجھے یہ منظور ہے کہ خداوند عالم (حضرت مسیح علیہ السلام و حضرت مریم تجھ سے خوشنود ہوں اور حسن عسکری (رحمۃ اللہ علیہ) تیرے دیکھنے کو آئیں۔ پس کہہ

اشھد ان لا الہ الا اللہ وان ابی محمد رسول اللہ جب میں نے یہ دو کلمہ طیبہ پڑھے جناب فاطمہ (رضی اللہ عنہا) نے مجھے اپنے سینہ سے لگایا اور تسلی دلا دے کر فرمایا کہ اب میرے فرزند حسن عسکری کے آنے کی منتظر رہنا میں ان کو تمہارے پاس بھیج دوں گی۔ بعد اس کے میں خواب سے بیدار ہوئی اور اس کلمہ کی مداومت رکھتی اور منتظر ملاقات آنحضرت تھی۔ دوسری شب جب میں سو گئی خورشید جمال آنحضرت طالع ہوا میں نے عرض کی اے دوست من جب کہ میرا دل اپنی محبت سے نوازا پھر اپنے جمال کی مفارقت میں مجھ پر کیوں جفا کی۔ حضرت نے فرمایا میرے دیر میں آنے کا اور کوئی سبب سوائے اس کے نہیں کہ تم مشرک تھیں۔ اب چوں کہ مسلمان ہو گئی ہو، ہر شب میں تمہارے پاس آؤں گا۔ (جلاء العیون اردو ج 2 ص 416)

☆☆☆☆☆☆

بارہویں امام محمد مہدی رحمۃ اللہ علیہ کی تشریف آوری

کے وقت بھی کلمہ سینوں والا ہوگا۔

عن رفاعۃ بن موسی قال سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول ولہ من فی السموت والارض طوعا و کرہا قال اذا قام القائم لا یبقی ارض الا نودی فیہا بشہادہ ان لا الہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ

ترجمہ: رفاعہ بن موسی نے کہا میں نے ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ وہ قرآن حکیم کی آیت ولہ اسلم من فی السموت والارض طوعا و کرہا سے متعلق فرماتے تھے کہ جب امام محمد مہدی کھڑا ہونے والا کھڑا ہوگا تو تمام روئے زمین کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی سے گونج اٹھے گی۔ (تفسیر العیاشی ج 1 ص 183)

شیعہ علماء و مجتہدین

اور کلمہ ”لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ“

شیعہ خاتم المحدثین اور نائب امام علامہ محمد باقر مجلسی اور کلمہ پاک:

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی کلمہ شہادتین اشہدان لا الہ الا اللہ واشہدان محمدا رسول اللہ کہے اور نماز ادا کرے وہ مسلمان ہے۔

حق الیقین ج ۱ ص ۲۱۴

شیعہ حجتہ الاسلام السید محمد کاظم الطباطبائی بھی اسی کلمہ پڑھنے والے کو مسلمان مانتے ہیں۔

یکفی فی الحکم باسلام الکافر اظہارہ الشہادتین ترجمہ:

بے کافر شہادتین یعنی اشہدان لا الہ الا اللہ واشہدان محمدا رسول اللہ پڑھ لے تو یہ اس کو مسلمان سمجھنے کے لئے کافی ہے۔
(العروة الوثقی للسید محمد کاظم الطباطبائی حجتہ الاسلام شیعہ مطبع بغداد ۱۳۳۰ھ ص ۴۵)

شیعہ حجتہ الاسلام سید العلماء و المجتہدین آقا روح اللہ خمینی موسوی بھی
اسی کلمہ پڑھنے والے کو مسلمان مانتے ہیں:

اگر کافر شہادتین بگوید یعنی بگوید
اشہدان لا الہ الا اللہ
واشہدان ان محمدا رسول
اللہ مسلمان میشود
اگر کافر شہادتین کہے یعنی اشہدان
لا الہ الا اللہ واشہدان
محمدا رسول اللہ تو مسلمان
ہو جائے گا۔

(منتخب توضیح المسائل از حجتہ الاسلام آقا روح اللہ خمینی شیعہ مطبع النجف الاشرف ص 36)

شیعہ حجتہ السلام السید حسین البروجردی الطباطبائی بھی اسی کلمہ پڑھنے
والے کو مسلمان مانتے ہیں:

اگر کافر کلمہ شہادتین اشہدان لا الہ الا اللہ واشہدان محمدا
رسول اللہ پڑھ لے تو وہ مسلمان ہو جائے گا۔

(ترجمہ توضیح المسائل مصنفہ حجتہ الاسلام السید حسین البروجردی شیعہ)

مترجمہ الحاج اختر عباس صاحب شیعہ دین پورہ لاہور ص 29

(مطابق فتویٰ مرجع الشیعہ فقیہ العصر سید محمد کاظم شریعت مدار)

☆☆☆☆☆☆

کچھ کتاب ”کلمہ علی ولی اللہ“ سے متعلق بھی

کتاب ہذا کے شیعہ مصنف مولانا علی حسنین شیفتہ ایم اے تاج الافاضل صاحب ہیں
اور امامیہ نمشن لاہور نے اسے شائع کیا ہے اور مصنف صاحب بزعم خود اسے ایک تحقیقی
مطالعہ قرار دیتے ہیں مگر کتاب کیا ہے، ذاکر انہ ظرافت کا پورا نمونہ۔
کبھی شیخی و لاف زنی، کبھی اقرار، کبھی انکار، اور دم آخریں منت و سماجت بس مجالس
محرم کا نمونہ ہے۔

بھی ان علیا منی وانا منہ اور بھی من بکنت مولاد اور انما
 ولیکم اللہ ورسوہ الایہ سے علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا سائل کو انکو تھی دینا
 بحالت نماز اور بھی ان ہذا اخی و وصیی و خلیفتی کا تذکرہ غرضیکہ شیعہ
 مجالس سے ذوق رکھنے والوں کے لیے اس کتاب میں سب کچھ ہے مگر نہیں ہے تو صرف کلمہ
 علی ولی اللہ جس کی توضیح و تحقیق مصنف صاحب نے انتہائی ضروری قرار دی
 ہے۔ یقین جانئے پوری کتاب میں کسی ایک جگہ بھی کلمہ شیعہ لا الہ الا اللہ
 محمد رسول اللہ کے ساتھ علی ولی اللہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم یا علی المرتضیٰ یا امام حسن و حسین رضی اللہ عنہم کی زبانی بلکہ بارہ امام رحمۃ اللہ علیہم
 میں سے کسی ایک کی زبانی بھی کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے
 ساتھ لفظ علی ولی اللہ شیعہ کتب سے بھی ثابت نہیں فرما سکے۔
 بہر حال ہم عصر ہونے کے لحاظ سے اس کتاب پر تبصرہ ہمارا اخلاقی فرض ہے لیجئے وہ
 حاضر ہے وھو ہذا:

مصنف موصوف کتاب ہذا کے صفحہ نمبر 3 پر تحریر فرماتے ہیں:

”چوں کہ ساری دنیا میں فرقہ شیعہ سے تعلق رکھنے والے مسلمان چودہ سو سال سے
 کلمہ اسلام لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے بعد کلمہ ایمان علی
 ولی اللہ کا اعلان و اقرار کرنا اپنے لیے ضروری جزا ایمان سمجھتے ہیں۔ لہذا اس مسئلے کی
 توضیح و تحقیق انتہائی ضروری ہے۔“

چہ خوب:

کیا کہنے اس توضیح و تحقیق کے کہ پوری کتاب میں ایک حوالہ بھی بزبان رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے لے کر امام محمد مہدی شیعہ مزعومہ
 امام غائب بارہویں تک اور ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے لے کر
 بنت النبی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا تک تو پیش نہ کر سکے اور دعویٰ ہے چودہ سو سال سے
 کلمہ علی ولی اللہ پڑھے جانے کا۔

اسی کا نام الفت ہے محبت اس کو کہتے ہیں

صفحہ 4 پر تحریر فرماتے ہیں:

”کیا منافقین بھی اسی کلمہ مذکورہ (یعنی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ) کا اقرار نہیں کرتے تھے؟ کیا اس زمانے میں احمدی حضرات بھی اسی کلمہ مذکورہ کا اقرار نہیں کرتے؟“

شباباش:

اس مسئلہ میں تو شیفتہ صاحب واقعی آپ ان سے بھی نمبر لے گئے۔ منافقین اور احمدی حضرات کو تو جرات نہ ہو سکی کہ ہادئی برحق محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بتائے ہوئے کلمہ سے سرمو تجاوز کریں۔ یہ سب آپ اور آپ کے فرقہ شیعہ کا ہی حصہ ہے اور یہ آپ کے بڑے جگرے کی بات ہے۔

شرم نبی خوف خدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

صفحہ 8 پر تحریر فرماتے ہیں:

”کیا یہ حقیقت نہیں کہ نماز پنجگانہ کی دو دو رکعتوں پر مدینے میں آکر مزید رکعات کا اضافہ کر دیا گیا۔ یہ اضافہ ربیع الثانی ۱ھ میں ہوا (دیکھئے تاریخ طبری جلد دوم ص 119 مطبوعہ مصر) شعبان 2ھ میں بیت المقدس کے بجائے خانہ کعبہ کو قبلہ بنا دیا گیا (تاریخ طبری جلد دوم ص 128 مطبوعہ مصر) اسی 2ھ میں رمضان کے روزے فرض قرار دیئے گئے، زکوٰۃ فطرہ واجب ہوئی اور نماز عید پڑھی گئی (تاریخ طبری جلد دوم ص 129) مطبوعہ مصر کیا یہ اضافے نہیں؟“

ماشاء اللہ!

شیفتہ صاحب کو تاریخ طبری پر کتنا عبور ہے اور وہ مذکورہ بالا اضافوں سے بھی واقف ہیں۔ کتنی تحقیق ہے۔ ماشاء اللہ! نظر بد دور!

شیفتہ صاحب سچ فرمائیے! آپ اپنے ان دلائل سے مطمئن ہیں؟ کیا واقعی آپ نے کلمہ علی ولی اللہ ثابت کر دیا ہے؟ نہیں ہرگز نہیں!

تو فرمائیے شیفتہ صاحب یہ اضافے کسی امام بارگاہ کے متولی یا کسی شیعہ ذاکر یا مجتہد نے فرمائے تھے یا خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یقیناً آپ یہی فرمائیں گے کہ یہ سب اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات سے ہی ہوا تو

بس بات سیدھی سی ہے کہ آپ بھی آئیں مرد میدان بنیں اور اپنا کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات سے ثابت کر دیں۔ ہم ابھی سے اس کلمہ کا ورد شروع کر دیں گے ورنہ ہم تو خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چھوڑ کر کسی اور کے شیفۃ ہرگز نہ بنیں گے۔

صفحہ 14 پر ہے:

”علامہ ابن جریر طبری نے اپنی تفسیر مسمی بہ جامع البیان مطبوعۃ المطبعۃ الکبریٰ مصر 1323ھ کی جلد 6 کے صفحہ 186 پر حضرت علی علیہ السلام کی شان میں آیت مذکورہ کا نازل ہونا دو راویوں کے ذریعہ بیان کیا ہے۔ پہلی روایت عتبہ بن حکیم سے مروی ہے اور دوسری روایت غالب بن عبید اللہ سے ہے انہوں نے مجاہد سے سنا کہ آیت انما ولیکم اللہ حضرت علی (رضی اللہ عنہ) کے بارے میں نازل ہوئی جب کہ انہوں نے حالت رکوع میں صدقہ دیا“

--1 سوال ہے انصاف طلب صاحب دل لوگوں سے کہ کیا اگر یہ بات مان بھی لی جائے کہ یہاں ولی سے مراد علی رضی اللہ عنہ ہیں تو کیا یہ بات ولایت کو مستلزم ہے کہ جو بھی ولی اللہ ہو اس کا نام لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے ساتھ کلمہ طیبہ میں شامل کر لیا جائے۔ شیعہ مجتہدین حضرات سے پوچھ لیں کیا امام حسن و حسین، امام زین العابدین رضی اللہ عنہم اور دیگر ائمہ کرام اولیاء اللہ نہ تھے تو پھر سب کا نام اذان میں شامل کر لینا چاہئے۔ بسم اللہ کیجئے، انتظار کس بات کی۔

--2 کیا شیعہ حضرات کے محدث جلیل محمد بن مسعود بن عیاش کی لکھی ہوئی قرآن پاک کی تفسیر العیاشی مکتبہ علمیہ اسلامیہ تہران کے ج 1 ص 328 پر یہ عبارت نہیں ہے کہ:

عن ابی جعفر علیہ السلام فی قوله انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین امنوا قال ہم الائمتہ

عليهم السلام ترجمہ: امام محمد باقر علیہ السلام سے اللہ کے قول انما
ولیکم اللہ الایۃ سے متعلق ہے کہ وہ آئمہ کرام علیہم السلام ہیں اور
حاشیہ پر البحار ج 3 ص 35، البرہان ج 1 ص 483، اثبات الہدایۃ ج 3 ص 48 کے
حوالہ جات بھی درج ہیں۔

--3

غالب بن عبید اللہ جو آیت انما ولیکم اللہ الایۃ حضرت علی
رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہونے کے راوی ہیں ان کی شخصیت ہی اس
روایت کے بھرم اتارنے کو کافی ہے۔ ملاحظہ ہو لسان المیزان اور میزان
الاعتدال:

غالب بن عبید اللہ العقیلی الجزری قال ابن
المدینی کان ضعیفا ولیس بشئی وقال ابن سعد
کان ضعیف الحدیث وقال ابو حاتم ہو متروک
الحدیث و منکر الحدیث

ترجمہ: غالب بن عبید اللہ عقیلی جزری، ابن مدینی نے کہا ضعیف ہے اور کوئی
نئے نہیں، ابن سعد نے کہا ضعیف تھا، ابو حاتم نے کہا کہ وہ متروک الحدیث اور
(لسان المیزان ج 4 ص 415) منکر الحدیث ہے۔

میزان الاعتدال ج 2 ص 321 میں ہے:

قال ابن معین لیس بشقۃ وقال الدارقطنی وغیرہ
متروک

ترجمہ: ابن معین نے کہا کہ وہ ثقہ نہیں ہے اور دارقطنی نے کہا وہ متروک الحدیث ہے اور
اسی طرح ہی دیگر حضرات کا کہنا ہے۔ اب فرمائیے شیفۃ صاحب کیسی رہی آپ کی توضیح و
تحقیق جو نہایت ضروری ہے۔ اور یہی حال دوسرے راوی کا ہے خود کتابیں اٹھا کر دیکھ لیں،
ورنہ:۔

کبھی فرصت میں سن لینا داستان اس کی

صفحہ 21 پر ہے:

”ابراہیم بن زیاد سبلان نے کہا کہ ہم سے بیان کیا عباد بن عباد نے کہ میں یونس بن

خواب کے پاس گیا اور سے عذاب قبر کی حدیث کے بارے میں پوچھا تو اس نے وہ حدیث مجھ سے بیان کی اور پھر کہا کہ یہاں ایک اور کلمہ بھی ہے جسے نامیوں نے چھپا ڈالا ہے۔ میں نے پوچھا وہ کیا ہے؟ تو اس نے کہا مرنے والے سے اس کی قبر میں پوچھا جائے گا کہ تیرا ولی کون ہے؟ پس اگر وہ جواب میں کہے گا کہ میرے ولی علی ہیں تو نجات پائیگا۔

لعنة الله على الكاذبين:

رافضی لوگ جن کا یہ نام بقول امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ خود اللہ تعالیٰ نے رکھا ہے (دیکھئے روضۃ الکافی ص 34) کی یہ عادت قدیمہ ہے کہ جب وہ اہل سنت (کثر ہم اللہ تعالیٰ) کی طرف کسی بھی بڑے جھوٹ کی نسبت کرتے ہیں جن کا ان کے پاس کوئی حوالہ یا ثبوت نہیں ہوتا تو لفظ ناصبی لکھ کر اپنی تہی دستی اور تبرا بازی کا ثبوت دیتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی کسی غالی مفرط شیعہ کا نام فلاں بن فلاں لکھ کر اپنی مرضی کا مواد سمو دیتے ہیں۔

یہی حال اس عبارت کا ہے کہ یہاں ایک اور کلمہ بھی ہے جسے نامیوں نے چھپا ڈالا ہے۔

یعنی ابراہیم بن زیاد سے عباد بن عباد نے بیان کیا کہ وہ یونس بن خواب کے پاس گیا۔ اور پھر یونس بن خواب نے جو کچھ بیان کیا وہ آپ کے سامنے ہے۔ یونس بن خواب آخر ہے کون جو ایسے واہیات بکتا ہے؟ تو لمحے ہم اس کے چہرہ سے ابھی نقاب کشائی کرتے ہیں۔ فیصلہ آپ پر چھوڑتے ہیں۔ میزان الاعتدال میں ہے:

یونس بن خواب کان رافضیا قال یحییٰ بن سعید کان کذابا وقال ابن معین رجل سوء ضعیف وقال ابن حبان لا تحل الراویة عنه وقال النسائی ضعیف وقال الدارقطنی رجل سوء فیہ شیعة مفرطة وقال البخاری منکر الحدیث ابراہیم بن زیاد سبلان ثنا عباد بن عباد

قال اتى يونس بن خباب فسأله عن حديث عذاب القبر فحدثني به فقال هنا كلمته احفوها الناصبة قلت ما هي قال انه يسئل في قبره من وليك فان قال على نجا فقلت والله ما سمعنا هذا في ابائنا الاولين فقال لي من اين انت قلت من اهل البصرة قال انت عثمانى خبيث انت تحب عثمان وانه قتل بنتي رسول الله صلى الله عليه وسلم قلت قتل واحدة فلم زوجة الاخرى فامسك۔ ترجمہ:

یونس بن خباب رافضی تھا۔ یحییٰ بن سعید نے کہا کہ جھوٹا تھا: ابن معین نے کہا کہ بہت برا آدمی تھا اور ضعیف تھا، ابن حبان نے کہا کہ اس سے روایت کرنا جائز نہیں ہے اور نسائی نے کہا کہ ضعیف تھا اور دار قطنی نے اسے بہت برا اور مفرد شیعہ قرار دیا اور بخاری نے کہا کہ وہ منکر الحدیث تھا (رحمہم اللہ تعالیٰ) (اور بیان کیا کہ) ابراہیم بن زیاد سبلان نے کہا ہم سے بیان کیا عباد بن عباد نے کہ میں یونس بن خباب کے پاس آیا اور اس سے عذاب قبر کی حدیث کے بارے میں پوچھا اس نے مجھ سے وہ حدیث بیان کی پھر کہا کہ یہاں ایک اور کلمہ بھی تھا جسے نامیوں نے چھپا دیا ہے، میں نے پوچھا، وہ کیا ہے؟ تو اس نے کہا سرنے والے سے قبر میں پوچھا جائے گا تیرا ولی کون ہے۔ پس اگر وہ علی (رضی اللہ عنہ) کا نام لے گا تو نجات پائے گا۔ میں نے کہا اللہ کی قسم میں نے اپنے آباؤ اجداد سے بھی یہ نہیں سنا۔ تو یونس بن خباب مجھ سے کہنے لگا تو کہاں کا رہنے والا ہے؟ میں نے کہا میں بصرہ کا رہنے والا ہوں تو یونس بن خباب کہنے لگا تو عثمانی ہے اور خبیث ہے اور تو عثمان (رضی اللہ عنہ) سے محبت رکھتا ہے حالاں کہ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بیٹیوں کو قتل کیا تھا۔ میں نے کہا جب عثمان رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی کو قتل کر دیا تھا تو پھر دوسری صاحبزادی حضور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے نکاح میں کیوں دے دی؟ جس کا یونس بن خباب سے کوئی جواب نہ بن سکا اور خاموش ہو گیا۔

سوئپ دی تھی؟

امامت کا سوال ہے ذرا سوچ سمجھ کر۔

ناز ہے گل کو نزاکت پہ چمن میں اے ذوق

اس نے دیکھے ہی نہیں ناز و نزاکت والے

خیر یہ تو شیفۃ صاحب کے حسن ذوق کی خاطر چند جملے نوک قلم پر آگئے اب ذرا
خصائص نسائی میں سے مندرجہ روایت پر نظر فرماتے چلئے۔ اس میں ابن فضیل ہے جس
کے متعلق تقریب اتہذیب کے صفحہ 441 پر ہے۔ ابن فضیل ہو محمد (ابن فضیل محمد ابن فضیل
ہے۔ یہ ابن فضیل اور دوسرا راوی اجل دونوں شیعہ حضرات کی بزرگ ترین ہستیاں ہیں۔
اجل کے متعلق میزان الاعتدال ج 1 ص 27 پر ہے کہ:

قال ابو حاتم ليس بالقوى وقال النسائي ضعيف له راي سوء الخ
يعني ابو حاتم" نے اسے کمزور قرار دیا نسائی نے اسے ضعیف اور بری رائے والا اور ابن
عدی نے اسے شیعہ قرار دیا۔

محمد بن فضیل کے متعلق تقریب اتہذیب ص 315 پر ہے رمی باتشیع یعنی
شیعیت کے ساتھ مشہور ہے اور میزان الاعتدال ج 3 ص 122 پر ہے کان شیعیا
محترقا کہ محمد بن فضیل بڑا جذباتی قسم کا شیعہ تھا۔

امید ہے کہ شیفۃ صاحب پر اپنے بودے دلائل کی حقیقت واضح ہو گئی ہوگی۔

کچھ اس طرح سے کیا میں نے شکوہ بیداد

نگاہیں جھک گئیں ان سے کچھ جواب نہ بنا

صفحہ 40 پر شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب جذب القلوب الی دیار
المحبوب کی فارسی عبارت اور پھر اس کا اردو ترجمہ پیش کیا گیا ہے۔ قارئین کی سہولت کے
لیے یہاں اسی کتاب سے اردو ترجمہ حاضر ہے۔ وہوا ہذا۔

جابر رضی اللہ عنہ کی روایت سے ثابت ہے کہ ایک روز حضرت رسالت پناہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت علی مرتضیٰ سلام اللہ علیہ کا ہاتھ پکڑے ہوئے مدینہ کے بعض
باغوں میں تشریف لے گئے یکایک درخت میں سے آواز آئی ہذا محمد سید
الانبياء و هذا علی سید الاولیاء ابو الائمة الطاہرین (یہ محمد

(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہیں سردار نبیوں کے اور یہ علی (رضی اللہ عنہ) ہیں سردار اولیاء کے باپ ائمہ طاہرین کے اس کے بعد دوسرے درخت کے پاس گزرا ہوا تو آواز آئی
 هذا محمد رسول الله وهذا علي سيف الله (یہ محمد (صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم) ہیں رسول اللہ کے اور یہ علی (رضی اللہ عنہ) سیف اللہ ہیں۔ اسی وجہ سے ان
 کو صحابی کہتے ہیں کیوں کہ صحیح لغت میں بمعنی آواز کے ہے۔

اور صفحہ 41 پر لکھتے ہیں: اس حدیث شریف سے نہ صرف علی ولی اللہ ثابت ہوا بلکہ
 علی علیہ السلام کا سید الاولیاء ہونا اور ائمہ طاہرین کا پدر و بزرگوار ہونا بھی ثابت ہوا۔
 بات پھر وہی ہے کہ علی رضی اللہ عنہ ولی ہیں، اولیاء کے سردار ہیں۔

--1 سوال یہ ہے کہ یہ کونسا شرعی قاعدہ ہے کہ جو ولی ہو، اولیاء کا سردار ہو اس کا نام
 کلمہ شریف میں ہونا چاہئے اس کے بغیر اسلام و ایمان مکمل نہیں ہوتا۔

--2 آپ کی پیش کردہ عبارت میں تو علی سیف اللہ بھی ہے۔ اگرچہ آپ اور آپ
 کے نظریہ سے متعلق وثوق کے ساتھ کچھ نہیں کہا جاسکتا کہ آپ کل کس نئی چیز
 کو ایجاد کر لیں گے مگر یہ بات ہم کامل یقین کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ فی الحال
 آپ کے کلمہ شریف میں بھی علی سیف اللہ کے الفاظ شامل نہیں ہیں۔ یہ عجیب
 منطق ہے آپ کی۔ کہ ایک ہی حدیث کو پیش کر کے ایک صفت علی المرتضیٰ
 رضی اللہ عنہ کو کلمہ کا جزو بنا لیتے ہیں اور دوسری صفت کو نتیجہ ذکر تک نہیں
 کرتے۔ کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے۔

--3 شیفتہ صاحب آپ کی تصنیف شریف کا نام نامی تو "کلمہ علی ولی اللہ" ہے مگر
 پیش کردہ روایت میں تو کلمہ پاک کی پہلی جزو جو خدا تعالیٰ کی توحید و الوہیت پر
 دلالت کرتی ہے یعنی لا الہ الا اللہ ہی مفقود ہے۔ آپ نے کس گمان فاسد سے بغیر
 لا الہ الا اللہ کے کسی روایت کے الفاظ کو ثبوت کلمہ کے لیے پیش کر دیا۔ سچ ہے
 ڈوبتے کو تنکے کا سہارا۔

بروز حشر گر پر سند چوں فتنہ بپا کر دی
 چہ خواہی گفت قربانت شوم من نیز مشتاقم

کتاب کلمہ علی ولی اللہ کے ص 47/48 پر بحوالہ کتاب کفایت الطالب عباس بن بکار اور بھی وغیرہ کے ذریعہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت اور پھر اس کا اردو ترجمہ درج کیا گیا ہے کہ عرش اعظم پر لکھا ہے لا الہ الا اللہ وحدی لا شریک لی و محمد عبدی و رسولی ایدتہ بعلی یعنی نہیں ہے کوئی معبود برحق سوائے اللہ کے میرا کوئی شریک نہیں اور محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میرے بندے اور میرے پیغمبر ہیں۔ میں نے ان کی تائید کی ہے علی کے ذریعے۔

جو پڑھا لکھا تھا نیاز نے

وہ سب ایک دم میں بھلا دیا

کتاب کا نام کلمہ ولی اللہ اور دلیل ہے ایدتہ بعلی سچ ہے۔ جو بات کی لا جواب کی۔

شیفۃ صاحب! غازی عباس کے علم یا پنچہ یا جس جس کی قسم آپ کے مذہب میں ہے، وہ قسم اٹھا کر کہیں کہ واقعی آپ کلمہ میں ایدتہ بعلی پڑھتے ہیں؟ کیا آپ نے اسی کے ثبوت کے لیے کتاب ”کلمہ علی ولی اللہ“ لکھی؟

اتنے جوڑ توڑ کی کیا ضرورت تھی۔ بس ایک روایت پیش کر دیتے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا مزمومہ بارہ اماموں میں سے کسی نے کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے ساتھ علی ولی اللہ پڑھا ہو۔ مگر آپ بھی مجبور ہیں، تحقیق نام کی ہر چیز آپ کے ہاں مفقود ہے۔ ذرا اوراق پلٹ کر دیکھئے ہم نے طفیل مشکل کشا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، بارہ ائمہ کرام رضی اللہ عنہم، انبیاء سابقین علیہم السلام اور اجماع امت سے کس طرح کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ثابت کیا ہے اور آخر میں شیعہ مجتہدین اور مصنفین کی کتب سے بھی آپ پر احسان فرمایا ہے۔ ہل جزاء الاحسان الا الاحسان

ربا ایدتہ بعلی تو قرآن پاک کی آیت هو الذی ایدک بنصرہ وبالْمُؤْمِنِینَ پڑھ لیجئے انشاء اللہ شرح صدر ہو گا۔

خداوند کریم تو اعلان فرما رہے ہیں کہ آپ کی تائید تمام مومنین کے ذریعہ کی گئی ہے ایک علی رضی اللہ عنہ کی تائید کا ذکر روایت میں آیا تو آپ نے ان کا نام جزو کلمہ بنا لیا اور

جب تمام مومنین کی تائید کا ذکر قرآن میں ہے تو پھر کیا اب تمام مومنین کے نام کلمہ میں گنوا یا کریں گے۔ شاباش ۔

اس کی طرف سے دل نہ پھرے گا کہ دوستو
اب ہو چکا کہ جس کا طرفدار ہو چکا!

سوئے غریباں یک نظر:

روایت مذکورہ پر اجمالی تبصرہ ہو چکا اب ذرا رواۃ کی صحت دریافت فرماتے چلیں۔
شیفۃ صاحب کلبی تو آپ کا دیرینہ بزرگ اور وفادار ہے۔ آج آپ عباس بن بکار سے
ملے۔ میرے خیال میں آپ کا ان سے تعارف پہلے نہیں ہے ورنہ آپ کے علم میں ہوتا
کہ اس باطل روایت کا کرتادھرتا یہی عباس بن بکار ہے

زہر ٹپکے ہے نگاہ یار سے
مر گیا وہ جس کو دیکھا پیار سے

لسان المیزان ج 3 ص 238 پر ہے:

ومن اباطيله عن خالد بن ابی عمرو الازدی عن
الکلبی عن ابی صالح عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ قال
مکتوب علی العرش لا اله الا الله وحده محمد عبدی
ورسولی ایدتہ بعلی ومن مصائبہ حدثنا عبد الله بن
زیاد الکلبی عن الاعمش عن زر عن حذیفة رضی اللہ
عنہ مرفوعاً فی المہدی فقال سلمان یا رسول اللہ فمن
ای ولدک قال من ولدی هذا و ضرب بیدہ الحسین انتہی
..... وقال ابو نعیم الاصبہانی یروی المناکیر لا شئی ومن
مناکیرہ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم یقول النظر الی علی عبادۃ عن ام سلیم قالت
لم یرلفاطمتہ دم فی حیض و لا نفاس هذا من وضع
العباس۔

ترجمہ: اور اسی عباس کی باطل روایتوں میں سے ہے: خالد بن ابی عمر دزدی سے کلبی سے ابو صالح اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، کہ عرش پر لکھا ہوا ہے: لا الہ الا اللہ و حدی محمد عبدی و رسولی ایدتہ بعلی اسی عباس کے مصائب میں سے ہے حضرت خذیفہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت امام مدنی کے بارے میں کہ سلمان (فارسی) رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، وہ آپ کے کون سے بیٹے کی اولاد میں سے ہوں گے تو آپ نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ میرے اس بیٹے سے ہوں گے اور ابو نعیم اصفہانی نے کہا وہ کچھ نہیں ہے منکر روایتیں بیان کرتا ہے اور اسی کی منکر روایتوں میں سے ہے طلیق خزاعی نے اپنے باپ سے اور اس نے دادا کے حوالہ سے بیان کیا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا۔ آپ فرماتے تھے علی رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھنا عبادت ہے، اور ام سلیم کے حوالہ سے اسی عباس کی گھڑی ہوئی بات ہے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے حیض و نفاس میں خون نہ تھا۔

لائے اس بت کو التجا کر کے
کفر ٹوٹا خدا خدا کر کے

چالاکي و عیاری:

مصنف کتاب "کلمہ علی ولی اللہ" کی انتہائی چالاکي و عیاری قابل داد ہے کہ جس روایت کو محققین اسماء الرجال اسی عباس بن بکار کی وجہ سے ہی باطل قرار دے رہے ہیں اور اس کے نام کے تحت اسی کی باطل روایت لکھ کر درج کر رہے ہیں مصنف صاحب اسی باطل روایت سے استدلال فرماتے ہوئے ذرا نہیں شرماتے۔ نہ تو انہیں محققین کا راوی مذکور کے متعلق "لا شئی" لکھنا کھلتا ہے اور نہ ہی انہیں اس کے وضاع یعنی جھوٹی روایتیں گھڑنے والا ہونے پر اور منکر روایتیں بیان کرنے والا ہونے پر شرمساری و ندامت ہوتی ہے۔ بات بھی ٹھیک ہے۔ جب من گھڑت کلمہ بناتے وقت خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خوف نہیں ہے تو بندوں کا کیا ڈر

بے حیا باش و ہرچہ خواہی کن

کچھ اذان کے بارے میں

اگرچہ ہماری کتاب ”کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ“ کا موضوع و مقصد کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا بدلہ لائے پیش کرنا تھا۔ جسے الحمد للہ حسب استطاعت پورا کر دکھایا مگر شیعہ حضرات چوں کہ کلمہ کی طرح اپنی اذان میں بھی ذکر رسالت یعنی اشہدان محمد رسول اللہ کے بعد اشہدان امیر المومنین علی ولی اللہ کہتے ہیں اس لیے ثبوت کلمہ کے بعد شیعہ حضرات کی کتب معتبرہ سے ہی اذان سے متعلق چند حوالہ جات قارئین کے پیش خدمت ہیں۔

ثم سمعت الاذان فاذا ملكك يؤذن لم يرفى السماء
قبل تلك الليلة فقال الله اكبر الله اكبر فقال صدق
الله عبادي انا اكبر فقال اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان لا
اله الا الله فقال الله صدق عبادي انا الله لا اله غيري فقال
اشهد ان محمدا رسول الله اشهد ان محمدا رسول الله
فقال الله صدق عبادي ان محمدا عبادي ورسولي انا
بعثته وانتجبته فقال حي على الصلوة حي على الصلوة
فقال صدق عبادي و دعا الى فريضة فمن مشى اليها
راغبا فيها محتسبا كانت له كفارة لما مضى من ذنوبه
فقال حي على الفلاح حي على الفلاح فقال الله هي
الصلاح والنجاح والفلاح۔

ترجمہ :

پھر میں نے اذان سنی تو دیکھتا کیا ہوں کہ اذان ایک ایسا فرشتہ دے رہا ہے جو اس رات سے پہلے کبھی آسمان میں نہیں دیکھا گیا اس نے کہا اللہ اکبر اور خدا تعالیٰ نے فرمایا میرا بندہ سچ کہتا ہے میں اس سے بڑا ہوں کہ کسی طرح کوئی میرا وصف بیان کر سکے۔ پھر اس نے کیا اشہدان لا الہ الا اللہ اشہدان لا الہ الا اللہ اس پر

خدائے تعالیٰ نے فرمایا میرا بندہ سچ کتا ہے خدا میں ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ پھر اس نے کہا اشہدان محمد رسول اللہ اشہدان محمد رسول اللہ اس پر خدائے تعالیٰ نے فرمایا کہ میرا بندہ سچ کتا ہے۔ بے شک محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میرا بندہ ہے اور میرا رسول ہے۔ میں نے ہی اسے مبعوث کیا اور میں نے ہی اسے منتخب کیا۔ پھر اس نے کہا حی علی الصلوٰۃ حی علی الصلوٰۃ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے بندہ نے سچ کہا اور میرے فریضہ کی طرف بلایا۔ پس جو شخص بخوشی خاطر اور امیدوار ثواب ہو کر اس کی طرف جائے گا تو اس کے جو گناہ گزر چکے ہیں ان کا کفارہ ہو جائے گا۔ پھر اس نے کہا حی علی الفلاح حی علی الفلاح خدائے تعالیٰ نے فرمایا کہ بے شک یہ نماز صلاح بھی فلاح بھی نجات بھی ہے۔

(عبارت عربی از تفسیر اقصیٰ علی بن ابراہیم قمی شیعہ مطبع النجف ج 2 ص 11)

(اردو ترجمہ از ضمیمہ اشارات تفسیر مقبول احمد دہلوی شیعہ ص 274)

اور تفسیر العیاشی میں ہے۔

عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لما اسرى رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت الصلوٰۃ فاذن جبریل فلما قال اللہ اکبر اللہ اکبر قالت الملائکۃ اللہ اکبر اللہ اکبر فلما قال اشہدان لا الہ الا اللہ اشہدان لا الہ الا اللہ قالت الملائکۃ خلع الانداد فلما قال اشہدان محمد رسول اللہ قالت نبی بعث فلما قال حی علی الصلوٰۃ قال حی علی عبادۃ ربہ فلما قال حی علی الفلاح قالت افلح من تبعہ

ترجمہ :

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معراج کرائی گئی نماز کا وقت ہوا تو جبریل علیہ السلام نے اذان کہی۔ جب جبریل (علیہ السلام) نے اللہ اکبر اللہ اکبر کہا تو فرشتوں نے بھی اللہ اکبر اللہ اکبر کہا جب جبریل (علیہ السلام) نے اشہدان لا الہ الا اللہ کہا فرشتوں نے کہا بت جدا ہو گئے۔ جب

جبریل (علیہ السلام) نے اشہدان محمد رسول اللہ کہا تو فرشتوں نے کہا وہ نبی ہیں جو مبعوث فرمائے گئے ہیں جب جبریل علیہ السلام نے حی علی الصلوۃ کہا تو فرشتوں نے کہا اس نے اپنے رب کی عبادت کی طرف دعوت دی۔ جب جبریل علیہ السلام نے حی علی الفلاح کہا تو فرشتوں نے کہا کامیاب ہوا وہ جس نے اس کی اتباع کی۔

نیز

جبریل علیہ السلام کا اسی طرح اذان فرمانا حیات القلوب فارسی ج 2 ص 393 اور اردو ج 2 ص 444 پر بھی درج ہے۔

شیعہ مجتہدین کے نزدیک بھی اشہدان علیا ولی اللہ کے الفاظ اذان و اقامت کا جزو نہیں ہیں۔

چنانچہ شیعہ حضرات کے حجتہ الاسلام السید حسین البروجردی اور فقیہ العصر الحاج سید محمد کاظم شریعت مدار کے فارسی میں لکھے ہوئے فتاویٰ کی کتاب کا اردو ترجمہ توضیح المسائل مترجمہ اختر عباس صاحب کے ص 147/148 اور موجودہ شیعہ حکمران ایران روح اللہ خمینی کی کتاب منتخب توضیح المسائل فارسی مطبوعہ النجف الاشرف کے ص 140 پر شیعہ حضرات کی اذان درج ہے جس میں اشہدان علیا ولی اللہ کے الفاظ بالکل نہیں ہیں اور ساتھ ہی اس بات کی وضاحت بھی کر دی گئی ہے کہ یہ الفاظ اذان و اقامت کی جزو نہیں ہیں۔

شیعہ حضرات کی فقہ کی معتبر کتاب العروة الوثقی مصنفہ شیعہ حجتہ الاسلام مولانا السید محمد کاظم الطباطبائی مطبعہ دار السلام بغداد 1330ھ کے صفحہ 214 پر اذان و اقامت کی فصل پر شیعہ حضرات کی اذان بغیر الفاظ اشہدان علیا ولی اللہ درج ہے اور ساتھ ہی پر زور الفاظ میں یہ وضاحت موجود ہے۔

واما الشہادۃ لعلی ع بالو لایۃ وامرۃ المومنین
فلیست جزو منہما (مگر علی رضی اللہ عنہ کی ولایت اور امارت کی شہادت تو یہ
اذان اور اقامت کا دونوں جزو نہیں ہیں۔
(العروة الوثقی ص 214)

اسی طرح شیعہ حضرات کی معتبر کتاب من لا یحضرہ الفقیہ میں شیعہ

حضرات کی اذان درج ہے مگر اشہدان علیا ولی اللہ کے الفاظ نہیں ہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی یہ بھی لکھا ہے:

وقال مصنف هذا الكتاب هذا هو الاذان الصحيح لا يزداد فيه ولا ينقص منه والمفوضة لعنهم الله قد وضعوا اخبارا و زادوا في الاذان محمد وال محمد خير البرية مرتين وفي بعض رواياتهم بعد اشهدان محمدا رسول الله اشهدان عليا ولي الله مرتين ومنهم من روى بدل ذلك اشهدان عليا امير المؤمنين حقا مرتين ولا شك في ان عليا ولي الله وانه امير المؤمنين حقا وان محمدا وآله صلوات الله عليهم خير البرية ولكن ليس ذلك في اصل الاذان وانما ذكرت ذلك ليعرف بهذه الزيادة المتهمون بالتفويض

ترجمہ:

اس کتاب کا مصنف ابو جعفر الصدوق محمد بن علی بن حسین بن بابویہ القمی کہتا ہے کہ یہی وہ اذان ہے جو صحیح ہے۔ اس میں نہ تو زیادتی کی جائے نہ کمی اور مفوضہ اللہ بن پرعت کرے انہوں نے اپنی طرف سے بہت سی خبریں گھڑ لی ہیں اور انہوں نے اذان میں محمد وال محمد خیر البریہ کے الفاظ دو دفعہ بیڑھا لیے ہیں اور ان کی بعض روایتوں میں اشہدان محمدا رسول اللہ کے بعد دو دفعہ اشہدان علیا ولی اللہ ہے۔ انہی میں سے ہی وہ شخص ہے جس نے اشہدان علیا ولی اللہ کا بدل اشہدان امیر المؤمنین حقا دو دفعہ کہنا کہا ہے اور اس بات میں کوئی شک نہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اللہ کے ولی ہیں اور وہ امیر المؤمنین بھی یقینی ہیں اور محمد اور آپ کی آل صلوات اللہ علیہم خیر البریہ بھی ہیں لیکن یہ الفاظ اصل اذان میں نہیں ہیں اور میں نے یہ اس لیے بیان کر دیا ہے تاکہ مفوضہ (اعتق) لوگوں کی پہچان ہو جائے۔

(من لا یحضرہ الفقیہ ج 1 ص 188 مطبع تبران)

ان روایات شیعہ حضرت اور شیعہ علماء و مجتہدین کی تحریروں اور خصوصاً صاحب

من لا يحضره الفقيه کا اشہد ان علیا ولی اللہ کہنے والوں کو لعنتی قرار دینا پر آگاہی کے بعد کسی مخلص مومن و مسلمان سے یہ توقع نہیں کی جاسکتی کہ وہ اپنی من مانی کرتے ہوئے مسلمانوں کی اجماعی اذان کو چھوڑ کر صرف ضد اور اظہار تعصب کے لیے اذان میں ان الفاظ کا اضافہ اپنی طرف سے کرے جو اذان کا جزو نہیں ہیں بلکہ بقول شیعہ مصنف ان الفاظ کا موجد ایک لعنتی فرقہ مفوضہ ہے۔ اعاذنا اللہ عنہا۔

☆☆☆☆☆☆

پند ہادادیم و حاصل شد فراغ

مَا عَلَيْنَا يَا أَخِي إِلَّا الْبَلَاغُ

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ
محمد و علی الہ واصحابہ وازواجہ و
ذریاتہ اجمعین الی یوم الدین

مفتی محمد شفیع

خطیب جامع عمرڈسکہ (ضلع سیالکوٹ)

اختتام

17 ربیع الثانی 1403ھ

Www.Ahlehaq.Com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اذان اور قرآن حکیم

واذا نادیتهم الى الصلوة اتخذوها حزموا ولعبوا لكسابا نعم قوم لا يعقلون - المائدہ

ترجمہ :- اور جب تم نماز کے لیے اذان دو تو اسے ہنسی کھیل بناتے ہیں یہ اس لئے کہ وہ نرے بے عقل لوگ ہیں (ترجمہ از اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ)

اور تفسیر انوار التزیل للیضای میں اسی آیت کریمہ کی تفسیر میں ہے

ای اتخذوا الصلوات والنادات وفیه دلیل علی ان الاذان مشروع للصلوة روى ان نصرانيا بالمدنیہ کان اذا سمع الموزن يقول اشهد ان محمداً رسول الله قال احرق الله الکاذب فدخل خادمه ذات لیلته بنا واحله نيام قطایر شرر هانی الیبت فاحرقه واحله

ترجمہ :- یعنی یہود نماز اور اذان کا تمسخر کرتے اور اس میں یہ دلیل ہے کہ اذان نماز کے لیے ایک شرعی حکم ہے روایت کیا گیا ہے کہ مدنیہ طیبہ میں ایک نصرانی رہتا تھا وہ جب بھی موزن کی آواز اشہد ان محمد الرسول اللہ

کو کہتے ہوئے سنتا تو وہ کہتا اللہ جھوٹے جلا دے ایک رات اس کا خادم آگ لایا اور اس کے گھر والے سو رہے تھے آگ سے ایک شرارہ اڑا اور اس نے اس نصرانی اور اسکے گھر والوں کو جلا دیا تفسیر انوار التزیل للیضای ج 1/231 اور ایسا ہی دیگر تفاسیر القرآن میں ہے ملاحظہ ہو تفسیر حسین 188 مطبع محمدی بمبئی تفسیر کنز العرفان مطبع تاج کمپنی 171 تفسیر موضح الفرقان 152 تفسیر نعیمی پارہ 6-577 تفسیر محمدی 66 شیعہ تفسیر مجمع البیان طبع بیروت 213- (ج 3)

اس آیت مبارکہ میں امام بیضاوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے فیہ دلیل علی ان الاذان مشروع للصلوة ترجمہ یہ دلیل ہے کہ اذان نماز کے لیے شرعی حکم ہے کنز العرفان میں مولانا نعیم الدین - (مراد آبادی) رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ اذان نص قرآنی ہے بھی ثابت ہے (ص 171)

تفسیر نعیمی میں ہے کہ اذان کا ثبوت قرآن مجید سے ہے جیسا کہ نادیم الی الصلوۃ کی ایک تفسیر سے معلوم ہوا جو کہے کہ اس کا ثبوت صرف حدیث ہے غلط ہے دوسرے مقام پر قرآن حکیم فرماتا ہے اذانودی للصلوة من یوم الجمعۃ وہاں بھی اذان جمعہ کا ذکر ہے پارہ 6-579-آیت نمبر 2 ومن احسن قولامن دعاالی اللہ وعمل صالحاوقال اننی من المسلمین (حم مجدہ)

ترجمہ۔ اور اس سے زیادہ کس کی بات اچھی جو اللہ کی طرف بلائے اور نیکی کرے اور کہے کہ میں مسلمان ہوں

فرمان ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرمودہ کہ نبی شہیم اس آیت واللادیرشان موزناں ترجمہ۔ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میرے نزدیک یہ آیت موزنوں کے حق میں نازل ہوئی تفسیر حسینی فارسی (ص 768) و تفسیر خزائن العرفان - (ص 694) و مصنف ابن ابی شیبہ ج 1/152 حاشیہ تفسیر جلالین میں بحوالہ کلبی موجود ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کاموزن اذان کہتا تو یہودی کہتے کہ یہ اذان کی آواز اور یہ کام کتنا برا ہے تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ومن احسن قولالایۃ اور اذان نادیم الی الصلوۃ دونوں آیتیں اتاریں تفسیر جلالین شریف 102 اور تفسیر صاوی علی الجلالین میں ہے ومنہم من یدعواالی اللہ تعالیٰ بالاعلام باداء الفرائض کالموزنین۔ ترجمہ اور اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والوں میں وہ بھی ہے جو فرائض کی ادائیگی کے لیے بلائے جیسا کہ اذان کہنے والے موزنین حضرات تفسیر صاوی (ج 4/24)

تفسیر بیضاوی میں ہے قیل نزلت فی النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم وقیل فی الموزنین ترجمہ مفسرین کا ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی شان میں نازل ہوئی اور ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت موزنوں کی شان میں اتری بیضاوی (ج 2 ص 268)

اذان اور موزن کی شان از احادیث

عن جابر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یقول ان الشیطان اذا سمع النداء بالصلوة ذهب

حتیٰ یکون مکان الروحاء قال سلیمان فسنالقه عن الروحاء فقال هی من المدینۃ ستہ وثلثون میلًا۔ ترجمہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو یہ فرماتے سنا شیطان جب اذان کی آواز نماز کے لئے سنتا ہے تو مکان روحاء تک بھاگ جاتا ہے سلیمان کہتے ہیں میں نے روحاء کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ وہ مدنیہ منورہ سے 36 میل کے فاصلے پر ہے۔ صحیح ابن خزیمہ ج 1/205 مسلم شریف باب فضل الاذن ج 1/187 مصنف ابن ابی شیبہ 154 (ج 17)

(2) قال ابو سعید سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم لا تسمع مدی صوت الموزن جن ولا انس ولا شی الا شہد لہ یوم القیمہ

ترجمہ۔ ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے سنا کہ جن انسان اور کوئی شے ایسی نہیں جو موزن کی آواز سنتی ہو مگر قیامت کے دن وہ اسکی گواہی دیگی۔

(3) عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الموزن۔ غفر لہ مدی صوتہ و شہد لہ کل رطب و یابس

ترجمہ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ جہاں تک موزن کی آواز پہنچتی ہے اسکے لیے بخشش کر دی جاتی ہے اور ہر تر و خشک چیز اسکی گواہی دیتی ہے۔ ابو داؤد 76۔ اج صحیح ابن خزیمہ

204۔ ج اسنن ابن ماجہ 53 نسائی شریف 67 اج مصنف ابن ابی شیبہ 152۔ (اج)

(4) عن انس رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذانودی بالصلوۃ فتحت ابواب السماء واستجیب الدعا ترجمہ۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب نماز کے لئے اذان کہی جاتی ہے تو آسمانوں کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔ مسند ابی داؤد الطیالسی 282۔ (ج 9)

(5) عن عیسیٰ بن طلحہ قال سمعت معاویہ بن ابی سفیان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم الموزنون اطول الناس اعناقاً یوم القیمہ

ترجمہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا موزنوں کی گردنیں قیامت کے دن سب سے زیادہ دراز ہوں گی ابن ماجہ 53۔ (اج) مسلم شریف

اذان کی شرعی حیثیت

(1) عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما قلت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم علمنی سنت الاذان

ترجمہ۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول

اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے عرض کیا مجھے اذان کی سنت سکھلائیں مشکوہ۔ باب الاذان

(2) اذان پانچ نمازوں اور جمعہ کے لیے سنت موکدہ ہے تفسیرات احمدیہ مترجم از ملا جیون رحمۃ اللہ

علیہ

(3) آذان سنت ہے اور شعار دین میں سے ہے مرات المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح از مفتی احمد

یار خان رحمۃ اللہ علیہ

4- پس وحی آمد کہ آں کلمات کہ بر آسمان شنیدہ بودید بر زمین سنت اذان باشد

ترجمہ:- حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو وحی آئی کہ وہ کلمات جو آپ نے آسمانوں پر سنے تھے زمین پر

وہی اذان سنت ہوگی مسک الختام شرح بلوغ المرام (ص 261-ج 1) مدارج النبوت 351 ج 1

(5) ہوسنتہ للرجال فی مکان عال ہی کالواجب۔ ترجمہ۔ وہ یعنی اذان مردوں کے لیے بلند مقام پر کھڑے

ہو کر کہنا سنت ہے اور واجب کی طرح ہے الدر المختار 28 ج 1

(6) اور ہدایہ میں ہے الاذان سنتہ للصلوات الخمس۔ ترجمہ۔ پانچ نمازوں اور جمعہ کے لیے اذان سنت

ہے ہدایہ 70 ج 1 اور حاشیہ ہدایہ میں ہے قال بعض مشائخنا واجب ترجمہ۔ ہمارے بعض مشائخ

نے کہا ہے کہ اذان واجب ہے 71 ج 1

(7) اور فتاویٰ رضویہ میں ہے جمعہ و جماعت ہنجانہ کے لیے اذان سنت موکدہ و شعار اسلام و قریب

بواجب ہے فتاویٰ رضویہ (376-ج 2)

(8) سب فرض عین نمازوں کے لئے ایک بار اذان کہنا مردوں پر سنت موکدہ ہے علم الفقہ (140-ج 2)

(ج 2)

(9) فقہ اسلامیہ کی ضخیم اور معتبر کتاب بہار شریعت میں ہے فرض جنگا نہ کہ ان ہی میں جمعہ بھی ہے جب جماعت مستحبہ کیساتھ وقت پر ادا کیے جائیں تو ان کے لیے اذان سنت موکدہ ہے اور اس کا حکم مثل واجب ہے کہ اگر اذان نہ کہی وہاں کے سب لوگ گمنگار ہوں گے بہار شریعت (ص 24 ج 3)

تارکین اذان کے خلاف جہاد

1- عن انس عن البنی صلی اللہ علیہ والہ وسلم انہ کان اذا غزا ابنا قوما لم یکن غیر بنی حنی صحیح وینظر فان سمع اذان کف عنہم وان لم یسمع اذان اغار علیہم

ترجمہ - حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کسی قوم کیساتھ جنگ کے لیے ہمارے ساتھ جاتے تو ان پر حملہ نہ کرتے جب تک صبح نہ ہو جائے انتظار فرماتے اگر اذان سن لیتے تو ان پر حملہ نہ کرتے اور اگر اذان نہ سنتے تو ان پر حملہ کر دیتے بخاری شریف 86-ج 1 اور اسی مضمون کی حدیث مسلم شریف 186-ج 1 اور مسک الحتام - (262) پر بھی ہے

(2) ایک تو وہ اسلام کا شعار ہے اور اس کی وجہ سے کسی ملک کو دارالاسلام ہونے کا حکم دیا جاتا ہے لہذا حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا قاعدہ تھا کہ اگر آپ اذان سن لیا کرتے کچھ نہ کرتے اور اگر اذان کی آواز نہ سنتے تو اس شہر کو غارت کر دیتے حجۃ اللہ البالغہ مترجم (ص 300)

(3) تاج العلماء مولانا شاہ محمد تقی علی خاں بریلوی الکلام الاوضح فی تفسیر الم تشریح میں لکھتے ہیں امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں تارکین اذان سے جہاد کرنا درست ہے الکلام الاوضح (367) بہار شریعت - (24 - ج 3) اوجز المسائل - 189 - 1 - ج 1 مرات المناجیح - 402 - مستخلص الحقائق - 145 -

اذان کی تاریخی حیثیت

(1) اذان کے لغوی معنی اعلان و اطلاع عام ہے رب تعالیٰ فرماتا ہے واذان من اللہ ورسولہ اور فرماتا ہے فاذا نواذن ینہم

شریعت میں خاص الفاظ سے نماز کی اطلاع کا نام اذان ہے مسلمانوں میں ہجرت کے بعد سن ایک

ہجری میں شروع ہوئی مراتب المناجیح (399-ج 1-405-ج 1-)

(2) مدارج النبوت میں ہے دازوقائع واقعہ درسنہ اولی تشریح اذان ست و بعض آن را ازوقائع سنہ ثانیہ داشتہ اند ترجمہ سن ایک ہجری کے واقعات میں سے اذان کے شرعی حیثیت سے جاری ہونے کا لکھا ہے اور بعض نے اسے سن ۲ ہجری میں جاری ہونا واقعہ ہے (مدارج النبوت 70 ج 2 مسک الختام 261-ج)

(3) علم الفقہ میں ہے اذان کی ابتدا بذنیہ منورہ میں سنہ ایک ہجری سے ہوئی علم الفقہ 136-ج 2

اذان کیسے شروع ہوئی

(1) مدینہ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری کے بعد نماز باجماعت تو ہوتی تھی مگر جب تک اذان کی مشروعیت نہ ہوئی تھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم سے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ بلند آواز سے الصلوۃ جامعۃ پکارتے تھے اور صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اس آواز پر جمع ہو کر مسجد میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقتداء میں نماز باجماعت ادا کرتے تھے ملاحظہ ہو مراسیل ابی داؤد (ص 5) اوجز المسالک (ص 172) مدارج النبوت 348-ج 1-350-معارج النبوت 21-ج 4 علم الفقہ مصنفہ مولوی عبد الشکور لکھنؤی 136-ج 2 اور طبقات ابن سعد وغیرہ

(2) اور کبھی الصلوۃ الصلوۃ کی آواز لگا کر لوگوں کو نماز باجماعت کے وقت کی اطلاع دی جاتی تھی جیسا کہ صحیح ابن خزیمہ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قال کانت الصلوۃ اذا حضرت علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سعی رجل فی الطريق فنادی الصلوۃ الصلوۃ الصلوۃ فاشد ذلک علی الناس

ترجمہ۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد میں نماز کا وقت ہوتا تو ایک شخص راستہ میں دوڑتا جاتا تھا اور الصلوۃ الصلوۃ الصلوۃ کی آواز دیتا تھا یہ لوگوں پر بڑا دشوار گزرتا تھا صحیح ابن خزیمہ (191-ج)

اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس مسئلہ میں فکر مند تھے چنانچہ ابو داؤد شریف میں ہے عن ابی عمیر بن انس عن عمرو بن لہ من الانصار قال احتم النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم للصلوة کیف یتجمع الناس لہا قلیل لہ انصب رایۃ عند حضور الصلوۃ فاذا راہا اذین ^{عنہم} ^{عنا} فلم ^{عجبہ} ^{ذک} قال فذکر لہ ^{القنع} یعنی الشہور و قال زیاء شہور الیہود فلم ^{عجبہ} ^{ذک} و قال ہو من امر الیہود قال فذکر لہ الناقوس فقال ہو من امر انصار بی فانصرف عبد اللہ بن زید و ہو مہتمم لحم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فارى الاذان فی منامہ قال فقد اعلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاخبرہ فقال یا رسول اللہ انی لیسن نامم قبل ذلک کفتمہ عشرين یوما قال ثم اخبر انبی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال لہ ما منعک ان تبجری فقال سبقتنی عبد اللہ بن زید فاستحیت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا بلال قم فانظر یا امرک بہ عبد اللہ بن زید فافعلہ فاذا ن بلال

ترجمہ — حضرت ابی عمیر بن انس رضی اللہ عنہ نے اپنے انصاری چچا سے روایت کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فکر مند ہوئے کہ نماز کے لیے لوگوں کو کیسے جمع کیا جائے آپ سے عرض کیا گیا کہ نماز کے وقت ایک جھنڈا بلند کیا جائے جب لوگ اس کو دیکھیں گے تو ایک دوسرے کو بلالیا کریں گے آپ نے اسکو پسند نہ فرمایا پھر آپ سے قنع یعنی بوق کا ذکر کیا گیا جو یہودی اپنی عبادت کا وقت بتانے کے لیے استعمال کرتے تھے آپ نے وہ بھی پسند نہ فرمایا اور فرمایا وہ یہودیوں کی علامت ہے پھر آپ سے ناقوس کا ذکر کیا گیا تو ^{چپ} نے فرمایا وہ عیسائیوں کا کام ہے اتنے میں عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ واپس لوٹ گئے اور وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وجہ سے فکر مند تھے تو ان کو خواب میں آذان سکھائی گئی صبح کو جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ کو خبر دی اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حالت نیم بیداری میں تھا کہ ایک شخص میرے پاس آیا اور اس نے مجھے آذان سکھائی اور حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے بیس دن پہلے یہ خواب دیکھا تھا اور اسے چھپائے رکھا پھر انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ تم مجھے بتانے سے کیوں رکے رہے عرض کیا مجھ سے پہلے عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے ذکر کر دیا اس لیے مجھے شرم محسوس ہوئی پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے بلال رضی اللہ عنہ

کھڑے ہو جاؤ اور دیکھو جو تمہیں عبد اللہ بن زید کہیں وہ کرو تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان کہی
ابوداؤد (ج ۱-71)

اس حدیث پاک سے یہ بات بالکل واضح ہو گئی کہ حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ کو جو اذان
خواب میں بٹلائی گئی وہ سب سے پہلی اذان تھی جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت بلال
رضی اللہ عنہ سے کہلوائی گویا حضرت بلال رضی اللہ عنہ سب سے پہلے موزن تھے چنانچہ مسند امام
احمد میں ہے

عن معاذ بن جبل قال جاء رجل من الانصار الى النبي فقال اني رايت في النوم كافي مستيقظ اري رجلا نزل من السماء
عليه بردان اخضران نزل على جذم حائط من المدينة فاذن ثني ثني ثم جس ثم اقام فقال مشني مشني قال نعم ما رايت
علمك بالاقال قال عمر قد رايت مثل ذلك ولكنه سبقني

ترجمہ — حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انصار میں سے ایک شخص نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا میں نے خواب دیکھا ہے جیسا کہ میں جاگ رہا تھا میں
نے ایک شخص کو دیکھا جو مدنیہ منورہ کی دیوار پر آسمان سے اتر اس پر سبز رنگ کی دو چادریں تھیں
اس نے اذان کہی دو دو دفعہ پھر بیٹھ گیا پھر اقامت کہی اور اقامت کے کلمات بھی دو دو دفعہ کہے حضور
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ٹھیک ہے جو کچھ تو نے دیکھا بلال رضی اللہ عنہ کو سکھا دے حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے بھی ایسا ہی خواب دیکھا مگر عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ مجھ پر
سبق لے گئے مسند امام احمد بن حنبل (232-5 ج)

اور حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ کا اذان کا واقعہ اور ان کا حکم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان سکھانا مندرجہ ذیل کتب احادیث میں ملاحظہ فرمائیں مصنف
ابن ابی شیبہ مکتبہ سلفیہ ملتان (ص 136 ج 1) و اسنادہ صحیح شرح معانی ال آثار والمعروف طحاوی
شریف مطبع اسلامیہ لاہور 193- اج اسنادہ صحیح

الدرایۃ فی تخریج احادیث الہدایۃ محبوب المطالع دہلی (61 اسنادہ صحیح
جامع ترمذی مطبع نور محمد کراچی سندہ صحیح 55- اج

صحیح ابن خریمہ طبع بیروت 197- اج سنن ابی دؤاد (74- اج) سعید کمپنی کراچی
سنن الدار قطنی دار نشر الکتب الاسلامیہ لاہور 242 (ج 1)
مسند امام احمد بن حنبل مطبع بیروت 246- ج 5

مدارج النبوت 350- اج

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ اس حدیث پاک سے چند باتیں واضح ہو گئیں
1- انسب سے پہلے آذان حضرت عبداللہ بن زید انصاری نے خواب اور بیداری کی ملی جلی
حالت میں فرشتے سے سنی

2- حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے جب حضور علیہ السلام سے اذان کا خواب والا
واقعہ عرض کیا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے انکے خواب کو سچا قرار دیا جیسا کہ دیگر کتب احادیث
میں بالوضاحت موجود ہے

3- حضور علیہ السلام نے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کی بیان کی ہوئی اذان کو
درست قرار دیا اور انہیں حکم دیا کہ وہ یہ اذان حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو سکھلا دیں تاکہ وہ پانچ
نمازوں اور جمعہ کے لیے یہ اذان دیا کریں

کیا آذان یا کوئی اور شرعی حکم خواب سے ثابت

ہو سکتا ہے

کتب احادیث میں جہاں ابتدائے اذان کا ذکر ہے اور اسکے مستقل ابواب موجود ہیں تو وہاں حضرت
عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کو نیم خوابی میں اذان سکھلائے جانے کا اور پھر اسے حضور علیہ السلام
کے حکم سے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو سکھلانے کا تذکرہ بھی تو اتر کے ساتھ موجود ہے تو ان
وجہ سے آپ یہ تاثر ہرگز نہ لیں کہ اسلام میں اذان جیسی اہم عبادت کی بنیاد صرف ایک خواب پر
ہے کیونکہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ جنہوں نے یہ واقعہ دیکھا خود فرماتے ہیں

لو قلت ان لم اکن نائما لصدقت انی انائین النائم ولیقطن

ترجمہ۔ اگر میں یہ کہوں کہ جب میں نے اذان دینے والے کی اذان سنی میں سویا ہوا نہ تھا تو میں نے بچ ہی کہا کیونکہ میں ابھی سونے اور جاگنے کی درمیانی حالت میں ہی تھا

مسند امام احمد بن حنبل (246-ج 5)

اور کتاب الصلوٰۃ لابی نعیم میں ہے لولا اتھاقی النفس تعلت انی لم اکن نائمًا

ترجمہ۔ اگر مجھے خود پر تہمت کا خدشہ نہ ہو تو میں یہ کہہ دوں کہ میں سویا ہوا نہ تھا

کتاب الصلوٰۃ لابی نعیم بحوالہ اوجز الممالک

شرح موطا امام مالک 171-ج 1

اور سنن ابی داؤد میں ہے

لولا ان يقول الناس لقلت اني كنت... قطانا غير نائم

ترجمہ۔ اور اگر لوگوں کی باتوں کا خیال نہ ہو تو میں کہہ دوں میں جاگ رہا تھا سویا ہوا نہ تھا

ابوداؤد 174-ج 1

ان تمام روایات سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ تعلیم اذان کے وقت سوئے ہوئے نہ تھے بلکہ غلبہ نیند تھا ہاں جن روایات میں لفظ نائم آیا ہے وہاں اسی غلبہ نیند کو نائم سے تعبیر کیا گیا ہے

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کا اپنا خواب کہہ کر واقعہ سنانا اور حضور علیہ السلام کا یہ فرمانا

انما رويا حق انشاء الله

تمہارا یہ خواب انشاء اللہ سچا ہے ملاحظہ ہو ابوداؤد 72-ج 1 سنن دارمی 214-ج 1 سنن الدار قطنی 241-ج 1 یہ اس بات کی طرف واضح اشارہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو یقین کامل تھا کہ اس واقعہ کے بعد خداوند تعالیٰ ضرور بذریعہ وحی اذان داخل شعار اسلام فرمائیں گے چنانچہ مراہیل ابوداؤد میں ہے

فذهب عمر الى النبي صلى الله عليه وآله وسلم ليخبر بالذي رأى وقد جاءه الوحي بذلك قال فمراءى عمر الابلال يؤذن

فقال النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم قد سبقک بذالک الوحی حین اخرہ عمر

ترجمہ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی خواب میں اذان سنی تو وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنا واقعہ سنانے کے لیے حاضر ہوئے تو حضور علیہ السلام کو اس کے متعلق وحی نازل ہو چکی تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان دے رہے تھے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا واقعہ بیان کیا تو حضور علیہ السلام نے فرمایا اے عمر رضی اللہ عنہ تجھ سے پہلے مجھ پر یہ وحی آچکی ہے

ترمذی شریف (حاشیہ 54 ج 1) مصنف عبد الرزاق مرا سیل ابی داؤد (6) مدارج النبوت (ص 350 ج 1) علم الفقہ (ص 36 ج 2) مسک الختام (صفحہ 261 ج 1) حاشیہ ابن ماجہ (صفحہ 51 ج 1) مدارج النبوت (ص 36 ج 2) اور مسلک الختام میں ہے۔

و تحقیق انت کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم در شب معراج کلمات اذان را شنید اما حکم نہ شد کہ ایں کلمات را در اذان برائے نماز گوید آنحضرت در مکہ بے اذان نمازی کرد تا بدینہ آمد۔ و در این باب باصحاب مشاورت کرد و بعضے اصحاب اذان در خواب شنیدند پس وحی آمد کہ آن کلمات را کہ بر آسمان شنیدہ بود بر زمین سنت اذان باشد ترجمہ۔ اذان کے متعلق تحقیق یہ ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اذان کے کلمات معراج کی رات فرشتے سے سنے مگر یہ حکم نہ ہوا کہ ان کلمات کو نماز کے لیے اذان میں کہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں بغیر اذان ہی نماز ادا فرماتے تھے یہاں تک کہ آپ مدینہ منورہ تشریف لے آئے اور اس بارے میں صحابہ رضی اللہ عنہم سے مشورہ فرمایا بعض صحابہ نے اذان کو خواب میں سنا۔ پس حضور علیہ السلام کو وحی آئی کہ جن کلمات کو آپ نے آسمان پر سنا تھا وہی کلمات زمین پر سنت اذان ہوں گے۔

مدارج النبوت (351) ج 1 مسک الختام (261) ج 1 (مدارج النبوت 21) ج 4 حاشیہ ترمذی 54۔ ج 1 حاشیہ ابن ماجہ 51 بحوالہ لمعات

ان روایات سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو گئی کہ اذان صرف صحابہ رضی اللہ عنہم کے خوابوں سے ہی نہیں بلکہ معراج کی شب فرشتے کے ذریعے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر

وحی الہی سے بھی ثابت ہے۔

ہاں یہ بات بھی واضح ہو گئی کہ حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ کو بذریعہ فرشتہ سکھائی گئی اذان اور وحی الہی کے ذریعہ حضور علیہ السلام کو حکم دی گئی اذان کے کلمات بالکل ایک ہی جیسے تھے۔ اور وہی اذان حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو پڑھنے کا حکم دیا گیا کما مر۔

حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ کو کونسی اذان

سکھائی گئی

عن محمد بن عبد اللہ بن زید بن عبد ربہ قال حدثنی ابی عبد اللہ بن زید قال لما امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالناقوس بعمل ضرب بہ للناس لجمع الصلوۃ طاف بی وانا نائم رجل مکمل ناقوسانی یدہ قفلت یا عبد اللہ اتبع الناقوس فقال وما تصنع بہ ذلک قفلت ندعوا بہ الی الصلوۃ قال افلا ادلک علی ما ہو خیر من اشهد ان لا الہ الا اللہ - اشهد ان لا الہ الا اللہ - اشهد ان محمد رسول اللہ اشهد ان محمد رسول اللہ - حی علی الصلوۃ - حی علی الصلوۃ - حی علی الفلاح - حی علی الفلاح - اللہ اکبر - اللہ اکبر - لا الہ الا اللہ

ترجمہ:- حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز کے لیے جمع کرنے کے واسطے ناقوس بنانے کا حکم دیا میں سو رہا تھا کہ ایک شخص ناقوس ہاتھ میں لیے نمودار ہوا میں نے کہا اے خدا کے بندے کیا تو ناقوس فروخت کرتا ہے اس نے کہا تم اسے کیا کرو گے میں نے کہا ہم اس سے نماز کے لیے لوگوں کو بلائیں گے تو وہ کہنے لگا کیا میں تجھے اس سے کوئی اچھی چیز نہ بتا دوں میں نے کہا ضرور تو اس نے کہا تم کہا کرو اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمد رسول اللہ اشہد ان محمد رسول اللہ - حی علی الصلوۃ - حی علی الفلاح - اللہ اکبر - لا الہ الا اللہ ابو داؤد (ج 1 ص 76)

عن محمد بن عبد اللہ بن زید عن ابیہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد ہم بالیوق وامر بالناقوس فحث فارى عبد اللہ بن زید فی المنام قال رائیت رجلا علیہ ثوبان اخضران مکمل ناقوسا قفلت یا عبد اللہ اتبع الناقوس قال ما تصنع بہ قلت اتادی بہ الی الصلوۃ قال افلا ادلک علی خیر من تقول اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر

اکبر اشھد ان لا الہ الا اللہ - اشھد ان لا الہ الا اللہ - اشھد ان محمد رسول اللہ اشھد ان محمد رسول اللہ - حی علی الصلوٰۃ حی اللہ اکبر، اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ قال فخرج عبد اللہ بن زید حی اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ بما رآی قال یا رسول اللہ رایت رجلاً علیہ ثوبان خضران یحکم ناقوساً قصص علیہ الخبر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان صاحبکم قد رآی رویاء فاخرج مع بلال الی المسجد فالتصا علیہ ویناد بلال فانه اندی صوتاً منک قال فخرجت مع بلال الی المسجد فجعلت القیسماع علیہ وهو ینادی بها

ترجمہ :- حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ کے بیٹے محمد اپنے باپ حضرت عبد اللہ بن زید سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے لیے کسی علامت کے مقرر کرنے کی فکر تھی کبھی ناقوس کی رائے ہوتی اور کبھی بوق جستجو ہوتی اور حضور علیہ السلام نے ناقوس کا حکم دیا تھا اس شب میں نے کی ایک شخص کو دو سبز کپڑے پہنے ناقوس اٹھائے دیکھا میں نے اس سے کہا تو یہ لوگوں کو نماز کے لئے بلاؤں گا۔ اس نے کہا کیا میں تمہیں اس سے بہتر نہ بتا دوں میں نے کہا وہ کیا ہے اس نے کہا تم کہا کرو اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر، اشھد ان لا الہ الا اللہ اشھد ان لا الہ الا اللہ اشھد ان محمد رسول اللہ اشھد ان محمد رسول اللہ محمد رسول اللہ محمد رسول اللہ حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح حی علی الفلاح اللہ اکبر اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ پھر عبد اللہ بن زید حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور جو دیکھا تھا عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں نے ایک شخص کو سبز کپڑے پہنے اور ناقوس اٹھائے دیکھا اور ساری خبر بیان کی۔ تو حضور علیہ السلام نے فرمایا تمہارے ساتھی نے یہ خواب دیکھا (اے عبد اللہ بن زید) تم بلال رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد کی طرف جاؤ اور بلال رضی اللہ عنہ کو سکھلاؤ وہ اذان دیں گے کیونکہ انکی آواز تم سے زیادہ بلند ہے حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد کی طرف گیا میں انہیں بتاتا جاتا تھا اور وہ اذان کہتے تھے۔

ابن ماجہ (51)

حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ کی اذان کا یہ واقعہ دیگر کتب احادیث میں بھی بتغیر الفاظ صراحتاً موجود ہے چنانچہ تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو

سنن دارمی (214 ج) صحیح ابن خزیمہ 191 - اج مطبع بیروت

شرح معانی الآثار المعروف بہ الطحاوی ترجمہ 190 ج جامع المسانید خوارزمی 300 ج مسند امام احمد بن حنبل ج 4

عنوان بالا کے تحت درج کی گئی احادیث میں یہ بات بالکل واضح ہو چکی کہ حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ کو جو اذان سکھائی گئی وہ منجانب اللہ الہام کی گئی تھی اور اسکی حضور علیہ السلام نے بھی تصدیق فرمائی اور اسی اذان کی تصدیق و تائید میں خداوند کریم نے حضور علیہ السلام پر وحی فرما کر ہمیشہ کے لیے اسے شرف قبولیت سے نوازا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے یہ اذان کہلوا کر انہیں اسلام میں موزن اول کے مقام پر سرفراز فرمایا اور اسی اذان کے الفاظ کو ہی پڑھنا قیامت تک سنت قرار دے دیا گیا۔

قارئین کرام اوپر بیان کی گئی احادیث میں اذان کے جو الفاظ دیئے گئے ہیں وہی اصل اذان ہیں اور الحمد للہ آج اہل سنت کی تمام مساجد میں یہی اذان پڑھی جاتی ہے اور وہی الفاظ گونجتے ہیں جو حضور علیہ السلام کو وحی کے ذریعے تعلیم فرمائے گئے اور جو موزن اول حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پڑھوائے گئے آپ بغور ملاحظہ فرمائیں ان میں نہ تو علی ولی اللہ کے الفاظ ہیں اور نہ ہی خلفیہ بلا فصل کے الفاظ

نامعلوم یہ کس شریر کی شرارت ہے کہ آج مسلمانوں کی اس اجتماعی عبادت کو بگاڑ کر اس میں وہ کلمات بڑھادیئے گئے جن کا مسئلہ اذان میں عند اللہ وعند الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوئی وجود نہیں نہ صرف یہ بلکہ ان الفاظ میں تو ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی ہے اور مسلمانوں میں انتشار و افتراق کی سازش بھی

اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اور

آذان الملائعہ

اس بات کا سرا محسن و امام اہل سنت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ ہی کے سر ہے کہ برصغیر ہندوپاک میں وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے بہت پہلے اس فتنے کے مضرات کو بھانپتے

ہوئے اس کی سرکوبی کے لیے مختصر مگر جامع کتاب الادلۃ الطاعنہ فی اذان الملاعنہ لکھ کر علماء عرب و عجم سے داد تحسین حاصل کی اور اپنا فرض منصبی بھی ادا فرما دیا برصغیر پاک و ہند میں جب بڑے بڑے صاحب جبہ و دستار کی روافض کے خلاف زبان و قلم تھر تھرا رہی تھی اور کفر شیعہ کو مختلف فیہ مسئلہ اور شیعہ سنی کانکاح جائز قرار دیا جارہا تھا اور شیعہ کے روپیہ پیسہ سے مسجد بنانا جائز تعزیر شیعہ کو عین اسلام قرار دیا جارہا تھا تو اس وقت مولانا احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ ہی تھے جنہوں نے شیعہ کے متعلق یہ فتویٰ دیا کہ من شک فی کفرہ و عذابہ فقد کفر۔ جو ان کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہو جاتا ہے علماء بریلی اور کفر شیعہ پر عنقریب ہم ایک اہم مقالہ سپرد قلم کر رہے ہیں انشاء اللہ فی الحال ہم مولانا احمد رضا خان رحمۃ اللہ کی ایک کتاب کا صفحہ قارئین کے لیے فوٹو سٹیٹ پیش کر رہے ہیں امید ہے قلب و جگر گرمادگی المحضرت مولانا احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ اذان میں علی ولی اللہ کے متعلق تحریر فرماتے ہیں

آپ فرماتے ہیں کہ یہ کلمہ مغضوبہ مبغوضہ مذکورہ سوال خالص تبراء ہے اور اسکا سناسنی کے لیے نزلہ تبراء سننے کے نہیں بلکہ حقیقتاً تبراء سننا ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ الادلۃ الطاعنہ فی اذان الملاعنہ

22

پھر فرماتے ہیں یہ زیادتیاں اس فرقہ ملعونہ کی نکالی ہوئی ہیں جو باتفاق اہل سنت و شیعہ کافر ہیں اذان الملاعنہ 31 مکتبہ ضاء الستہ ملتان

شیعہ اور اذان

شیعہ قوم کے حجتہ الاسلام السید محمد کاظم الطباطبائی اپنی تصنیف العروة الوثقی فصل اذان و اقامت میں لکھتے ہیں

لا اشکال فی تاکد رجحانہ فی الفرائض الیومیہ

ترجمہ۔ اذان کو موکدہ جاننے کے رجحان میں کوئی شک نہیں ہے پھر آگے لکھتے ہیں

وذهب بعض العلماء الی وجوبہا

ترجمہ۔ اور بعض علماء اذان کے وجوب کے قائل ہیں

(العروة الوثقی لمبلغ بغداد 213)

فرقہ شیعہ کے نزدیک اذان کی ابتداء

عن ابی جعفر علیہ السلام قال لما اسرى رسول الله الى السماء فبلغ البيت المعمور وحضرت الصلوة فاذا جبریل و اقام فتقدم رسول الله صلى الله عليه واله وسلم وصف الملائكة والنبیون خلف محمد

الفروع من الكافي عربی طبع تهران 302 — ج 3

ترجمہ۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب رسول خدا معراج کو تشریف لے گئے پس بیت المعمور پہنچے اور نماز کا وقت آیا تو جبریل نے اذان دی اور اقامت کہی پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آگے بڑھے اور ملائکہ اور انبیاء نے انکے پیچھے صفیں باندھیں

ترجمہ۔ فروع کافی از مولانا سید ظفر حسن شیعہ (261)

شب معراج اذان جبریل میں علی ولی اللہ نہیں

عن ابی عبد الله عليه السلام قال لما اسرى رسول الله صلى الله عليه وسلم حضرت الصلوة فاذا جبریل فلما قال - الله اكبر - الله اكبر قالت الملائكة الله اكبر فلما قال اشهد ان لا اله الا الله قالت الملائكة خلع الانداد فلما قال اشهد ان محمدا رسول الله قالت نبی بعث فلما قال حی علی الصلوة قالت حش علی عبادة ربہ فلما قال حی علی الفلاح قالت افلح من تبعه

ترجمہ۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کرائی گئی نماز کا وقت ہوا تو جبریل علیہ السلام نے اذان کہی جب جبریل نے اللہ اکبر اللہ اکبر کہا تو فرشتوں نے بھی اللہ اکبر اللہ اکبر کہا جب جبریل نے اشہد ان لا اله الا الله کہا تو فرشتوں نے کہا وہ نبی ہیں جو مبعوث فرمائے گئے ہیں جب جبریل نے حی علی الصلوة کہا تو فرشتوں نے کہا اس نے اپنے رب کی عبادت کی طرف دعوت دی جب جبریل نے حی علی الفلاح کہا تو فرشتوں نے کہا کامیاب ہوا وہ جس نے اسکی اتباع کی

تفسیر عیاشی 2/278 ج طبع تہران
من لایحفرہ الفقیہ (183/ج 1 مطبع تہران)

شب معراج کی آذان میں علی ولی اللہ نہیں

مشہور شیعہ مورخ و محدث ملا باقر مجلسی اپنی کتاب حیات القلوب میں واقعہ معراج کے تحت لکھتے ہیں

پھر میں نے آذان سنی تو کیا دیکھتا ہوں کہ آذان ایک ایسا فرشتہ دے رہا ہے جو اس رات سے پہلے کبھی آسمان میں نہیں دیکھا گیا اس نے کہا اللہ اکبر اللہ اکبر اور خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ میرا بندہ سچ کہتا ہے میں اس سے بڑا ہوں کہ کسی طرح کوئی میرا وصف بیان کر سکے پھر اس نے کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اس پر خدا تعالیٰ نے فرمایا میرا بندہ سچ کہتا ہے خدا میں ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں پھر اس نے کہا اشہد ان محمد رسول اللہ اشہد ان محمد رسول اللہ اس پر خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ میرا بندہ سچ کہتا ہے بیشک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرا بندہ ہے اور میرا رسول ہے میں نے اسے مبعوث کیا اور میں نے ہی اسے منتخب کیا پھر اس نے کہا جی علی الصلوٰۃ جی علی الصلوٰۃ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے بندے نے سچ کہا اور میرے فریضہ کی طرف بلایا پس جو شخص بخوشی خاطر اور امید و ارثواب ہو کر اسکی طرف جائے گا تو اس کے جو گناہ گزر چکے ہیں انکا کفارہ ہو جائیگا پھر اس نے کہا جی علی الفلاح جی علی الفلاح خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ بیشک یہ نماز فلاح بھی ہے نجات بھی ہے حیات القلوب اردو 444/ج 2 حیات القلوب فارسی 393/ج 2 اشارات تفسیر از مولوی مقبول احمد دہلوی شیعہ 274/ تفسیر فی طبع نجف 11/ج 2

صاحب انصاف قارئین اغور فرمائیں کہ معراج کی شب جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آسمانوں پر تمام انبیاء کرام علیہم السلام کو نماز باجماعت پڑھائی تو وہ وہاں بھی نماز سے پہلے فرشتہ نے جو آذان پڑھی اسمیں کہیں بھی علی ولی اللہ یا خلفیہ بلا فصل کے الفاظ نہیں کہے گئے فرشتہ سے آسمانوں پر وہ ہی آذان کہلوائی گئی جو آج زمین پر اہل سنت کی مساجد میں پڑھی جاتی ہے تو گویا عرش

و فرش پر خدا کے ہاں پسندیدہ آذان اہل سنت کی ہی آذان ہے
فروع کافی میں ہے

عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لما ضبط جبریل علیہ السلام بالآذان علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان راسہ فی حجر علی
علیہ السلام فاذا ن جبریل علیہ السلام واقام فلما انتبه رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا علی سمعت قال نعم یا رسول اللہ
قال حفظت قال نعم قال ادع بلالاً فقلہ فدعا علی علیہ السلام بلالاً فقلہ

ترجمہ - فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب جبرئیل علیہ السلام آذان لے کر آئے تو حضرت
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سر آغوش علی علیہ السلام میں تھا حضرت جبرئیل علیہ السلام نے
آذان واقامت کہی جب وحی منقطع ہوئی تو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ
السلام سے کہا اے علی تم نے سنا فرمایا جی ہاں - پوچھا ان کلمات کو یاد کر لیا کہا جی ہاں فرمایا بلال کو بلا کر
تعلیم دو حضرت علی نے بلال کو بلا کر تعلیم دی

فروع کافی 302/ج 3 من لاسکفرہ الفقیہ 183/ج 1

ترجمہ فروع کافی ناشر شمیم بکڈپو کراچی (261 ج 1)

حضرت بلال رضی اللہ عنہ موزن اول تھے

مجمع الفضائل اردو ترجمہ مناقب علامہ ابن شہر آشوب میں ہے اور موزن بلال اور وہ سب سے پہلے

شخص ہیں جنہوں نے آذان دی
Www.Ahlehq.Com

مجمع الفضائل 70 حصہ اول

اور فروع کافی میں ہے

عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال کان طول حائط مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قائمہ فکان یقول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم بلال اذاع غل الوقت یا بلال اعلی فوق الجدار وارفع صوتک بالآذان

ترجمہ - فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ مسجد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دیوار کی
بلندی قد آدم تھی جب وقت نماز آتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم بلال سے فرماتے دیوار کے اوپر جا کر

میں اپنی طرف سے اضافہ کرتا ہوا انکار کی کوئی گنجائش نہیں رہ جاتی علماء حق کا کام مسائل کا بدلہ لائے
بیان کر دینا ہے جو ہم نے اپنی بساط بھر کر دکھایا باقی رہا ہدایت کا مسئلہ تو واللہ محمدی من یشاء الی صراط
مستقیم

ایک شبہ کا ازالہ

جب کوئی شخص صراط مستقیم سے بھٹک کر غلو و ضلالت کے اندھیروں میں بھٹک رہا ہو تو عام
طور پر وہ کج روی و کج بحثی کو اپنا شعار بنا لیتا ہے کچھ ایسی ہی صورت مسئلہ اذان میں اپنائی گئی کہ چلو
اگر علی ولی اللہ اور خلیفہ بلا فصل نبی علیہ السلام سے ثابت نہیں ہے تو کیا ہوا تم بھی تو اذان میں الصلوۃ
خیر من النوم کہتے ہو وہ کب نبی علیہ السلام سے ثابت ہے وہ بھی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اذان
میں اضافہ کیا تھا شاباش

ماروں گھٹنہ پھوٹے آنکھ

اذان میں علی ولی اللہ و خلیفہ بلا فصل تو آپ ثابت نہ کر سکے نہ خداوند تعالیٰ کی طرف سے اور نہ
جبریل و مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور نہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے اور الصلوۃ
خیر من النوم کو بدعت عمری لکھ کر اپنے دل کی بھڑاس نکالی ملاحظہ ہو رسالہ لاجواب مقالہ مولوی تاج
دین حیدری شیعہ طبع کراچی

سچ ہے لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں

اللہ کے بندویہ تو تب تھا کہ ہم اس بات کے قائل ہوتے کہ الصلوۃ خیر من النوم کی اذان میں
ابتدا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کی اور علی ولی اللہ وغیرہ کی ابتدا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
ہوئی تو آپ طعنہ دے سکتے تھے کہ ایک صحابی سے ثابت شدہ بات آپ مانتے ہیں اور ایک سے
ثابت شدہ کو نہیں مانتے بہر حال اس فرقہ کی مجبوری ہے وہاں ایسے ہی دلائل سے کام چلتا ہے مگر
مسئلہ اہل سنت دلائل و براہین سے ثابت ہے ہماری اذان بھی ثابت ہے اور اذان میں الصلوۃ
خیر من النوم بھی ثابت ہے لیجے جناب

سنن ابی ماجہ میں ہے

عن سعيد ابن مسيب عن بلال انه اتى النبي صلى الله عليه واله وسلم يؤذنه الصلوة الفجر قليل هو نائم فقال الصلوه خير من النوم الصلوة خير من النوم فاقرت في تاذين الفجر قبت الامر على ذلك

ترجمہ - سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت بلال سے روایت کی کہ وہ نبی علیہ السلام کے پاس نماز فجر کے لیے بلانے کو حاضر ہوئے تو کہا گیا کہ حضور علیہ السلام سو رہے ہیں تو انہوں نے الصلوة خیر من النوم الصلوة خیر من النوم کہا تو صبح کی اذان میں یہ الفاظ مقرر کر دیئے گئے
(سنن ابن ماجہ / 52)

یہی حدیث بتغییر الفاظ مصنف ابن ابی شیبہ (140/ ج 1) (دارمی شریف 215/ ج 1) پر بھی موجود ہے مصنف ابن ابی شیبہ میں الصلوة خیر من النوم کے بعد فا دخلت فی الاذان یعنی یہ الفاظ اذان میں داخل کر دیئے گئے کے الفاظ بھی موجود ہیں اور مشہور صحابی حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کو جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اذان سکھلائی تو فرمایا
فاذا اذنت بالاولی من الصبح قتل الصلوة خیر من النوم مرتین واذا اقامت قتلها مرتین قد قامت الصلوة قد قامت الصلوة

ترجمہ - جب تم صبح کو پہلے اذان کہا کرو تو الصلوة خیر من النوم دو دفعہ کہا کرو اور جب تم اقامت کو تو قد قامت الصلوة قد قامت الصلوة دو دفعہ کہا کرو۔

سنن دار قطنی 235/ ج 1 صحیح ابن خزیمہ 201/ ج 1
حد ثعابد العزیز بن رفیع قال سمعت ابا محذورہ یقول کنت غلاما من سیافا اذنت من یدی رسول اللہ صلی علیہ وآلہ وسلم الفجر یوم حنین فلما بلغت حی علی الصلوة حی علی الفلاح قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحق فیما الصلوة خیر من النوم
ترجمہ - عبد العزیز بن رفیع حدیث بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو محذورہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے میں ابھی چھوٹا بچہ تھا کہ حنین کے دن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے فجر کی اذان پڑھی جب میں حی علی الصلوة اور حی علی الفلاح پر پہنچا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس میں الصلوة خیر من النوم کو بھی ملاؤ

(سنن دار قطنی 237/ج ۱)

اور انہی ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان مصنف ابن ابی شیبہ میں موجود ہے عن ابی محذورہ انہ اذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولابی بکرو لعر فکان یقول فی اذانہ الصلوۃ خیر من النوم ترجمہ - حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابو بکر اور حضرت عمر کے سامنے اذان پڑھی تو وہ اپنی اذان میں الصلوۃ خیر من النوم کہتے تھے

مصنف ابن ابی شیبہ 140/ج ۱

صحیح ابن خزیمہ میں ہے

عن انس قال من الستہ اذا قال الموزن فی اذان الفجر حی علی الفلاح قال الصلوۃ خیر من النوم ترجمہ - حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ موزن جب صبح کی اذان میں حی علی الفلاح کہے تو الصلوۃ خیر من النوم کہنا سنت ہے

(صحیح ابن خزیمہ 202/ج ۱)

دار قطنی 243/ج ۱

احادیث مندرجہ بالا سے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم سے حضرت بلال و ابو محذورہ رضی اللہ عنہما کا اذان فجر میں الصلوۃ خیر من النوم کہنا روز روشن کی طرح واضح ہو گیا ہے اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کا اسے سنت کہنا ہر قسم کے خارجی شہادت کو رد کر دیتا ہے تو یہ بات ثابت ہو گئی کہ الصلوۃ خیر من النوم بدعت عمری نہیں بلکہ سنت نبوی ہے

مولوی تاج الدین حیدری نے جو کہ شیعہ حضرات کے تاج المبلغین اور مناظر بھی ہیں اپنے رسالہ لاجواب عقائد کے صفحہ نمبر 64 پر زیر عنوان الصلوۃ خیر من النوم بدعت عمری ہے بحوالہ موطا امام مالک لکھا ہے

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس موزن آیا نماز صبح کی خبر کرنے کو تو سوتا ہوا پایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کہا اس نے الصلوۃ خیر من النوم یعنی نماز بہتر ہے سونے سے اے امیر المومنین تو حکم کیا حضرت

عمر رضی اللہ عنہ نے مؤذن کو کہہ کر اس کلمہ کو صبح کی اذان میں

قارئین انصاف فرمائیں کہ یہاں بدعت عمری والی کوئی بات ہے جبکہ قبل ازیں ہم بحوالہ احادیث ثابت کر چکے ہیں کہ حضرت بلال اور حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہما دونوں کو اذان میں الصلوٰۃ خیر من النوم کہنے کا حکم خود آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اور انس رضی اللہ عنہ الصلوٰۃ خیر من النوم کو سنت قرار دے رہے ہیں تو پھر بھی اسے بدعت عمری کہنا یا تو حیدری صاحب کی سینہ زوری ہے یا پھر ذخیرہ احادیث سے ناواقفیت جو کہ ان کے مناظرانہ منصب کے بالکل خلاف ہے حیدری صاحب آپ ہی فرمائیں کہ کیا اتنی روایات کے ہوتے ہوئے اور حضرت بلال اور حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہما کے اذان میں روزانہ بوقت صبح الصلوٰۃ خیر من النوم دو دفعہ کہنے کے باوجود بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس کا علم نہ ہو سکا یہ بات قرین قیاس ہے؟ ہرگز نہیں تو جب ان کو الصلوٰۃ خیر من النوم کے صبح کی اذان میں سنت ہونے کا علم ہو چکا تھا اور روزانہ سنت آ رہے تھے تو جب مؤذن نے ان کے پاس آکر الصلوٰۃ خیر من النوم کہا تو کیا ان کا یہ فرض منصبی نہ تھا کہ وہ مؤذن کو فوراً ٹوک دیتے کہ بھائی یہ الصلوٰۃ خیر من النوم میرے دروازے پر نہیں بلکہ جا کر اذان میں کہا کرو صبح کی اذان میں الصلوٰۃ خیر من النوم کہنا سنت ہے مؤذن نے بجائے اذان کے ان کے پاس جا کر صرف انہیں تک محدود کر کے الصلوٰۃ خیر من النوم کہا تو آپ نے فرمایا یہ اذان میں کہا کرو یعنی جو طریقہ سنت اذان ہے اس کے مطابق اذان پڑھو

بتائیے اس میں اعتراض والی کوئی بات ہے

رہا حیدری صاحب کا بحوالہ حاشیہ ہدایہ یہ لکھنا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو شویب یعنی الصلوٰۃ خیر من النوم کہتے دیکھا تو آپ نے حکم دیا کہ اس بدعتی کو مسجد سے نکال دو

(لا جواب مقالہ 65)

حیدری صاحب خیانت تو کسی دین کا حصہ نہیں نہ معلوم آپ کو یہ کہاں سے ورثہ میں مل گئی دیکھیے حاشیہ ہدایہ میں عبارت یوں موجود ہے

ان علیارای مؤذن یشوب فی العشاء فقال اخرجوا هذا المبتدع من المسجد

ترجمہ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو عشاء کے وقت ثویب کہتے دیکھا تو آپ نے فرمایا اس بدعتی کو مسجد سے نکال دو غور فرمائیں کہ موزن نے عشاء کے وقت ثویب کہی جس کے لیے فی العشاء کے الفاظ موجود ہیں اور اس سے قبل آپ خود (صفحہ 64) پر حاشیہ ہدایہ کی عبارت لکھ کر اسکا ترجمہ یہ فرما چکے ہیں اصل ثویب سوائے الصلوۃ خیر من النوم کے کوئی اور نہ تھی وہ بھی فجر کی اذان میں ملاحظہ ہوا جواب مقالہ (64)

اب جبکہ آپ خود یہ تسلیم فرما چکے اور لکھ چکے کہ اصلی ثویب الصلوۃ خیر من النوم ہے اور وہ بھی اذان فجر میں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عشاء کی اذان میں الصلوۃ خیر من النوم پڑھنے والے کو مسجد سے نکال کر اس بات کی سزا دی کہ اس نے بجائے فجر کی اذان میں الصلوۃ خیر من النوم پڑھنے کے عشاء کی اذان میں پڑھا تھا

حیدری صاحب ایہ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے ہم اہل سنت اور ہماری اذان کی بھرپور تائید ہوئی نہ کہ مخالفت کہ جس نے ہم اہل سنت کی اذان کے الفاظ الصلوۃ خیر من النوم کے اوقات میں تبدیلی کی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے مسجد سے نکال باہر کیا حیدری صاحب آپ نے ثویب کی تعریف کسی اور مقصد کے لیے درج کی تھی مگر نتیجہ آپ کے خلاف نکلا ہاں آپ نے فی العشاء کے الفاظ کو کاٹ کر اچھے مناظر ہونے کا مظاہرہ نہیں کیا پھر آپ نے ہدایہ ہی کے حاشیہ کے حوالے سے لکھا ہے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے موزن سے ثویب یعنی الصلوۃ خیر من النوم سنا تو بقول مجاہد عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس الصلوۃ خیر من النوم کہنے والے بدعتی کے پاس سے باہر نکل جائیں

(لا جواب مقالہ 65)

اب ہم لگے ہاتھوں ہدایہ کی اصل عبارت بھی نقل کر دیتے ہیں تاکہ حیدری صاحب کے علم و دیانت کی حقیقت سب پر واضح ہو جائے حیدری صاحب مناظرہ سوہا وہ میں ہم نے آپ کی تقریری خوبیوں کا نظارہ کیا تھا اور آج تحریری میدان بھی دیکھ لیا۔ آپ کی ان خیانتوں کو دیکھ کر خوف ہو رہا ہے کہ جن کی وکالت کے آپ دعوے دار ہیں بروز محشر کہیں ان سے ہی ڈانٹ تو نہ پڑے گی۔

بہر حال یہ آپ کے سوچنے کا مسئلہ ہے ہم ہدایہ کی عبارت نقل کئے دیتے ہیں

وهو هذا في سائر الصلوات لما روى ان عليا راي موزنا يشوب في العشاء فقال اخرجوا هذا المبتدع من المسجد وروى مجاهد

قال دخلت وابن عمر مسجد افصل فيه الله فسمع موزنا يشوب فغضب وقال قم حتى تخرج من هذا المبتدع

ہدایہ اولین مطبع مجتہائی دہلی 72 حاشیہ نمبر 12 مطبع علمی دہلی 72 حاشیہ نمبر 12 مکتبہ عربیہ دستگیر کالونی

کراچی 72 حاشیہ نمبر 12 قرآن محل کراچی 89 حاشیہ 7 ملک سراج دین لاہور 76 حاشیہ نمبر 12

آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ ہدایہ کی کتنی اصل عبارت اور ترجمہ آپ نے اپنے نظریہ کی بھینٹ

چڑھا دی۔ خیدری صاحب آپ اپنے نظریے کی جیسے چاہیں تبلیغ فرمائیں یا تقیہ کر لیں یہ آپ کا اپنا

مسئلہ ہے لیکن خدا ار اپنے نظریے کی اشاعت کے لیے عبارات کتب میں تو خیانت نہ کریں ویسے

ایک بات یاد رکھیں جس نظریہ کو ثابت کرنے کے لئے جھوٹ اور خیانت کا سہارا لینا پڑے عقل مند

لوگوں کے نزدیک تو ایسا نظریہ و عقیدہ خود محل نظر ہو کر رہ جاتا ہے نہ معلوم کبھی آپ کو یہ خیال آیا

کہ نہیں۔ بہر حال کبھی فرصت میں اس پہلو پر بھی سوچئے گا۔ نتیجہ تو خدا کے ہاں ہی ہے۔ و ہوا

المقلب القلوب والابصار

مذکورہ بالا عربی عبارت اور ترجمہ میں صاف بیان کیا گیا ہے کہ موزن نے بوقت ظہر ثویب یعنی

بقول آپ کے الصلوة خیر من النوم کہہ دیا تھا آپ ایک دفعہ پھر اپنے رسالہ کی صفحہ 64 کی یہ عبارت

پڑھیں۔

”اصل ثویب سوائے الصلوة خیر من النوم کے کوئی اور نہ تھی اور وہ بھی فجر کی آذان میں

(رسالہ لا جواب مقالہ 64)

جب آپ خود تسلیم کر چکے کہ الصلوة خیر من النوم سنی محدثین اور فقہاء کے نزدیک ثویب ہے

اور وہ بھی فجر کی آذان میں۔ جب مولا علی رضی اللہ عنہ اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سنی تھے اور

سینوں کے ہی پیشوا اور یہ بات یہ شدہ ہے کہ سینوں کی نزدیک الصلوة خیر من النوم فجر کی آذان میں ہی

ہے تو آپ ہی بتائیں یہ دونوں پیشوا یا اہل سنت عشاء اور ظہر کی آذان میں الصلوة خیر من النوم کہنے

کی بدعت کو کیسے گوارا فرما سکتے تھے ہاں فجر کی آذان میں الصلوة خیر من النوم کو کبھی انہوں نے روکا ہو

تو مطلع فرمائیں احسان ہو گا۔

شیعہ اور الصلوٰۃ خیر من النوم

حیدری صاحب نے لکھا ”یادر ہے کہ سنی محدثین اور فقہاء الصلوٰۃ خیر من النوم کو تشویب کہتے ہیں ہم بھی جو اباحیدری صاحب سے عرض پرداز ہیں کہ۔

یادر ہے کہ شیعہ محدثین اور فقہاء الصلوٰۃ خیر من النوم کو تشویب کہتے ہیں اور ہماری اس عرض کو دیوانے کی بڑنہ سمجھیں بلکہ یہ بات حقیقت ہے کہ شیعہ علماء و فقہاء نے الصلوٰۃ خیر من النوم کو تشویب ہی لکھا ہے ملاحظہ ہو۔

من لا یحضرہ الفقیہ شیعہ حضرات کی حدیث کی معتبر کتاب کے 188 کے حاشیہ نمبر 1 میں التثویب کے تحت لکھا ہے والرا بدہ قول الموزن فی اذان الصبح الصلوٰۃ خیر النوم ترجمہ: تشویب سے مراد موزن کا صبح کی اذان میں الصلوٰۃ خیر من النوم کہنا ہے اور کتاب فروع کافی ج 303 ح 3 کے حاشیہ نمبر 1 میں لکھا ہے۔

التثویب فی الاذان ہو قول الصلوٰۃ خیر من النوم

ترجمہ: تشویب اذان میں الصلوٰۃ خیر من النوم کہنا ہے۔

آپ فرمائیں حیدری صاحب کہ ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہیں یا نہیں کہ شیعہ محدثین اور فقہاء الصلوٰۃ خیر من النوم کو تشویب کہتے ہیں خیر یہ تو حاشیہ بجواب حاشیہ تھا لیکن ہم صرف حاشیہ تک نہیں رہیں گے بلکہ آپ کے اصل کی طرف آتے ہیں چنانچہ شیعہ حضرات کی معتبر کتاب من لا یحضرہ الفقیہ جس کے متعلق شیخ علی الاخواندی شیعہ نے لکھا۔

ہو ثانی اصول الاربعہ۔ کہ شیعہ کی اصول اربعہ کی کتب میں اس کتاب کا دوسرا نمبر ہے اسکے صفحہ 188 پر شیعہ کی اذان بروایت امام جعفر صادق درج ہے جس میں علی ولی اللہ و خلیفۃ بلا فصل تو نہیں مگر اس اذان کے آخر میں لکھا ہے ولا باس ان یقال فی صلاۃ الغداة علی اثر حی علی خیر العمل۔ الصلوٰۃ خیر من

النوم مرتین للیقین

ترجمہ: اور صبح کی نماز میں حی علی خیر العمل کے بعد تہیتہ و دفعہ الصلوٰۃ خیر من النوم کہنے میں کوئی

اعتراض نہیں ہے۔ ج 188/1

شیعہ حضرات کو امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کا حکم ہے جب تم شیعہ اذان میں حی علی خیر العمل

کہتے ہو تو اسکے بعد تہیتہ و دفعہ الصلوٰۃ خیر من النوم بھی کہہ لیا کرو اس میں کوئی حرج نہیں۔

گویا جہاں تہیتہ علامت مذہب شیعہ ہے وہاں الصلوٰۃ خیر من النوم بھی کہہ لیا کرو جب تہیتہ میں

کوئی حرج نہیں تو الصلوٰۃ خیر من النوم کہنے میں کیا حرج ہے فروع کافی کے اردو ترجمہ میں شیعہ

ادیب و مترجم سید ظفر حسن نے بھی ثویب کا معنی الصلوٰۃ خیر من النوم ہی لکھا ہے ملاحظہ ہو ترجمہ

فروع کافی (الشافی ج 3/261)

یاد رہے کہ اس الصلوٰۃ خیر من النوم والی امام جعفر کی بتائی اذان کو لکھ کر خود شیعہ مصنف شیخ

صندوق نے لکھا ہے۔

هذا هو الاذان الصحيح یہی وہ آذان ہے جو صحیح ہے۔ اور شیعہ حضرات کی حدیث کی مشہور کتاب

الاستبصار لابن جعفر طوسی میں ہے۔

عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال النداء والتثویب فی الاذان من السنۃ

ترجمہ: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اذان میں ندا اور ثویب یعنی الصلوٰۃ خیر من

النوم کہنا سنت ہے۔

یاد رہے کہ ثویب کا معنی کتب اہل تشیع سے الصلوٰۃ خیر من النوم ہونا ہم قبل ازیں ثابت کیا

چکے ہیں۔

قارئین کرام! ہم نے اہل سنت کی اذان وحی الہی، الہام صحابی اور تعلیم نبی علیہ السلام اور

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے معتبر کتب اہل سنت و اہل تشیع سے باحوالہ ثابت کر دکھائی نیز اذان

میں الصلوٰۃ خیر من النوم کہنا مؤذن اول حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی زبانی اور حضرت ابو محذورہ

رضی اللہ عنہ سے با دلائل ثابت کر دیا ہے۔ من شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر

انعامی چیلنج

ہر اس شیعہ مبلغ و مناظر کو جو اذان میں علی ولی اللہ خلیفۃ بلا فصل مؤذن اول حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی کہی ہوئی اذان سے کسی حدیث سے ثابت کر دے اسے فی حوالہ مبلغ ایک ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا ہے کوئی مائی کلال جو ہمارے چیلنج کو قبول کرے۔ ہل من مبارز

اذان میں علی ولی اللہ کہنے والے کون ہیں

شیعہ رئیس المحدثین ابی جعفر صدوق من لا یحضرہ الفقیہ میں لکھتا ہے۔ والمفوضۃ لعنہم اللہ قد وضعوا اخبارا وزادوا فی الاذان محمد وال محمد خیر البریۃ مرتین وفی بعض روایا تھم بعد اشہد ان محمد رسول اللہ اشہد ان علیا ولی اللہ مرتین ومنہم من روی بدل ذلک اشہد ان علیا امیر المومنین تھا مرتین ولا شک فی ان علیا ولی اللہ وانہ امیر المومنین تھا وان محمد والہ صلوات اللہ علیہم خیر البریۃ وکن لیس ذلک فی اصل الاذان وانما ذکر ذلک ليعرف هذه الزیادۃ المتعمدون بالتفویض المدلسون انفسہم فی تملت اور فرقہ مفوضہ نے کہ اللہ ان پر لعنت کرے کچھ جھوٹی حدیثیں اپنے دل سے گھڑیں اور اذان میں محمد و آل محمد خیر البریہ بڑھایا اور انہیں کی بعض روایات میں اشہد ان محمد رسول اللہ کے بعد اشہد ان علیا امیر المومنین تھا دو بار روایت کیا اور اس میں شک نہیں کہ علی ولی اللہ ہیں۔ اور بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل علیہم السلام تمام جہان سے بہتر ہیں مگر یہ کلمے اصل اذان میں نہیں اور میں نے یہ اس لئے ذکر کر دیا کہ اس زیادتی کے باعث وہ لوگ پہچان لیئے جائیں جو مذہب تفویض سے متم ہیں اور براہ فریب اپنے آپ کو ہمارے گروہ (یعنی فرقہ امامیہ) میں داخل کرتے ہیں۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج 1/188

اذان میں علی ولی اللہ کہنے والے مفوضہ کون ہیں

من لا یحضرہ الفقیہ ج 1/188 کے حاشیہ 2 میں ہے۔ المفوضۃ فرقہ ضالۃ قالت بان اللہ خلق محمد و فوض

الیہ خلق الدنیا فهو الخلاق وقیل بل فوض الی علی علیہ السلام ترجمہ - مفوضہ (اذان میں علی ولی اللہ) کہنے والا ایک گمراہ فرقہ ہے جو یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کر کے مخلوق کا پیدا کرنا آپ کے سپرد کر دیا اب وہی پیدا کرتے ہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ بلکہ یہ اختیار حضرت علی علیہ السلام کو سونپ دیا گیا ہے۔ مشہور مورخ مولوی محمد نجم الغنی خاں رام پوری نے اپنی تصنیف مذاہب الاسلام میں مفوضہ کو غلاة شیعہ فرقوں میں شمار کیا ہے ملاحظہ ہو (صفحہ 25) اور اسی کتاب میں ہے کہ ابو بکر باقلانی شاگرد ابو الحسن اشعری نے ملل والنحل میں کہا ہے لا خلاف بین الائمہ فی غیر غلاة الروافض و ہم الذین زعموا ان اللہ قد حل فی الانبیاء ثم فی الائمہ یعنی آئمہ میں اتفاق ہے اس بات پر کہ غلاة روافض کافر ہیں اور وہ وہ ہیں کہ یہ زعم کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء میں حلول کیا ہے پھر آئمہ میں حلول کیا ہے بحار الانوار کی دسویں جلد میں علل الشرائع سے نقل کیا ہے کہ امام جعفر صادق نے غلاة اور مفوضہ پر لعنت کی ہے اور شیخ ابو جعفر محمد بن علی بن بابویہ قمی اثنا عشری کہتے ہیں کہ غلاة اور مفوضہ (یعنی اذان میں علی ولی اللہ کہنے والے) کافر ہیں یہود اور نصاریٰ اور مجوس اور ترساء اور آتش پرست اور قدریہ اور حروریہ اور جبریہ اور سب اہل بدعت مذاہب باطلہ سے بدتر ہے ابو ہاشم جعفری سے مروی ہے کہ میں نے جناب امام رضا سے پوچھا کہ غالی کیسے ہیں فرمایا کہ کافر ہیں اور مفوضہ مشرک ہیں۔ مذاہب الاسلام 146

مفوضہ کے بارے میں شیعہ علماء کا فیصلہ

مشہور شیعہ مورخ ابی محمد الحسن بن موسیٰ النو بختی نے (اذان میں علی ولی اللہ کہنے والے) فرقہ مفوضہ کو شیعوں کے غالی فرقوں میں شمار کیا ہے حوالہ کیلئے دیکھو فرق الشیعہ عربی طبع نجف 84

علامہ طبرسی شیعہ کا فیصلہ

وقد روی عن ابی الحسن الرضا علیہ السلام من ذم الغلاة والمفوضہ و تکفیرہم و تنزیلہم ہم والبرات منہم ومن

مشہور شیعہ مؤرخ ابی محمد الحسن بن موسیٰ النوبختی نے (اذان میں علی ولی اللہ کہنے والے) فرقہ مفوضہ کو شیعوں کے غالی فرقوں میں شمار کیا ہے حوالہ کیلئے دیکھو فرقہ الشیعہ عربی طبع نجف 84

علامہ طبری شیعہ کا فیصلہ

وقد روى عن ابی الحسن الرضا علیہ السلام من ذم الغلاة والمفوضة وتكفيرهم وتفليهم هم والبرات منهم ومن والاہم ترجمہ اور تحقیق حضرت ابوالحسن رضا علیہ السلام سے (اذان میں علی ولی اللہ کہنے والے) غالی مفوضہ فرقہ کی مذمت اور ان کی تکفیر اور گمراہی روایت کی گئی ہے اور اس فرقہ سے اور ان سے دوستی رکھنے والوں سے بھی بیزاری روایت کی گئی ہے۔ احتجاج طبری (ج 2/231)

اور مشہور شیعہ محدث شیخ صدوق قمی نے اپنی کتاب عیون اخبار الرضاء میں باقاعدہ باب لاندھا ہے باب ماجاء عن الرضا علیہ السلام فی وجہ دلائل الائمة علیہم السلام والرد علی الغلاة والمفوضة لعنهم اللہ ترجمہ باب وہ جو امام رضا علیہ السلام سے ائمہ علیہم السلام کے دلائل کے بارے میں اور غالی اور مفوضہ کے بارے میں آیا ہے اللہ تعالیٰ ان پر لعنت کرے عیون اخبار الرضاج 200/2 اور اسی کتاب میں ہے عن ابی ہاشم الجعفری قال سالت ابی الحسن الرضا علیہ السلام عن الغلاة والمفوضة فقال الغلاة کفار والمفوضة مشرکون من جالسهم او خالطهم او اکلهم او اشار بهم او ادا صلحهم او زوجهم او تزوج منهم او آمنهم او اتهم علی امامتہ او صدق حدیثهم او اعانهم. شکر کلمتہ خرج من ولایتہ اللہ عز وجل وولایتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم وولایتہ اہل البیت۔

ترجمہ۔ ابی ہاشم جعفری کہتا ہے کہ میں نے ابوالحسن رضا علیہ السلام سے غالیوں اور مفوضہ کے بارے میں پوچھا تو رضا علیہ السلام نے کہا کہ غالی کافر ہیں اور مفوضہ (اذان میں علی ولی اللہ کہنے والے) مشرک ہیں جو ان کی مجلسوں میں جائے یا جو ان سے میل جول رکھے اور جو ان کے ساتھ کھائے یا پیئے یا ملاقات رکھے اور جو انہیں رشتہ دے یا رشتہ لے۔ جو ان کی امانت رکھے یا اپنی کوئی چیز ان کے پاس امانت رکھے یا ان کی کسی بات کی تصدیق کرے یا ایک بات سے بھی ان کی مدد کرے

وہ اللہ عزوجل اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور ہم اہل بیت کی دوستی اور محبت سے خارج ہے۔

عیون اخبار الرضا ج 1/203 طبع تہران

شیعہ مجتہد العصر حجتہ الاسلام علامہ حسین بخش جاڑا اور

مفوضہ

عالی اور مفوضہ (اذان میں علی ولی اللہ کہنے والے) مذہب امامیہ میں کافر و مشرک ہیں۔ لمحۃ الانوار

107

شیخ صدوق قمی شیعہ اور مفوضہ نصیحت اللہ

اعتقاد ثانی الخلاۃ و المفوضۃ انہم کفار باللہ جل اسمہ و انہم شر من الیہود و النصارى و المجوس و اہل البدعۃ ترجمہ غالیوں اور مفوضہ (اذان میں علی ولی اللہ کہنے والوں) کے بارے میں ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ یہ لوگ خدائے جل اسمہ کے منکر ہیں اور یہ لوگ بدتر ہیں یہود اور نصاریٰ اور مجوس اور قدریہ سے اور خوارج سے بلکہ اور تمام اہل بدعت سے۔ رسالہ اعتقاد یہ عربی و اردو شیخ صدوق طبع امامیہ مشن

لاہور 177

اور اسی کتاب کے 179 حاشیہ نمبر 2 میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم تو یہ فرمائیں کہ تم لوگ خدا کے سوا کسی کو اپنا خدا نہ سمجھو اور مفوضہ ملاعنہ (اذان میں علی ولی اللہ کہنے والے) ان جناب کو خدا جانیں کیسا برا یہ مذہب ہے۔ خدا ان سے محفوظ رکھے۔

مشہور شیعہ مورخ و محدث ملا محمد باقر مجلسی کا فیصلہ

علامہ مذکور نے اپنی کتاب اعتقادات الامامیہ میں تفویض کی نفی کا باب باندھا ہے اور اسکے تحت لکھتے ہیں۔ یہ عقیدہ ہرگز نہ رکھو کہ ان ذوات عالیہ نے خدا کے حکم سے اس کائنات کو پیدا کیا ہے۔

اسی عبارت کے حاشیہ میں شیعہ مجتہد علامہ شیخ محمد حسین مترجم کتاب خدا نے لکھا ہے۔ اسی طرح یہ کہنا کہ خدا نے تو صرف سرکار محمد و آل محمد کو خلق کیا ہے بعد ازاں ان حضرات نے اس کائنات کو خلق کیا ہے اور یہ کہ خدا نے نظام کائنات چلانے کا کام ان ذوات عالیہ کے سپرد کر دیا ہے اب یہی بزرگوار خلق کرتے رزق دیتے اور مارتے اور جلاتے ہیں یہ کھلم کھلا تفویض ہے یہ عقیدہ بائناق جمیع اہل حق باطل و عاقل ہے قرآن اور پورا دفتر حدیث اس کے بطلان کے دلائل سے چھلک رہا ہے۔

ائمہ معصومین نے اس فاسد عقیدہ رکھنے والوں کو کافرو مشرک اور ملعون قرار دیا ہے۔

اعتقادات الامامیہ 64

شیعہ مجتہدین کا بھی اذان میں علی ولی اللہ سے انکار

شیعہ رئیس المحدثین ابی جعفر الصدوق ابن بابویہ قمی کا فیصلہ گزشتہ صفحات میں آپ ملاحظہ فرما چکے کہ اذان میں اشہد ان علیا ولی اللہ کہنے والے مفوضہ لعنتی لوگ ہیں ان سے ہمارا کوئی تعلق نہیں اور یہ بھی آپ بحوالہ کتب شیعہ پڑھ چکے کہ اذان میں علی ولی اللہ کہنے والا فرقہ مفوضہ کافرو مشرک ہے۔

شیعہ حجتہ الاسلام روح اللہ الحمینی ایرانی کا فیصلہ

اشہد ان علیا ولی اللہ جزو اذان و اقامہ نیست ترجمہ اشہد ان علیا ولی اللہ اذان و اقامت کا جز نہیں

ہے۔ منتخب توضیح المسائل فارسی طبع نجف اشرف 140

شیعہ حجتہ الاسلام السید محمد کاظم الطباطبائی عراقی کا اذان

میں علی ولی اللہ کا انکار

اما الشہادۃ لعلی علیہ السلام بالولایۃ وامرۃ المؤمنین فلیست جزا منہما

ترجمہ مگر حضرت علی علیہ السلام کی ولایت اور امیر المؤمنین ہونے کی گواہی اذان اور اقامت دونوں کا جزو نہیں ہے۔ العروة الوثقی مطبع دار الاسلام بغداد عربی 214

شیعہ آیت اللہ العظمیٰ ابو القاسم الخوئی کا فیصلہ

اشحد ان علیا ولی اللہ اذان اور اقامت کا جزو نہیں ہے توضیح المسائل ابو القاسم الخوئی مترجم 167 مطبع جامعہ تعلیمات اسلامی کراچی

مرجع الشیعہ الحاج سید محمد کاظم شریعت مدار کا فیصلہ

اشحد ان علیا ولی اللہ یعنی حضرت علی علیہ السلام کے متعلق گواہی دیتا ہوں کہ تحقیق وہ اللہ کی طرف سے تمام مخلوق پر ولی و حاکم ہیں یہ اذان و اقامت کا جزو نہیں اور ترجمہ توضیح المسائل سید محمد کاظم شریعت مدار (صفحہ 148)

شیعہ رئیس المحدثین ابو جعفر شیخ صدوق اور دیگر شیعہ علماء مجتہدین حضرات کی ان تحریروں سے یہ بات واضح ہو گئی کہ اذان میں علی ولی اللہ نہ ہی تو اذان کا حصہ ہے اور نہ ہی مسلمانوں نے اسے کبھی اپنایا بلکہ یہ ایک کافر و مشترک مفوضہ لعنتی فرقہ کی ایجاد ہے جسے شیعہ حضرات بھی مسلمان

ماننے کو تیار نہیں اور نہ ہی ان کی اس ایجاد کو اپنی اذان کا جزء تسلیم کرتے ہیں لہذا کسی بھی فرقہ یا شخص کو کافر و مشرک لوگوں کو خوش کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن اول حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو سکھائی ہوئی اذان پر اضافہ کر کے اسلام میں رخنہ اندازی اور انتشار کا باعث نہیں بننا چاہیے بلکہ اتحاد ملی اور مسلمان ہونے کا ثبوت دیتے ہوئے وہی اذان کہنی اور سننی چاہئے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے حکم سے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے کہلواتے رہے تاکہ انتشار و افتراق کی راہیں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے مسدود ہو جائیں اور حق کا بول بالا ہو۔

و صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و علی آلہ و اصحابہ و ازواجہ و ذریاتہ اجمعین الی یوم الدین مفتی محمد شفیع رضوی جامع شہید یہ قلعہ دیدار سنگھ قلعہ دیدار مصطفیٰ ضلع گوجرانوالہ
20 جمادی الاول 1416ھ بروز پیر بمطابق 16 اکتوبر 1995ء

بالجملہ ان رافضیوں تبرائیوں کے باب میں حکم یقینی قطعی

اجماعی یہ ہے

وہ علی العموم کفار مرتدین ہیں۔ ان کے ہاتھ کا زچہ مردار ہے۔ ان کے ساتھ مناکحت نہ صرف حرام بلکہ خالص زنا ہے۔ معاذ اللہ مرد رافضی اور عورت مسلمان ہو تو یہ سخت قہر الہی ہے۔ اگر مرد سنی اور عورت ان خبیثوں میں کی ہو جب بھی ہرگز نکاح نہ ہوگا۔ محض زنا ہوگا۔ اولاد ولد الزنا ہوگی۔ باپ کا ترکہ نہ پائے گی۔ اگرچہ اولاد بھی سنی ہی ہو کہ شرعاً "ولد الزنا کا باپ کوئی نہیں عورت نہ ترکہ کی مستحق ہوگی نہ مہر کی۔ کہ زانیہ کے لئے مہر نہیں رافضی اپنے کسی قریب حتی کہ باپ، بیٹے، ماں، بیٹی کا بھی ترکہ نہیں پاسکتا۔ سنی تو سنی کسی مسلمان بلکہ کسی کافر کے بھی یہاں تک کہ خود اپنے ہم مذہب رافضی کے ترکہ میں اس کا اصلاً کچھ حق نہیں۔ ان کے مرد عورت عالم جاہل کسی سے میل جول نہلام کلام سب سخت کبیرہ اشد حرام۔ جو ان کے ان ملعون عقیدوں پر آگاہ ہو کر پھر بھی انہیں مسلمان

جانے یا انکے کافر ہونے میں شک کرے۔ باجماع تمام ائمہ دین خود کافر بے دین ہے اور اس کیلئے بھی یہی سب احکام ہیں جو ان کیلئے مذکور ہوئے۔ مسلمانوں پر فرض ہے کہ اس فتویٰ کو بگوش ہوش سنیں اور اس پر عمل کر کے سچے پکے مسلمان سنی بنیں۔ وبالله التوفیق واللہ سبحنہ و تعالیٰ اعلم و علمہ جل مجدہ اتمم و احکم

عبدہ للذنب احمد رضا البریلوی

کتبہ

عفی عنہ ل محمد بن المصطفیٰ النبی الامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

محمدی سنی حنفی قادری عبد المصطفیٰ احمد رضا خاں

Www.Ahlehaq.Com

تقریظ

از

شیخ الحدیث استاذ العلماء و رئیس الفقهاء

حضرت علامہ الحاج مولانا محمد شریف صاحب

نقشبندی، مجددی، جماعتی، رضوی

مہتمم دارالعلوم نقشبندیہ ڈسکہ

حامداً و مصلياً و مسلماً

طالعة هذه الرسالة المباركة والعجالة النافعة
المسمّاة باسم "كلمه لا اله الا الله محمد رسول الله"
التي الفت في تعيين الفاظ الكلمة الطيبة والاذان فيها
العالم اليلمعي و الفاضل اللوذعي والحبر الالمعي
المعروف باسم مولانا مفتي محمد شفيع صابنه
المولى القوى من كل شر خفي و جلي و اثبت ماشاء الله
تعالى الفاضل المؤلف بالحجج القاهرة والا دلة
الساطعة والبراهين القاطعة اعنى بالكتاب والسنة
و كتب اهل الحق اهل السنة و كتب الخصم اهل الشيعة
الشيعة ان كلمة الطيبة شهادة ان لا اله الا الله و ان

محمدا رسول الله هي كلمة الايمان ويدخل الكافر
 بهذه الكلمة في الاسلام وهذه الكلمة الطيبة لا اله الا
 الله محمد رسول الله معروف بين المسلمين من عهد
 النبي صلى الله عليه وسلم الى هذا الزمان وهي جارية
 على السنة اهل الايمان ولا يزداد على ذلك شئ كمثله
 الرفض واهل الطغيان لا نهم يزيدون على هذه الكلمة
 كلمة على ولي الله او على وصي رسول الله باغواء
 الشيطان وما حصل لهم الا الخسران ولذلك حرموا من
 الجنان و لزمتم عليهم النيران اعاذ الله اهل الحق من
 ظلم اشخاصهم وانا ادعوا من الله للمؤلف ان شكر
 سعيه المبارك وتقبل منه هذه الخدمة الدين واعانة
 للاسلام

رقم

عبد الضيف محمد شريف

النقشبندی المجددی الجماعتی القادری الرضوی عفی عنه
 خادم دار العلوم النقشبندیہ الواقعہ علی
 طریق الکالج فی بلدة دسکہ

محترم جناب مفتی صاحب زید مجدہم!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! آپ کی تصنیف کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ موصول ہوئی جزاکم اللہ تعالیٰ۔ مصروفیات کی وجہ سے عریضہ ارسال نہ کر سکا۔ ماشاء اللہ اس اہم بنیادی کلمہ اسلام پر آپ نے محنت فرمائی ہے۔ بالا سقواء تو دیکھنے کی فرصت نہیں ملی علمائے اہل سنت والجماعت کی غفلت سے رافضی فتنہ زیادہ پھیل گیا ہے اب خارجی فتنہ بھی میدان میں آگیا ہے یہ سنی بن کر سبائیت کی دوسری شاخ کی تبلیغ کر رہے ہیں بندہ نے خارجی فتنہ حصہ اول شائع کر دیا ہے انشاء اللہ تعالیٰ مرسل خدمت کر دیا جائے گا۔ حصہ دوم کی تکمیل کی تاحال فرصت نہیں مل سکی۔ اللہ تعالیٰ اس کی تکمیل و اشاعت کی بھی توفیق عطا فرمائیں آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم۔ بندہ نے ایک رسالہ بنام ”پاکستان میں کلمہ اسلام کی تبدیلی کی ایک خطرناک سازش“ لکھا ہے وہ بھی انشاء اللہ ارسال خدمت کر دوں گا۔

والسلام

خادم اہل سنت مظهر حسین غفرلہ

مدنی مسجد چکوال ضلع جہلم

Www.Ahlehaq.Com

محـب مكرم مولانا محترم جناب مفتی محمد شفیع صاحب رضوی زید مجدہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

گزشتہ دنوں سخت علیل رہا اور ہسپتال میں داخل تھا اب گھر آگیا ہوں دوائی جاری ہے۔ آپ کی تصنیف کلمہ طیبہ کے بعض مقامات مطالعہ میں آئے آپ نے نہایت ہی مدلل طریقہ سے اس موضوع میں کلام کیا ہے۔ یہ کتاب عوام و خاص کے لئے بہت فائدہ مند ہے اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ اور اسے آپ کے لئے ذخیرہ آخرت بنائے آمین۔

میری صحت کے لئے دعا بھی فرمائیں۔

سید محمود احمد رضوی حزب الاحناف
لاہور

Www.Ahlehaq.Com